ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

مفید القاری

باہتمام نیاز مند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ ذنوبہ

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

تاجر کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ بکفایت وجلد ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں
المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

Marfat.com

فرض ہے اور تلاوت قرآن نفل ہی اور فرض کو چھوڑ دینا واسطے نفل کے درست نہین ہے
بلکہ نفل کو ترک کرنا برعایت فرض کے درست ہے کیونکہ فرض اعلیٰ ہی اور نفل ادنیٰ ہے
اور اعلیٰ کو ادنیٰ کے واسطے ترک کرنا درست نہین بلکہ ادنیٰ کو واسطے اعلیٰ کے چھوڑ دینا روا ہے
چنانچہ اکثر دلائل ساطع وبراہین قاطع فقیہون کے اس پر شاہد اور گواہ ہین کما لا یخفی
علی ارباب العلم واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب اور مجوّدین نے کہا ہی کہ دیری کر
قرآن شریف پڑھنے مین اور جدا کر ہر حرف کو اُس بعد کے حرف سے اور قرآن شریف کے
پڑھنے مین جلدی نہ کر اور گوندھ دے ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مثل
دانہ تسبیح کے یعنی جسوقت تسبیح پڑھتے ہین تو ایک ایک دانہ کرکے کھینچتے ہین اور پیچھے
سے ایکسان لہر بندھی ہوئی نظر آتی ہے ایسا قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ اب معلوم ہوا
ان سب دلیلون سے کہ خداوند تعالیٰ نے فرقان حمید کو رسول مقبول حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے کا حکم فرمایا ساتھ تجوید کے یعنی کھول
کھول کر کیا آپ عربی زبان نہین جانتے تھے حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
زبان عربی مین تمامی فصحاے عرب سے زیادہ فصیح تر تھے اور خداوند تعالیٰ جل شانہ نے
نازل بھی فرمایا اُسی قرآن مجید کو عربی زبان مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف کے
پہلے رکوع مین اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اُتارا ہم نے اُس کو قرآن عربی زبان کا
بس لازم اور واجب ہوگیا ہم لوگون پر کہ قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے مین خوب
کوشش اور محنت کرین کہ ساتھ تجوید کے ادا ہو اور ہو جاوین مثل اُن عربون کے
جو زمانے مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ اُن کو
قواعدون کے اداکرنے کا خوب سلیقہ تھا پس سواے اُن عربون کے جو حال کے

Marfat.com

عرب وعجم وغیرہ ہین ان لوگون پر واجب ٹھہرا کہ اُسکے مخارج اور صفات و رعایت حروف وترقیق وتفخیم واظہار وادغام ومدات وقصر وغیرہ کو سیکھین تا سلف کے مطابق زبان اپنی بدل جاوے اور لحن عربی آجاوے چنانچہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اور منع فرمایا ہے اس حدیث مین وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْکِتَابَیْنِ سَیَجِیْٔ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَآءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُھُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُھُمْ شَانُھُمْ یعنی روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم سب قرآن مجید کو ساتھ لحنون عرب کے اور خوش آوازی سے اُنکی اور بچاؤ تم اپنے کو لحنون سے اہل عشق کے اور توریت اور انجیل پڑھنے والون کے لحنون سے اور آوے گی بعد میرے ایک قوم جو تلاوت کریگی قرآن مجید کو ساتھ ترجیع یعنے مثل گٹکری راگ گانے اور ماتم کرنیوالون کے اور نہین گذرتا ہے قرآن اُنکے حلقون سے یعنی اُنکی تلاوت نہین پہونچتی مقام قبولیت تک اور ڈالے گئے ہین دل اُنکے فتنون مین اور دل اُن سبھون کے کہ خوش معلوم ہوتے ہین اُنپر حال اُن لوگون کے **فائدہ** یہان مراد عرب کے لحنون سے یہ ہے کہ نرم اور خوش کرنا آواز کا اپنی طبیعت کی مدد سے اور راگ راگنی کے قاعدون سے بچاکر تجوید کے ساتھ بغیر تکلف کے پڑھنا اس حقیر نے جو بیت اللہ شریف ومدینہ منیف کے امام وغیرہ صاحبون کی قرأت سُنی تو اُن سبھون کو اسی صفت پر پایا یعنی کسی نوع کا تکلف اُن مین نہین صرف اپنی طبیعت سے پڑھتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ

Marfat.com

یزید القرآن حسنا یعنی خوب اور نیک کرو قرآن کو تم لوگ اپنی آوازون سے اسواسطے کہ اچھی خوش آواز زیادہ کرتی ہے قرآن کے حسن کو یہان مراد تحسین صورت سے آواز کا پاکیزہ کرنا ہے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لیس منا من لم یتغن بالقرآن یعنی نہین ہے ہمارے طریقہ پر وہ شخص کہ خوش آوازی سے نہ پڑھے قرآن کو فقط اب معلوم کرنا چاہیئے کہ تجوید کے معنی کیا ہین لفظ تجوید اصل مین مصدر ہے معنی اس کے نیک اور بہتر کرنا عرب کے لوگ جب کسی چیز کو بہت خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ لاتے ہین تب ایسے مقام پر کہتے ہین جواد الشئ یعنی اچھی خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ یہ چیز لایا ہے اس معنی کے خیال سے بولتے ہین تجوید القرآء قراءۃ یعنی اچھا کرنا قرأت کا خوبی اور لطافت کے ساتھ بلا کمی اور زیادتی کے اور قرا کے نزدیک تجوید کی تعریف اور پہچان یون ہے کہ ادا کرنا حرفون کا اپنے مخارج سے اور حق دینا اُن کو جو کہ سزاوار اور لائق ہے یعنی صفات لازمی غیرہ کا لحاظ رکھنا اور جاننا چاہیئے کہ پڑھنا تجوید کے ساتھ تین قسم پر ہے **قسم پہلی تجوید کی** علی التحقیق ہے اور اُسکو ترتیل کہتے ہین اور معنی ترتیل کے اوپر گذر چلے ہین اور اس ترتیل کے ساتھ پڑھنا قرآن شریف کو ورش جو راوی ہین امام نافع مدنی کے اور امام عاصم کوفی اور امام حمزہ کوفی کا مذہب اور یہ سب بہتر ہی کیونکہ یہ حدیث اور آیت کے ظاہر معنی کے ساتھ موافق ہی **قسم دوسری تجوید کی** حدر اور ادراج ہی یعنی جلد جلد ایک حرف کو دوسرے حرف مین گوندھے ہوئے ہلکے پھلکے قصر اور اختلاس اور ابدال اور ادغام کے ساتھ اور مثل اسکے اس حدر اور ادراج ابن کثیر مکی اور امام ابی عمر بصری اور قالون راوی امام نافع نے اختیار کیا ہے باعث اسکا یہ ہے کہ قرأت اور ختم زیادہ ہوسکے گا اور ثواب بھی زیادہ ملیگا مگر اس طرح کا پڑھنا اس شخص کیواسطے درست ہی جو خوب اچھی طرح سے قواعد

Marfat.com

جانتا ہو اور مشق بھی اچھے اُستادون اور معتبر قاریون سے کی ہو اور جلد پڑھتے وقت کسی قاعدے کے
ادا کرنے مین سوائے قصر اور اختلاس وغیرہ کے ذرہ بھی نقصان نہ پہونچاوے اور اگر کم و بیش
کریگا تو تجوید کی حد سے باہر ہوگا اور ایسے پڑھنے کو ادماج کہتے ہین جس کے معنی یہ ہین کہ
کسی چیز کو کسی چیز مین داخل کرنا اور چھپانا اس طرح پر کہ الفاظ اور حروف ظاہر نہون
اور سنے نہ جاوین اور یہ نادرست ہے **فائدہ** جلد پڑھنے مین جہان تین الف برابر مد کرنا
چاہیئے اگر وہان ایک الف برابر مد کیا اسکو قصر کہتے ہین اور حرکت کو پوری ادا نہ کرکے
اُس کو تین حصّون پر منقسم کرکے اُس مین ایک حصے کو ترک کیا اور دو حصّون کو ادا کیا
یہ اختلاس ہوا اور جہان وقف کرنا اور لفظون کو جدا کرنا تھا وہان ملاتے گئے مثلاً
مِهَادًا ۝ کو مِهَادَا وَّ الْجِبَالَ اور اَوْتَادًا ۝ کو اَوْتَادَا وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور مانند اسکے
یہ ادغام ہوا جلدی اور آسانی کے پڑھنے کے واسطے اور ایک حرف کو دوسرے حرف
سے بدل کیا مثلاً ہمزہ کو وَّكَاْسًا دِهَاقًا کے الف سے بدل کر پڑھا اسطرح پر وکاسا
دِهَاقًا ۝ یہ ابدال ہوا اور یہی درست ہے **قسم تیسری تجوید کی** تدویر ہے اور تدویر
وہ ہے کہ ترتیل اور حدر دونون کے درمیان مکر پڑھنا اور اس تدویر کو امام ابن عامر شامی
اور امام کسائی کوفی نے اختیار کیا ہے اور یہ تین قسمین مذکورین بالا پر اکثر قرا متفق ہین پہلی
اور دوسری قسم کے درمیان جتنی قسمین کہ فرض کی جاوین سب ان تینون قسم کے اندر
ہین سوائے ادماج کے اور معلوم کہ جس شخص نے قران مجید کو تجوید کے ساتھ نہین
پڑھا اور اُس کے لفظون کو صحیح ادا نہ کیا اور عربی فصیح چھوڑ کر عجمی قبیح مین پڑھنا اختیار
کیا اس سبب سے کہ کسی اُستاد قاری کے پاس جا کر قرآن شریف کے الفاظ کو صحیح
کرنے سے عار اور شرم جانے تو وہ بیشک گنہگار ہوگا تجوید کے ترک

کرنے کے سبب سے جیساکہ جزری مین آیا ہے مَنْ لَّمْ یُجَوِّدُ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ اور اس ترک کرنے کو لحن کہتے ہین اور یہان لحن کے معنی غلطی کے ہین اور یہی لحن حرام ہی اور جو لحن خوش آوازی کے معنی مین ہی وہ سنت ہے اور جو لحن کہ حرام ہی وہ دو طور پر ہے **پہلا طور یہ ہی** کہ اُس غلطی سے معنی بدل جاوین اور یہ اعراب اور اصل کلمہ سے کم یا زیادہ یا مخارج یا صفات سے ہوتا ہے مثلاً اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ اور وَالصَّیْفِ کو وَالسَّیْفِ پڑھے وعلیٰ ھذا القیاس تو بسبب معنی بگڑنے کے ایسا پڑھنا حرام ٹھہرا اگر نماز مین پڑھیگا فاسد ہوگی نماز اس قسم کے پڑھنے کو لحن جلی کہتے ہین **دوسرا طور یہ ہی** کہ جس سے معنی نہین بدلتے جیسے کسی نے باریک و پُر و اظہار و اخفا وغیرہ ترک کیا اس غلطی سے تو معنی نہین بدلتے مگر قرآن شریف کی رونق اور فصاحت جاتی رہتی ہے اس لحن کو خفی کہتے ہین خدا ان دونون قسم کی غلطی پڑھنے والون کو صحیح پڑھنے کی توفیق دے آمین آمین یارب العالمین

پہلی فصل مخارج حروف کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور انتیس ۲۹ حرف ہین مگر اسمین اختلاف ہی بعض کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ اور بعض کے نزدیک اُنتیس ۲۹ ہین جنکے نزدیک اٹھائیس ۲۸ ہین وہ الف کو چھوڑ دیتے ہین ہمزہ اور الف کو ایک ہی شمار کرتے ہین اور لام الف جو حرف تہجی مین ہی وہ تو کوئی جُدا حرف نہین ہی وہ اصل مین دو حرف سے ملکر ایک حرف پڑھا جاتا ہی اور لکھنا اور پڑھنا حروف تہجی مین سبب اسکا یہ ہی کہ الف ہمیشہ بے پیچیدگی زبان کے رہتا ہی یعنی اُسپر حرکت نہین ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے زبان مین پیچیدگی ہو اور جب وہ پڑھا جاتا ہے تو اپنے ماقبل مفتوح کے ساتھ ساکن پڑھا جاتا ہے پھر جو چیز کہ ساکن ہی اُسکا تلفظ بغیر ملائے دوسرے حرف کے محال ہی اور الف اور لام مین اتحاد قلبی ہی دوسرے کسی حرف مین نہین ہی اسیواسطے

Marfat.com

الف کو ساتھ لام کے تہجی مین لکھتے ہین اور لا ساتھ لام مفتوح کے تلفظ کرتے ہین اسیواسطے
اس کو گنتی مین داخل نہین کیا اور مخرج مین بھی الف اور ہمزہ کے اختلاف ہے
بعض کہتے ہین کہ الف اور ہمزہ کا مخرج ایک ہے اقصیٰ حلق سے اور بعض کہتے ہین
الف کا مخرج جدا اور ہمزہ کا مخرج جدا ہے اور دونون حرف علیحدہ علیحدہ ہین فرق ان
دونون مین یہ ہے کہ الف ہمیشہ ساکن رہتا ہے جیسا کہ **ما** اور جا اور لا وغیرہ مین اور ہمزہ
پر کبھی حرکت ہوتی ہے اور کبھی جزم جیسا کہ اَمۡرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ط اور یَاۡمُرُ وغیرہ مین اب اس
خاکسار کی تحقیق مین بھی ثابت ہوا ہے کہ اکثرون نے عمل اُنتیس ہی حرفون پر کیا ہے اور جدا مخارج
لکھے ہین جیسا کہ جزری وغیرہ مین ہے **فائدہ** اول ایک آزمائش ادا کے واسطے لکھی جاتی
ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ ادا کرین حرف کو اپنے مخرج سے تو اول حرف کو ساکن کرین اور ماقبل اسکے
ہمزہ مفتوحہ یا اور کوئی حرف لاوین اور بغیر تکلف کے ادا کرین یعنے لب اور منھ کو ادا
کرتے وقت کج اور دراز اور زور نہ کرین بعد اسکے دیکھین کہ وہ حرف اپنے مخرج سے
نکلتا ہے یا دوسرے مقام سے اسی طرح ہر حرف کو ادا کر کے مشق کر لین خدا چاہے
تو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا مثال اسکی یہ ہے جیسے اَ اور **اَبۡ** اور **اَتۡ** وغیرہ اب
بیان مخارج کا جدا جدا غور کر کے بگوش دل سنو اور یاد رکھو مخارج حرفون کے ستره ہین الف
اور غنہ کے مخرج کو لیکر اور یہ مطابق جزری اور اکثر قاری کے ہین یہان سے بیان اُنتیس
حروف اور ستره مخرج کا شروع ہوتا ہے **اول** مخرج الف کا جوف ہے یعنی حلق اور منھ
کے خلا سے اور تمام ہوتا ہے ہوا پر اور بہنین بھی اوسکی یعنی واو اور یا ساکن جبکہ مدہ
ہوتا ہے وہ بھی ہوا پر تمام ہوتے ہین مانند الف کے اور نکلتے ہین اپنے مخرج سے اور بعض
بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر نکلتے ہین الف کے مخرج سے یہ آزمایش ہین ٹھیک

نہین ٹھہرتا اہل تمیز اسکو ادا کے وقت دیکھ لین کہ واؤ دونون لب سے نکلتا ہے یا نہین اور یا زبان کے بیچ سے مگر تینون تمام ہوتے ہین ہوا پر جیسے **نُوحِيهَا** دوسرا مخرج ہمزہ اور ہا کا کہ وہ نکلتے ہین اقصٰے حلق سے یعنی جو سینہ کی طرف ہے سرا حلق کا اور اسی مخرج سے الف کو بھی کہتے ہین مگر یہ ضعیف ہے جیسے **یا** اور **آہ** تیسرا مخرج عین اور حا کا کہ وہ نکلتے ہین اوسط حلق سے یعنی بیچ حلق سے جیسے **اَعْ** اور **اَحْ** چوتھا مخرج غین اور خا کا کہ وہ نکلتے ہین ادنی حلق سے یعنی منھ کے قریب سے جو اخیر حلق ہے جیسے **اَغْ اَخْ** پانچوان مخرج قاف کا اقصٰی زبان یعنی اول لہات سے یعنی وہ زبان جو اس زبان کی جڑ کے اوپر ایک گوشت کا تکونیا ٹکڑا لٹکتا ہے اور اسکو اس ملک والے آلہ جیبھ کہتے ہین اور اردو مین کوّا اور فارسی مین ملازہ اور گنج اور رکشرہ اور عربی مین لہات کہتے ہین جیسے **اَقْ** چھٹا مخرج کاف کا اسی قاف کے مخرج سے کچھ نیچے اُتر کے جیسا **اَکْ** ساتوان مخرج جیم اور شین اور یا کا بیچو بیچ زبان اور بیچو بیچ تالو سے جیسے **اَجْ** اور **اَشْ** اور **اَیْ** آٹھوان مخرج ضاد کا حافہ اور اضراس سے اور منھ کے کُنج سے یعنی زبان کے کنارے اور منھ کے کونے اور ڈاڑھ کے اوپر کے پانچ دانتون سے داہنے طرف سے ہو یا بائین طرف سے جیسا **اَضْ** نوان مخرج لام کا ادنی حافہ اور ناب اور رباعیہ کے مسوڑے سے یعنی تمام کنارہ زبان اور ڈاڑھ کے پانچون دانتون کے بعد دو دانت کے مسوڑے سے تالو سمیت جیسا **اَلْ** دسوان مخرج نون کا زبان کی طرف یعنی کنارہ اور رباعیہ اور ثنایائے علیا کے مسوڑے سے قریب مخرج لام کے جیسا **اَنْ** گیارھوان مخرج را کا زبان کی نوک اور ثنایائے علیا کے بیچ سے جڑ کی طرف مگر پیٹھ بھی کچھ داخل ہے زبان کی نون کے مخرج کے قریب جیسا **اَرْ** بارھوان مخرج طا اور دال اور تا کا زبان کے سر اور ثنایائے علیا کی جڑ سے مگر درمیان بیچ دونو کے جیسے **اَطْ**

اور آذْ اور آتْ تیرھوان مخرج صاد اور زا اور سین کا زبان کے سر اور ثنایاے سفلی کے دونون دانت کے اوپر کے کنارے سے یعنی ثنایاے علیا اور ثنایاے سفلی کے درمیان سے یہ شاطبی اور جزری سے لکھا گیا جیسے اَصْ اور اَزْ اور اَسْ چودھوان مخرج ظا اور ذال اور ثاے کا سر اور زبان اور ثنایاے علیا کے سر سے جیسے اَظْ اور اَذْ اور اَثْ پندرھوان مخرج فا کا نیچے کے لب کے پیٹ سے اور ثنایاے علیا کی نوک سے جیسا اَفْ سولھوان مخرج واو اور با اور میم کا دونون لب سے لیکن واو ادا ہوتا ہے دونون لب کو غنچہ کرکے سوراخ رکھنے سے اور با ادا ہوتا ہے دونون لب کے تری کے کنارے سے اور میم ادا ہوتا ہے دونون لب کے خشکی کے کنارے سے جیسے اَوْ اور اَبْ اور اَمْ سترھوان مخرج غنّے کا خیشوم یعنی ناک کے بانسے سے اور اس مخرج سے خاص کر ایک ہی حرف نکلتا ہے وہ نون اخفا کا ہے جو اخفا اور ادغام کی حالت مین پوشیدہ پڑھا جاتا ہے اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر اور اُسکی حقیقت کھلتی ہے ناک کو بند کر کے آواز کرنے مین یعنی غنّہ ادا نہین ہوتا ناک کے بند کرنے سے اور وہ نون زبان پر ظاہر نہین ہوتا اپنے اصلی مخرج پر جیسا اَنْتَ یہ لکھا گیا ملا علی قاری کی شرح جزری قول پر جاربردی کے اور اس حقیر کے نزدیک بھی آزمایش کرنے مین یہی ثابت ہوتا ہے اور جو اکثر کتابون مین میم ساکن کو بھی حالت اخفا اور ادغام مین مخرج خیشوم سے لکھا ہے یہ کس صورت سے ہی کچھ معلوم نہین ہوتا کیونکہ یہ وقت ادا کے اپنے مخرج اصلی سے نکلکر بسبب صفات لازمی کے آواز خیشوم مین پہونچتی ہے اگر یہی صفت غنّے کے اعتبار سے مخرج ہے تو امر ناجاری ہے، کیونکہ ایسے ایسے حرف اور بھی ہین جیسے اطباق کے حروف نکلتے ہین اپنے اپنے مخرج سے اور ادا ہوتے ہین زبان کے کسی قدر ٹکڑے اور تالو سے خلاصہ یہ ہے کہ سب مین اعتراض لازم آتا ہے سواے نون اخفا کے اس لیئے کہ وہ اپنے اصلی مخرج سے کچھ تعلق نہین رکھتا

Marfat.com

دائرہ مخارج حروف مع صفات نرم وپُر وغیرہ کے

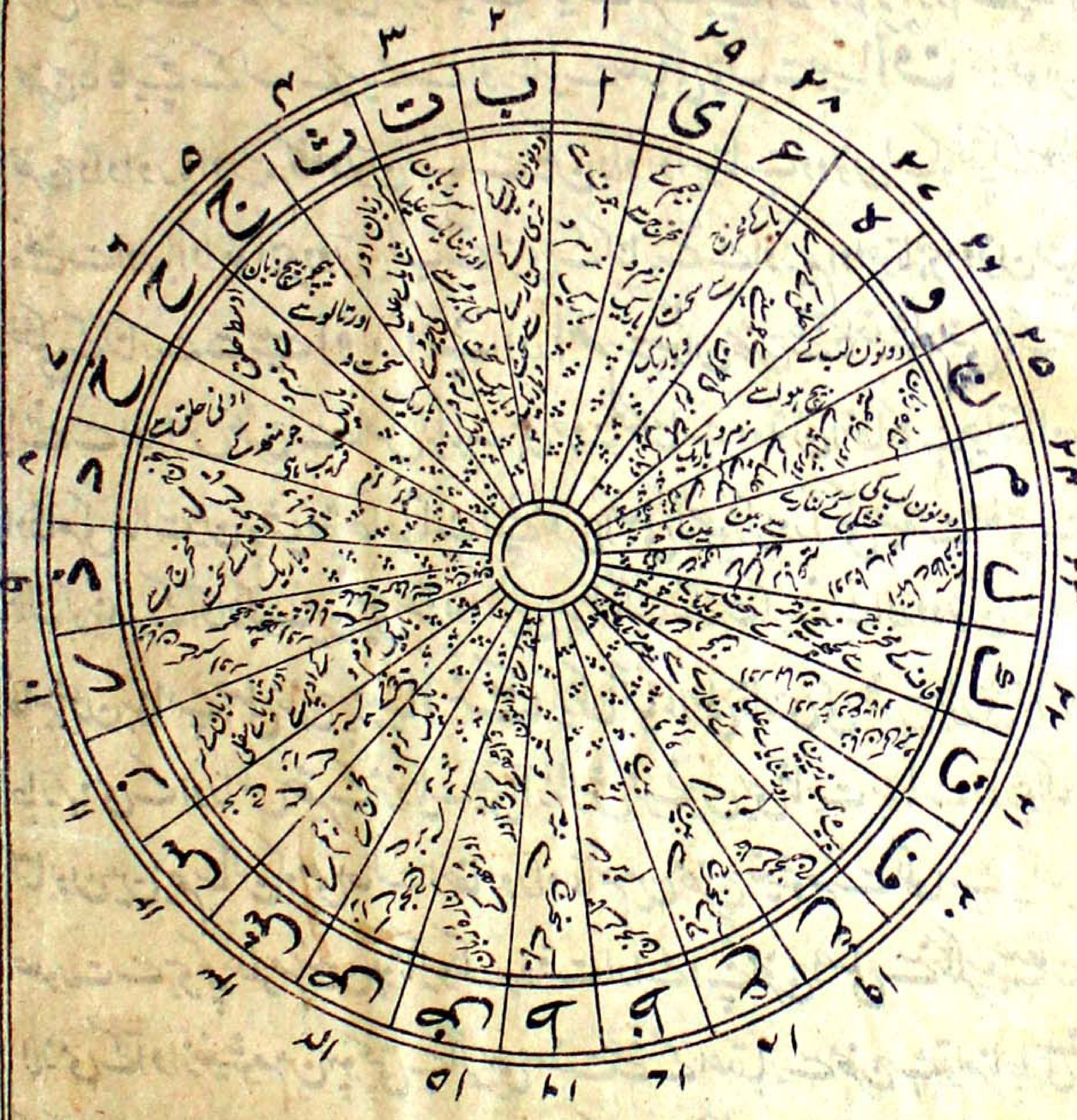

ی
ش
ج
خ
ادنیٰ حلق
غ
ادنیٰ حلق
ح
اوسط حلق
ع
اوسط حلق
ھ
اقصیٰ حلق
ء
اقصیٰ حلق تا ناف

Marfat.com

دوسری فصل صفات حروف کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ صفات حروف کے اقسام تو بہت ہین لیکن یہان بیس قسمین جو کہ ضروری ہین بیان کرتے ہین اور وہ صفتین آپس مین ایک دوسرے کی ضد بھی ہین اور خاص بھی مثلاً جہر اور رخوہ اور مستفلہ اور منفتحہ اور مصمتہ اور مہموسہ اور شدیدہ اور متوسطہ اور مستعلیہ اور مطبقہ اور مذلقہ اور صفیرہ اور قلقلہ اور لین اور منحرفہ اور مکررہ اور تفشی اور مستطیل اور مدہ اور غنہ اب اس بات کو معلوم کرلو کہ جو صفت جس کی ہوگی ضد اسکی اس مین ہرگز نہوگی اور ضد کے معنی اُلٹے اور ایک ایک حرف مین صفتین پانچ چھہ سات بھی ہوا کرتی ہین سب کا بیان مفصل سنو حروف مہموسہ دس ہین ف ح ث ہ ش خ ص س ک ت ہمس کے معنی لغت مین دبی آواز ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہے اور ان کے مخارج پر اُن کے ادا کے وقت سانس ٹھہر نہین سکتی بلکہ جاری رہتی ہے حالت سکون اور حرکت مین بسبب کمزوری کے اسواسطے انکا نام مہموسہ رکھا گیا اور اکثرون نے بدن سہلانے اور شتر چلنے مین جو ایک آواز سبک نکلتی ہے اس سے بھی مثال دی ہے یہی پہچان ہے ان حرفون کی اور وہ حروف اس ترکیب مین سب جمع ہین فحثہ شخص سکت اور ضد ان حرفون کی مجہورہ ہین اور جہر کے معنی لغت مین بلند آواز کہ اُن کے ادا کے وقت اُن کے مخارج پر سانس ٹھہر جاتی ہے شروع مین وقت حرکت اور سکون کے پھر جاری ہوتی ہے اس سبب سے آواز بلند نکلتی ہے تو دس مہموسہ ہوے باقی اُنیس حرف مجہورہ ہین اور حروف شدیدہ آٹھ ہین ء ج د ق ط ب ک ت شدیدہ کے معنی سخت یعنے وہ حروف ایسے زور والے ہین کہ اُنکی قوت کے سبب آواز اور سانس بالکل جاری نہین رہتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے وقت حرکت اور سکون کے اس سبب سے اُن کی آواز

Marfat.com

سخت نکلتی ہے اور حروف شدیدہ اس ترکیب مین سب جمع ہین اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ ضد شدیدہ حرفون کے رخوہ ہین یعنی نرم آواز یہ بھی قریب قریب مہموسہ کے ہین تو آٹھ شدیدہ ہوے اور باقی ۱۶ احروف رخوہ کے اور رخادت اور شدت کے بیچ بیچ پانچ حروف ہین۔ لِ نِ عِ مِ رِ یہ حروف نہ نرے شدیدہ ہین نہ صرف رخوہ یعنی ان حرفون مین سکون کی حالت مین کسی قدر سانس جاری رہتی ہے کچھ بند ہوتی ہے یعنی اُن کے اداکے وقت ایک طرح کی سانس نیچے کو بند ہوتی ہے اور ایکطرح کی اوپر کی آواز اوپر اوپر جاری رہتی ہے مثلاً اَلْ اَمْ اَنْ اَعْ اَرْ ان پانچون کے سوا باقی حرفون مین یا تو شدت ہے یا رخوت اور وہ پانچ حروف اس ترکیب مین سب جمع ہین لِنْ عُمَرْ اور اونکو متوسط کہتے ہین اور استعلا کے سات حروف ہین خِ صِ ضِ غِ طِ قِ ظِ ان کو حروف استعلا کہتے ہین اسواسطے کہ اُن کے پڑھنے کے وقت فقط زبان مُنھ مین اوپر کی طرف چڑھتی ہے استعلا کے معنی اوپر کو جانا حروف استعلا اس ترکیب مین سب جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ اور ضد ان حرفون کی مستفلہ ہین مستفلہ کے معنی نیچے چونکہ مستفلہ حرفون کے نکلتے وقت زبان کے نیچے کی طرف ہوتی ہے اسواسطے اُنکو مستفلہ کہتے پس سات حروف استعلا کے ہوے ان ساتون کے سوا سب بائیس حروف مستفلہ کے ہین اور حروف مطبقہ چار ہین صِ ضِ طِ ظِ مطبقہ کے معنی تہ بہ تہ جمائے ہوے ان حرفون کو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ ان کے اداکے وقت زبان کا کسی قدر ٹکڑا اوپر کے تالو مین مل جاتا ہے اور مطبقہ حرفون کو استعلا لازم ہے یعنی زبان کا بلند ہونا اور مستعلیہ حرفون کو زبان کا ملجانا لازم نہین اور مطبقہ کی ضد منفتحہ ہین اور منفتحہ کے معنی کشادہ تو انکے سوا پچیس حروف منفتحہ ہوے اور حروف مذلقہ چھ ہین فِ رِ مِ نِ لِ بِ مذلقہ کے معنی کنارے سے نکلنے والے تو ان حروف مین سے تین حروف شفویہ ہین یعنی ہونٹ کے کنارے سے

نکلتے ہین اور تین حروف زبان کے کنارے سے نکلتے ہین اور ضد مذلقہ کے مصمتہ ہین مصمتہ کے معنی منع کرنے کے ہین یعنی نہ لاؤ ان حرفون کو کنارۂ زبان اور کنارۂ لب مین اب ان چھ حروف مذلقہ کے سوا تیئیس ۲۳ حروف مصمتہ کے ہوے اور حروف مذلقہ اس ترکیب مین سب جمع ہین فَرَّ مِنْ لُبٍّ اور حروف صفیرہ کے تین ہین صٓ زٓ سٓ صفیرہ کے معنی لغت مین چڑیا کی آواز کے ہین اور یہان چڑیا سے مراد کنجشک ہے یعنی وہ چڑیان جو گھرون مین اکثر رہتی ہین اور ہمارے یہان اُسکو گوریا کہتے ہین تو ان حرفون کو نکالتے وقت ایک آواز چھوٹی سیٹی کی طرح ہوا کے ساتھ سنی جاتی ہے وہی چڑیا کی آواز ہے اسیواسطے ان تینون حرفون کو صفیرہ کہتے ہین اور ضد صفیرہ کا جرسیہ ہے جرس کے معنی بڑی آواز کے تو ان تینون کے سوا چھبیس ۲۶ حروف جرسیہ کے ہوے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قٓ طٓ بٓ جٓ دٓ قلقلہ بمعنی جنبش ان حرفون کو قلقلہ اسواسطے کہتے ہین کہ ان کے ادا کے وقت مخرج مین ایک جنبش ہوتی ہے سکون اور وقف کی حالت مین اور وقف مین زیادہ ظاہر ہوتی ہے مگر ان حرفون کے ادا کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ حالت سکون اور وقف مین ان کو اچھی طرح پورے پورے مخرج سے مع صفت شدت اور جہر کے ادا کرین تاکہ مخرج پر ایک ہلکی سی جنبش معلوم ہو مثلاً يَبْخَلُوْنَ مین جو باء ہے اسکو ادا کرو اور دونون لب کو زور سے بند کرو ہرگز نہ کھولو کھولنے سے مشدد یا حرکت کی آواز معلوم ہوگی پس بند کرنے سے ایک جنبش مخرج پر معلوم ہوگی بسبب شدت اور جہر کے اسی جنبش کا نام قلقلہ ہے بس اسقدر جنبش سے قلقلہ ادا ہوتا ہے یہ تجوید والے معتبر قاریون کی زبان سے سننے سے معلوم ہوگا اور ضد قلقلہ حرفون کے عدم قلقلہ جو چوبیس حروف ہین جسمین کہ جنبش نہین ہے اور قلقلہ کے پانچ حروف اس ترکیب مین سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍ اور مثال اُس کی یہ ہے حالت سکون مین جیسے طع

یقرؤن اور یطمعون اور یخلون اور یجتنبون اور ید خلون اور مثال وقف کی جسطرح عنلق اور محیط اور بھجہ اور عقاب اور عتید فقط اور حروف لین کے دو ہین
وٗ اور یٔ ساکن ماقبل اُسکے مفتوح لین اس حرف کو اسواسطے کہتے ہین کہ یہ دونون بغیر رنج کے
نکلتے ہین یعنی جیسے حروف مدین اداکے وقت اپنی طبیعت سے ایک کھینچ معلوم ہوتی ہی
ایسے ہی حروف لین مین بھی درازی معلوم ہوتی ہے بغیر تکلف کے جسطرح صیف اور
خوف اور ضدا نکا رنج اور منحرفہ کے حروف دو ہین لٓ اور رٓ منحرفہ کے معنی پھر جانے کے
انکو منحرفہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت اپنے مخرج سے پھر جاتے ہین لام تو اپنے
مخرج سے پھر کر نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور را اپنے مخرج سے پھر کر لام کے
مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور ضد منحرفہ کی ثابت ہے یعنی اپنے مخرج پر قائم رہنے والا
سو لام اور را کے سوا ستائیس حروف ثابت ہین اور حروف تکرار کا ایک ہے یعنی
تکرار کے معنی دُہرانے اور دوبار کہنے ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار ہے یعنی تکرار کا نہ ہونا
تو را کے سوا اٹھائیس حروف عدم تکرار ہین اور حروف تفشی ایک ہی شٓ تفشی کے معنی
کشادگی اور پھیلجانے کے ہین اور اس حرف کو تفشی اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت
منھ مین ایک ظاہر آواز ہو کر زبان پر چھپر جاتی ہی اور ضد اُسکی غیر تفشی کہ جنکے پڑھنے مین آواز
نہین چھترتی اور نہ پھیلتی اور سوائے شین کے سب حرف غیر تفشی ہین اور حرف مستطیل ایک
ہے ضٓ مستطیل کے معنی دراز اس حرف کو مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے تلفظ کے وقت
آواز اور مخرج مین اسقدر درازی ہوتی ہی کہ یہ حرف لام کے مخرج تک پہونچ جاتا ہی مستطیل
اور مدوالے حرف مین یہ فرق ہی کہ حرف مستطیل اپنے مخرج مین دراز ہوتا ہی اور مدوالا حرف
سانس مین دراز ہوتا ہی اور ضد مستطیل کا قصیرہ ہی اور حروف مد کے تین ہین وٗ اٰ یٔ

ساکن انکو مدہ اُسوقت کہتے ہین کہ حرکت ماقبل اُس کی موافق ہو یعنے واو ساکن کے ماقبل ضمہ یعنی پیش ہو اور الف ساکن کے ماقبل فتحہ یعنے زبر اور یاے ساکن کے ماقبل کسرہ یعنی زیر ہو مد کے معنی دراز یعنی کھینچ کے پڑھنا اور ضد مد کی قصر ہے یعنی کھینچ کے نہ پڑھنا اور سواے ان تینون حرفون کے چھبیس حرف مقصورہ ہین اور غنہ کے حرف دو ہین مٓ اور نٓ غنہ کے معنی لغت مین نرم کرنا آواز کا یعنے ناک مین آواز کو نرم کرنا اور ضد غنہ کی سخت کرنا آواز کا منھ مین یعنی ظاہر کرنا آواز کا منھ سے اب جاننا چاہیے اس بات کو کہ غنہ ایک صفت ہی کہ میم اور نون کو لازم ہی ہر حالت مین دونون متحرک ہون یا ساکن اظہار کی حالت مین ہون یا اخفا کی یا ادغام کی اور غنہ حرکت کی حالت مین کم ہوتا ہے اور سکون کی حالت مین پورا ہوتا ہی اور اظہار کی حالت سے اخفا کی حالت مین زیادہ ہوتا ہے اور اخفا کی حالت سے ادغام کی حالت مین خوب زیادہ ہوتا ہے ایک اخفا اظہار کی ضد اور ایک اخفا ادغام کی ضد ہی اور جاننا چاہیے اس بات کو کہ مجودین نے کہا ہے کہ قاری پر واجب ہی را کی جو صفت تکرار ہے یعنی دُہری آواز اسکو چھپاوے کیونکہ جب دُہری آواز ظاہر کرے گا تو جہان تشدید نہ ہو گی وہان را دو نکلین گے جسطرح ابرار اور جسپر تشدید ہو گی تو چار را نکلین گے جسطرح الرَّحِیْمِ اور یہ غلطی اور خطا ہے اب ایک دائرہ صفات حروف کے پہچاننے اور جلد یاد کرنے کے لئے لکھتا ہون اُس سے یہ معلوم ہو گا کہ کس حروف مین کتنی صفتین ہین

دائرہ شناخت صفات حروف صفحہ اُنیس مین درج ہی ملاحظہ کیجیے

Marfat.com

دائرہ

یہ ہے

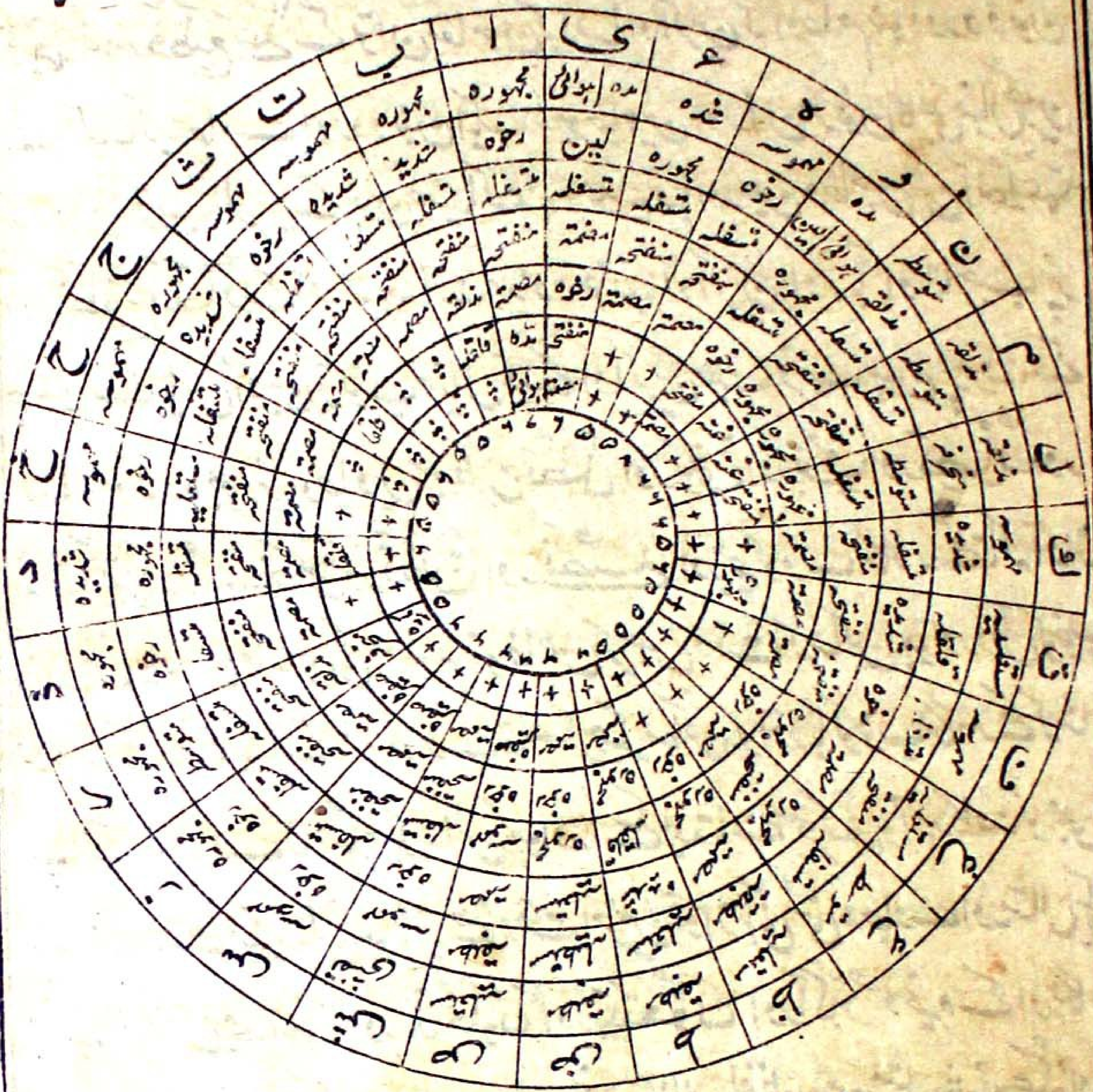

تیسری فصل رعایت حروف کے بیان مین

اے عزیزو تمیز کرنا چاہیئے ان حرفون مین جیسا کہ ثا اور سین اور صاد ہے اور ذال اور زا ہے اور ضاد اور ظا اور دال ہے اور تا اور طا ہے اور حا اور ہا ہے اور قاف اور غین ہے خوب خیال رہے اسواسطے کہ اُن کے مخرج اور صفات قریب ہین

Marfat.com

آپس مین نہ مل جاوین اور ایک مثل نہ ہو جاوین اور جب دو حرف ایک ہی مخرج اور
ایک ہی صفت کے ایک لفظ مین آوین یا دو لفظ مین مگر دونون متحرک ہون جسطرح
وَجْھَہٗ اور فَطُبِعَ عَلٰی کے تو ان مقامون کو ایسا ادا کرین کہ ادغام نہو اور دونون
سے ایک گرنہ جاوے اور دونون ایک نہ ہو جاوین اور اُن حرفون کا بھی خیال رکھین
کہ دونون قریب المخرج کے ہون جیسا کہ ہمزہ وہا عین وہا اور عین وخا جس طرح اَلَمْ اَعْھَدْ
اور تَطَوَّعَ خَیْرًا کے اُنکو بھی صاف صاف خوب ادا کرین اور با اور تا جب پُر
حرف کے پاس آوین تو خوب خیال کرکے ادا کرین جب قریب ہون پُر حرف کے
ایسا نہ ہو کہ وہ بھی پُر ہو جاوین جسطرح بَطَلَ اور بَغٰی اور بَرْقٍ اور بَصِیْرٌ اور
مُسْتَقَرٌّ اور مُسْتَطِیْرًا اور تَطْمَئِنُّ اور تَصْلٰی اور جیم کو خوب نگاہ رکھے تاکہ آواز
چ یا ش یا ژ فارسی کی معلوم نہو خاص کر جس وقت کہ ساکن ہو اور دال کو خوب
نگاہ رکھے کہ مشابہ تا کے نہ ہو جاوے خاصکر جبکہ ساکن ہو اور با کو خوب نگاہ رکھے کہ شاید
پ کے نہو جاوے خاصکر جبکہ ساکن ہو اور اُسکے بعد تا ہے متحرک ہو اور کاف کو بھی
خوب نگاہ رکھے جبکہ ساکن ہو تا پڑھتے وقت آخر مین آواز ہا کی سُنی نہ جاوے اور مثال بھی
یہ ہے جسطرح یَجْتَنِبُوْنَ اور یَدْخُلُوْنَ اور یَبْتَغُوْنَ اور اَکْبَرُ وغیرہ کے اور نگاہ
رکھنا چاہیئے شدت کو کاف مین اور تا مین خصوصًا ایسی لفظون مین مثل نَشْرَکُمْ اور
تَتَوَفّٰنَا اور فَتَنّٰا کے کیونکہ یہ دونون حرف صفت ہمس کی بھی رکھتے ہین ایسا نہو کہ شدت
جاکر خالص ہمس ہو جاوے اور ہمزہ کو چار مقام مین خوب باریک اور شدت اور نزاکت
کے ساتھ پڑھے پہلے حا کے پاس مانند اَحْمَدُ وغیرہ کے دوسرے عین کے پاس مثل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
وغیرہ کے تیسرے ہا کے پاس جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وغیرہ کے چوتھے لام تعریف

کے پاس جو اللہ کے لفظ مین ہے اُسکی لام بسبب پُر ہونے رام کی ہمسائگی کے اور
باریک کر لام ثانی کو لفظ وَلْیَتَلَطَّفْ مین اور لام اول لفظ عَلَی اللہِ اور لام اول وَلَا الضَّالِّین
کا بسبب ہمسائگی حرف پُر کے یعنی طا اور لام تعریف جو لفظ اللہ مین علی اللہ کے ہی اور
ضاد کے اور باریک کر میمون کو لفظ مَخْمَصَةٍ اور مَرَضٌ کے لفظ مین جو حرف پُر ہی یعنی خا اور
صاد اور را کے ہمسائگی کے سبب سے اور ضاد کو خوب اپنی صفت استطالت اور اپنے مخرج
سے ادا کرے تاکہ مشابہ ظا اور ذال اور زا کے نہو جاوے خاصکر اسطرح کی لفظون مین جیسا
کہ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور فَمَنِ اضْطُرَّ اور يَعَضُّ الظَّالِمُ اور بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ اور يَنْقَضَّ وغیرہ
کے اور قاف کو ایسا ادا کرنا چاہیئے کہ صفت استعلا نہ جانے پاوے اور کاف کے مشابہ
نہو جاوے خاصکر جس وقت کہ بعد اُسکے کاف آوے اور دو نون متحرک ہون مانند خَلَقَكُمْ اور
خَلَقَكَ وغیرہ کے اور تجوید والون نے کہا ہی کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ نہ ملجاوے
اور یہ صفت اُسوقت پائی جاتی ہی جبکہ ساکن ہوتا ہی اور جب دو ہمزہ ایک کلمہ مین آوین اور
دونون مفتوح ہون تو دونون کو خوب برابر ادا کرین جسطرح ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ کے مگر
اس صورت مین حفصؒ کی روایت مین تسہیل سارے قرآن مین ایک لفظ آیا ہے جو چوبیسوین
پارہ سورہ حٰم سجدہ مین لفظ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ہی اور اسمین ثانی ہمزہ کو تسہیل کرتے ہین
تسہیل کے معنی سہل کرنا اور جب کہ حرف مطبقہ اور حرف منفتحہ ایک لفظ مین ادغام ہو پہلا
طا ساکن اور دوسرا تا متحرک تب طا کے اطباق اور تا کے انفتاح کو جدا کرکے پڑھین مانند
بَسَطْتَ اور اَحَطْتُ کے اس لفظ کو ادا کرنے کی حقیقت یہ ہی کہ طا پوری پوری نہ ادا ہو اور
اُسکی صفت اطباق فقط ظاہر ہو یعنی بغیر قلقلہ کے کچھ ٹکڑا زبان کا تالو مین لگے اور تا اپنے مخرج سے
پوری پوری ادا ہو اور لام کو باریک اور نازک ادا کرنا چاہیئے جبکہ وہ حرف استعلا کی بعد آوے

جسطرح ظَلَّ اور ضَلَّ اور تَصۡلٰی کے اور لام اور نون کے سکون کو خوب لحاظ رکھے جسوقت کہ ساکن ہو مانند جَعَلۡنَا اور قُلۡنَا اور اَنۡعَمۡتَ وغیرہ کے ایسا نہ ہو کہ سکون جاتا رہے اور حرکت کی بو آجاوے اور اختلاف کیا گیا ہے لفظ نَخۡلُقۡکُّمۡ کے قاف کو کاف مین ادغام کرنے کے بعد قاف کی صفت استعلا کی باقی رہنے اور نہ رہنے مین مگر استعلا کا نہ رہنا لوگون کا معمول ہی یعنی قاریون کا اور جاننا چاہیئے کہ الف جسکو مدہ کہتے ہین جب حرف تفخیم کے بعد آوے تو خوب خیال رکھے کہ حرف پُر کے ساتھ الف نہ پُر ہو جاوے جیساکہ خَالِدِیۡنَ اور صَالِحِیۡنَ وغیرہ مین کیونکہ عاجز نے کسی معتبر کتاب مین نہین دیکھا اگر کسی صاحب کی نظر مین پڑے اور معتبر بھی ہو تو عاجز کو دکھا دین اور عمل مین بھی لاوین بشرطیکہ عاجز زندہ رہے ورنہ اس کتاب مین لکھ دین اسوقت اہل ادا کو لازم ہی ان لفظون کو تمیز کر کے دیکھین کہ حرف مستعلیہ جب حروف مدہ سے ملکر پڑھا جاتا ہے یعنی واو اور یا اور الف کے شامل جیسا طُوۡا اور قُوۡا اور طِیۡ اور غَیۡ اور ظَا اور قَا وغیرہ کے سب کا کھینچ متسفلہ ہوتا ہی یا نہین جیساکہ بُوۡ اور بِیۡ اور بَا مین کیونکہ حروف مدہ مین ایک کھینچ ہی آواز اور سانس مین وہ سب کے سب متسفلہ ہین اور جو الف کو پُر حرف کے ساتھ ضمہ کے طور پر ادا کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ الف بھی پُر ہوتا ہے ایسا ادا کرنا خطا ہے چاہیئے کہ ہر حرف کو اپنی اپنی صفت پر ادا کرین کیونکہ الف تو ایک ہوا ہے جب وہ کسی حرف کے ساتھ پڑھا جاویگا تو وہ ہوا نیچے کی طرف اُترے گی جب نیچے کی طرف معلوم ہوا تو پُر کی یہ صفت نہین پُر کی صفت مستعلیہ ہے اوپر کی طرف جانا اہل تمیز ادا کر کے دیکھ لین ہی یا نہین اور بچانا چاہیئے ان الفاظ ان کو غنہ سے مانند اَلِیۡمًا اور ظُنُوۡنًا اور یَعۡلَمُوۡنَ کے اسطرح پر ہو وزن پر قَلِیۡلًا اور یَفۡعَلُوۡنَ کے اکثر الف اور واو مین غنہ پڑھتے ہین یہ ہرگز درست نہین فقط

~~68571~~
86071

چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ میم ساکن کے بعد جب حرف با آوے جو حرف بوف مین سے ہی تو اختلاف ہی قاریون کا بعض اس میم کو اخفا پڑھتے ہین بعض اظہار لیکن اخفا پڑھنے مین جمہور یعنی ہماری جماعت والے ہین اور اسی پر عمل ہی قاریونکا جسطرح وَمَا هُم بِمُؤْمِنِين اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے اُسوقت ضرور ہی ادغام یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف مین داخل کرنا اور چھپانا غنہ کے ساتھ جسطرح فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور کَم مِّن وَّلاَئِ کے اور اظہار کر میم ساکن کو با اور میم کے سوا باقی سب حرفون مین لیکن زیادہ خیال رکھ میم ساکن کو واؤ اور فا کے نزدیک جو حرف بوف مین سے ہی یعنی واؤ اور فا اسواسطے کہ میم کو بچاوے اخفا سے بسبب ایک ہونے مخرج میم اور واؤ کے اور قریب ہونے مخرج میم اور فا ایسا نہ ہو کہ کوئی شبہہ کرے کہ میم بہ با کے پاس اخفا کی مثال پر ہی ویسے ہی یہان بھی مثال پر اخفا کے چاہیے اور حقیقت میم اخفا کی یہ ہی کہ میم اپنے اصلی مخرج سے نکلکر خیشوم سے ادا ہو جیساکہ حروف مدہ کے واؤ اور یا آپنے مخرج سے نکلکر تمام ہوتے ہین ہوا پر اور میم اخفا مانند نون اخفا کے نہین ہی کہ اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر خیشوم سے نکلے اور جب میم ساکن حرف بوف مین سے کوئی ایک حرف کے بعد آوے یعنی جو با اور واؤ اور فا ہی اشارہ کرتے ہین اس میم ساکن کو ضمے کی طرف یعنی دونون لب کو غنچہ کرتے ہین پیش پڑھنے کی صورت پر مانند عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين لَهُمْ فِيهَا وغیرہ کے مگر اس مین اختلاف ہے فقط

پانچوین فصل نون ساکن اور تنوین کے بیان مین اور وہ چار حکم پر ہی اوّل حکم بیان مین اظہار کے

اے اخی جاننا چاہیے کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حرف حلقی آوے یعنی ہمزہ

Marfat.com

ہا اور عین اور غین خا تب اس نون ساکن اور تنوین کو یعنی دو زبر اور دو زیر اور دو پیش کو خوب ظاہر کرکے زبان پر ادا کرین اپنے مخرج سے مع صفت لازمی کے یعنی غنے کے ساتھ مگر ایسا نہ ہو کہ اخفا ہو جاوے اب سب کی مثالین مفصل سنو مثال نون ساکن کی جسطرح اِنْ اَجْرِیَ اور اِنْ ھٰذَا نا اور اِنْ عَلِمْتُمْ اور اِنْ حَکَمْتُمْ اور اِنْ غَنِمْتُمْ اور اِنْ خَرَجْتُمْ اور مثالین نون تنوین کی جسطرح بَغْتَۃً اَوْ جَھْرَۃً اور مَنْسَکًا ھُمْ اور لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ اور عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ اور ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۵ ۵ ۵

دوسرا حکم بیان مین اخفا کے

اور اخفا کرکے پڑھین اُسی نون ساکن اور نون تنوین کو یعنے آواز ناک کے بانسے مین لیجا کر ادا کرین اپنے مخرج خیشوم سے مخرج اصلی کو چھوڑ کر درمیان اظہار اور ادغام کے مگر وقت ادا کے واجب ہے قاری پر کہ مد نہ کرے زیادہ یعنی دیری نہ کرے وقت تلفظ کے جبکہ اسکے بعد یہ پندرہ حروف مین سے کوئی حرف آدے تَ ثَ جَ دَ ذَ زَ سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ فَ قَ کَ اور وقت ادا کے ان حرفون کے مخرج کو اور صفات کو بھی نگاہ رکھنا ضروری ہے تاکہ اخفا ہر حرف کی اُسکی صفت کے مطابق ادا ہو ورنہ اخفا ہر جگہ مین برابر ہو جائے گا چاہیئے کہ مستفلہ مین مستفلہ مستعلیہ مین مستعلیہ ہو ایسا ہی حرمین شریفین کے معتبر قاریون اُستادون سے عاجز نے سنا ہے اب سب کی مثالین جدا جدا سنو مثال نون ساکن کی جس طرح اِنْتَھُوْا اور مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا اور مِنْ جِبَالٍ اور مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور اَنْذَرْتُکُمْ اور اَنْزَلْتَ اور یَنْسِلُوْنَ اور یُنْشِرُوْنَ اور یَنْصُرُوْنَ اور مِنْ ضَلَّ اور یَنْطِقُوْنَ اور یَنْظُرُوْنَ اور یُنْفِقُوْنَ اور یَنْقُضُوْنَ اور یَنْکِسُوْنَ

Marfat.com

مثال نون تنوین کی جسطرح نِعْمَةٍ تُجْزٰی اور مَآءً ثَجَّاجًا اور بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اور
دَکًّا دَکًّا اور عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ اور یَوْمَئِذٍ زُرْقًا اور زُلْفَةً سِیْٓئَتْ اور صَبَّارٍ
شَکُوْرٍ اور رِیْحًا صَرْصَرًا اور وَکُلًّا ضَرَبْنَا اور قَوْمًا طٰغِیْنَ اور ظِلًّا ظَلِیْلًا
اور کِتٰبًا فَذُوْقُوْا اور شَاعِرٌ ا قَلِیْلًا ور کِرَامًا کَاتِبِیْنَ فقط اور معلوم ہو کہ لفظ
اَنْ اور جن مین جیسا نون اخفا پڑھا جاتا ہے زبان سے کچھ تعلق نہین رکھتا صرف
خیشوم سے ادا ہوتا ہے اسی طرح نون اخفا کو پڑھنا چاہیئے اسلیئے کہ اُسکا مخرج خیشوم ہی
اور جو لوگ مد کے طور پر کھینچتے اور غنغناتے ہین اور زبان کی نوک اور سامنے کے دانت سے ادا
کرتے ہین یہ ہرگز اخفا نہین بلکہ نون کو اظہار پڑھتے ہین ایسا پڑھنا ہرگز نہین چاہیئے فقط۔

تیسرا حکم بیان مین ادغام کے

اور ادغام کر نون ساکن اور نون تنوین کو حرف یَرْمَلُوْنَ مین مگر جو چار حرف یُوْمِنُ
ہین یعنی یا اور واو اور میم اور نون اُنکے پاس جب نون ساکن اور نون تنوین آوے
تو ملا کے غنّے کے ساتھ پوشیدہ کر کے پڑھین مثال نون ساکن کی جسطرح اَنْ یَّضْرِبَ
اور مِنْ وَّلِیٍّ اور مِنْ مَّالٍ اور مَنْ نَّشَآءُ اور مثال نون تنوین کی جسطرح قَوْمٌ
یَّعْلَمُوْنَ اور ظُلْمًا وَّزُوْرًا اور صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَکُمْ مگر صِنْوَانٍ
اور بُنْیَانٍ اور قِنْوَانٍ اور دُنْیَا مین ادغام درست نہین ہے نادرست ہونیکا سبب یہ ہے
کہ ادغام واسطے ہلکا کرنے حرف کے ہوتا ہے نہ گرا دینے کے اور جو ایک کلمے مین ادغام
کرین تو ثقیل ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ ایک لغت دوسرے لغت سے ملجاتا ہی اگر ملا وین
تو صورت اُسکی یہ ہو جس طرح صَوَّانٍ اور بُنَّیَانٍ اور قَوَّانٍ اور دُیَّا اور یہ ہرگز درست
نہین ہے حفص رح کی روایت مین اور قاری امام عاصم کی قرأت مین فقط اور جب نون ملون

مین سے جو باقی رہا را و لام وہ اگر نون ساکن و نون تنوین کے بعد آوے تو بغیر غنّے کے ادغام کرین جسطرح مثال را کی مِن رَّبِّ رَّحِیمٍ اور غَفُورٌ رَّحِیمٌ اور مثال لام کی جسطرح مِن لَّبَنٍ اور رَحْمَةً لِّلْعَالَمِینَ اور جو انکے مانند ہون آب جاننا چاہیے کہ اظہار اور اخفا اور ادغام مین یہ فرق ہی کہ اظہار کی حالت مین نون ساکن اور تنوین مخرج اصلی سے نکلتے ہین اور آواز اُنکی خیشوم مین پہونچتی ہی اور اخفا کی حالت مین نون ساکن اور تنوین خیشوم سے نکلتے ہین اور آواز اُنکی اظہار اور ادغام کے درمیان رہتی ہی نہ اظہار معلوم ہوتا ہی نہ ادغام اور ادغام کی حالت مین نون ساکن اور تنوین خیشوم سے نکلتے ہین اور آواز بھی خیشوم مین رہتی ہی اور نون ساکن اور تنوین اظہار کیا جاتا ہی ان حرفون کے پاس جنکا مخرج اُنکے مخرج سے دور ہے اور اخفا کیا جاتا ہی ان حرفون کے پاس جنکے مخرج قریب اور دور ہونے مین میانہ ہین اور ادغام کیا جاتا ہی ان حرفون مین جنکا مخرج قریب ہی اور نون ساکن اور تنوین کو با کے پاس آنے سے میم سے بدل کرنیکا سبب یہ ہوا کہ جب نون ساکن اور تنوین با مین ادغام نہ کیا گیا بسبب اختلاف مخرج کے اور نہ مقام اظہار کا پایا گیا تب مقرر کیا گیا اخفا اور وصل کیا گیا با مین اُس حرف کے ساتھ بدلکے جو با کا شریک ہے مخرج مین اور نون کا شریک ہی صفت غنّہ مین اور وہ حرف میم ہی۔ دجاننا چاہیے کہ حرف ہجا کے انتیس ۲۹ ہین ان سے چھ گئے حرف حلقی کے اور پندرہ ۱۵ گئے اخفا کے اور چھ گئے ادغام کے جو جمع لفظ یَرْمَلُونَ ہے اور قلب کا ایک حرف ہے جو حرف با ہی یہ سب ملاکر اٹھائیس حرف ہوے باقی رہا الف وہ نون ساکن کے ساتھ اکٹھا نہین آتا فقط

چوتھا حکم بیان مین با قلب کے یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنے مین

اور جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد با آوے تب وہ نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کرکے غنّے کے ساتھ مانند اخفا کے پڑھتے ہین مثال اُسکی یہ ہی جس طرح مِنۢ بَعْدِ

اور رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ اور جو اسکے مثل ہو مگر میم اخفا اور نون اخفا مین فرق یہ ہے کہ میم خفا نہین ہوتا اپنے مخرج اصلی کو چھوڑکر اور نون اخفا ہوتا ہی اپنے مخرج اصلی کو چھوڑکر اب ادا کرتے وقت ان سب کو دیکھو میم اخفا کے وقت دو نون لب ملتے ہین اور آواز خیشوم مین پہونچتی ہی بسبب صفت لازمی کے اور نون اخفا کے وقت زبان سے نہین نکلتا بلکہ خیشوم سے نکلتا ہی اور وہین ادا ہوتا ہے

نون تنوین کا ایک قاعدہ خاص یہ ہے کہ جب نون تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آوے تو بسبب اجتماع ساکنین کے اُس نون تنوین کو کسرہ دیکر ساکن حرف مین ملاتے ہین مثال اسکی یہ ہی جسطرح نُوۡحُ ۨابۡنَهٗ اور اَلِيۡمُ ۨالَّذِيۡ اور بِغُلٰمِ ۨاسۡمُهٗ اور جو مانند انکے ہون اصل نُوۡحٌ اور اَلِيۡمٌ اور بِغُلٰمٍ تھا اور یہ جو نون لکھا ہوا ہی کسرے کے ساتھ یہی نون تنوین ہی اور اس نون کو نون قطنی بھی کہتے ہین مگر سب قرآن شریف مین یہ نون لکھا نہین قاعدے پر چھوڑ دیا فقط تنوین لکھی ہے رسم خط کا دستور یہی تھا فقط

چھٹی فصل نون اور میم مشدد کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ جب نون مشدد یا میم مشدد ہو تب واجب ہوتا ہے غنہ یعنی نون یا میم پر تشدید ہو تو نزدیک قاریون کے واجب ہی کہ اُسکو خوب اچھی طرح سے غنے کیساتھ ٹھہر کر ادا کرین اخفا سے زیادہ مثال اُسکی یہ ہے جیسے اِنَّ الَّذِيۡنَ اور جَنّٰتٌ اور عَمَّ اور ثُمَّ اور مِمَّ وغیرہ کے ف اکثر جاہل قاری اسپر مد کرتے ہین یہانتک کہ ایک حرف پیدا ہو جاتا ہی جیسا کہ اِنَّ مین اِيۡنَّ اور مِمَّ مین مِيۡمَّ یا پیدا ہو جاتا ہے ایسا مد کرنے سے پرہیز کرنا بھی واجب ہے خدا ایسے پڑھنے سے بچاوے کیونکہ ایسا پڑھنا غلط ہے فقط

ساتوین فصل حرف نون کے ادغام کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ ادغام لغت مین داخل کرنا اور چھپانا ہے یہ بات عرب کی اس بات سے

Marfat.com

نکلی ہو اَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِیْ فَمِ الْفَرَسِ یعنی داخل کیا مین نے اور پوشیدہ کیا مین نے لگام کو گھوڑے کے منھ مین اور مجودین کی اصطلاح مین ادغام کی یہ شرح ہو کہ ادغام اُٹھانا مخرج کا زبان ہو خواہ دوسرا عضو دو حرف کے ادا کے وقت ایکبارگی اسطرح پر کہ اُن دونون حرفون کے درمیان فصل اور جدائی نہ معلوم ہو یعنی دونون حرف ایک ہو کے نکلین یہ کب ہے کہ جب حرف مدغم غُنّہ نہو اور اطباق نہ ہو یعنی اگر حرف مدغم غُنّہ ہوگا تو اُسوقت حرف مدغم کی غُنّے کے ادا کے وقت آواز خیشوم مین پہونچے گی اور پھر مدغم فیہ کے مخرج مین آویگی اس سبب سے ایک فصل معلوم ہوگا اسی طرح حرف مدغم کے اطباق کے ظاہر کرنیکے سبب سے زبان تالو مین لپٹے گی اور پھر مدغم فیہ کے مخرج مین آویگی اس سبب سے ایک فصل معلوم ہوگا مانند مِنْ وَّاقٍ اور بَسَطْتَّ کے اور جب حرف مدغم غُنّہ اور اطباق کا حرف نہو گا تب اُسوقت وہ لفظ ایک حرف مشدد کے ساتھ ادا ہوگا مانند قُلْ لَّکُمْ اور عَبَدْتُّمْ کے شدد معنی تشدید والا حرف

فائدہ پہلا حرف جو ادغام ہوتا ہے اُسکو مدغم کہتے ہین اور دوسرا حرف جسمین پہلا حرف ادغام ہوتا ہے اُسکو مدغم فیہ کہتے ہین اور ادغام کرنے کو پہلا حرف دوسرے مین پوشیدہ ہوتا ہے ادغام کہتے ہین اور جو ادغام نہین ہوتا ہو دونون حرف ظاہر رہتے ہین اُسکو اظہار کہتے ہین اَب جاننا چاہیئے کہ ادغام تین قسم پر ہے **اوّل** مثلین **دوسرا** متجانسین **تیسرا** متقاربین مثلین اُن دونون حرفون کو کہتے ہین کہ مخرج مین ایک ہون او صفت مین بھی ایک ہون جیسا کہ ب ب اور ت ت وغیرہ اور متجانسین اُن دو حرفون کو کہتے ہین کہ مخرج مین تو ایک ہون اور صفت مین جدے مثلاً طا اور تا اور دال اور با اور واو اور میم وغیرہ مخرج مین تو ایک مگر صفت مین متفاوت اور متقاربین اُنکو کہتے ہین کہ مخرج مین بھی قریب اور صفت مین بھی قریب ہون مانند لام اور نون اور را وغیرہ کے لیکن ایک صورت مین

متجانسین بھی قریب المخرج کہلاتا ہے وہ یہ ہی کہ جب نکالتے ہین حرفون کو متجانس کے اپنے مخرج سے تو ایک کے بعد ایک نکلتا ہے اور کچھ کچھ فرق ہوتا ہے مثلاً پہلے نکلتا ہے طا بعد اُسکے دال بعد اُسکے تا ایسا ہو نہین سکتا کہ سب حروف اکٹھا نکل آوین اس نکلنے کی ترتیب کے سبب سے وہ متقارب کہلاتا ہی اور قاعدہ ادغام کا یہ ہی کہ جب ان سب حروف مین سے کوئی حرف ساکن ہو اور دوسرا حرف متحرک تب ساکن حرف متحرک مین ملجاوے مگر مثل لفظ قَالُوْا وَهُمْ اور اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ وغیرہ مین ادغام نہین اسواسطے کہ اگر ان حرفون مین ادغام کرین تو جو صفت مدے کی واؤ اور یا مین لازمی ہین وہ جاتی رہین اب مثالین اُنکی سنو مثال مثلین اُنکی جسطرح اِذْ ذَّهَبَ اور قُلْ لَّكُمْ اور ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور جو اس کی مثال پر ہو اور مثال متجانسین کی جسطرح لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اور وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور قَدْ تَّبَيَّنَ اور اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا اور اِذْ ظَّلَمْتُمْ وغیرہ کے مثال متقاربین کی جسطرح قُلْ رَّبِّیْ اور مِنْ لَّا اور جو اسکی مثال پر ہو اور بَلْ رَانَ جو سورہ مطففین مین ہی حفص جو راوی ہین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے اُنکی روایت مین ادغام نہین بلکہ یہان سکتہ کرتے ہین اور سورہ قیامہ مین جو لفظ مَنْ رَّاقٍ کا ہی اُسمین ادغام اور سکتہ دونون درست ہی اُن کی روایت مین مگر اکثر قاریون کا عمل سکتے پر ہے ادغام نہ کرکے لام اور نون پر سکتہ کرتے ہین اور را سے شروع کرتے ہین لیکن سکتہ کرنے مین سانس نہ توڑے اس حرف پر آکر تھوڑا ٹھہر جاوے جس سے کہ دم کو کچھ فرصت حاصل ہو اور ثا اور ذال مین جو سورہ اعراف کے بائیسوین رکوع مین يَلْهَثْ ذٰلِكَ اور با اور میم مین جو سورہ ہود کے چوتھے رکوع مین يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا ہی اس دو جگہ مین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونون درست آیا ہی ادغام اور غیر ادغام یہ لکھا گیا اتحاف سے اور جو زینۃ القاری مین لکھا ہی کہ ثا ذال مین اور با میم مین ادغام کیا جاتا ہی

فقط عاصم کے نزدیک یہ محض غلط ہی دوسری کسی کتاب معتبر مین نہین آیا مگر معمول لوگون کا ادغام پر ہی ا سمین سے ایک مقام مین جیسا کہ صاحب بیضاوی اپنی تفسیر بیضاوی لکھتے ہین کہ تحقیق ادغام کیا یا کو میم مین اس لفظ مین ابو عمرو رض اور کسائی رح اور حفص نے بسبب تقارب مین کے جو سورۂ ہود مین ہے باقی ایک مقام جو سورۂ اعراف مین ہے وہان وقف مطلق لکھا ہوا ہے اور عمل اسی پر ہے اور را لام مین اور ظا ذال مین اور ذال تا مین ادغام نہین کیا قاریون نے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس کمترین نے کسی کتاب مین یا قرآن شریف مین مثال انکی نہین دیکھی اور نہ کسی سے سنی اگر کسی صاحب کی نظر مین کہین آوے تو اس کتاب مین لکھدے فقط

آٹھوین فصل ادغام مین دوسرے قراؤن کے سواے قاری امام عاصم و ابن کثیر و قالون رحمۃ اللہ علیہم کے

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ اس ادغام سے اس ملک والے کو زیادہ فائدہ نہین ہی کیونکہ اس ملک مین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت اور روایت حفص رح کی مشہور اور عمل مین ہی لیکن نہ جاننے سے جاننا بہتر ہی اب جاننا چاہیے کہ دال قد کے آٹھ حرفون مین ادغام ہوتی ہی وہ حروف یہ ہین ج ذ ز س ش ص ض ظ جس طرح لَقَدْ جَاءَكُم اور وَلَقَدْ ذَرَأْنَا اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ اور قَدْ شَغَفَهَا اور وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور وَلَقَدْ ضَلَّ اور وَلَقَدْ ظَلَمَكَ اور تاے ساکنہ کو چھ حرفون مین ادغام کرتے ہین وہ حرف یہ ہین ث ج ز س ص ظ جس طرح كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ اور نَضِجَتْ جُلُودُهُم اور خَبَتْ زِدْنَاهُمْ اور اَنْبَتَتْ سَبْعَ اور حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ اور كَانَتْ ظَالِمَةً اور دال کا چھ حرفون مین ادغام ہوتا ہی وہ یہ ہین ت ج ذ ز س ص

جس طرح اِذْ تَبَرَّاَ اور اِذْ جَعَلْنَا اور اِذْ دَّخَلُوا اور اِذْ زَّیَّنَ اور اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ اور اِذْ صَّرَفْنَا اور لام ساکن بَلْ اور هَلْ اور قُلْ کا آٹھ حروف مین ادغام ہوتا ہی وہ حروف یہ ہین ت ث ز س ض ط ظ ن جس طرح بَلْ تَاتِیْهِمْ اور هَلْ تَعْلَمُ اور هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ اور بَلْ زُیِّنَ اور بَلْ سَوَّلَتْ اور بَلْ ضَلُّوْا اور بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ اور بَلْ ظَنَنْتُمْ اور بَلْ نَحْنُ اور هَلْ نُنَبِّئُكُمْ اور قُلْ نَعَمْ کے اور جو ان مثالون کے مانند ہون فقط

نوین فصل لام کے تفخیم یعنے پُر اور ترقیق یعنے باریک کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ لام کو سب جگہ مین باریک پڑھتے ہین مگر وہ لام جو لفظ اللہ مین ہے پُر پڑھتے ہین لیکن شرط یہ ہی کہ ماقبل اس لام کے فتحہ یا ضمہ ہو یعنی زبر یا پیش ہو جسطرح اَللّٰهُمَّ اور عَلَی اللّٰهِ اور عَبْدُ اللّٰهِ کے اور اگر کسرہ ہو یعنی زیر ہو تو باریک جسطرح بِسْمِ اللّٰهِ اور لِلّٰهِ کے اب جاننا چاہیے اس بات کو کہ بعض بعض جاہل قاری وقت پُر پڑھنے لفظ اللہ کے ہمزے کے ساتھ لام اول لام کو بھی باریک پڑھتے مین یہ اُنکی غلطی اور خطا ہی کیونکہ اس حقیر نے اسکی بڑی تحقیق کی نہ کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی قرار عرب سے سنا ہان البتہ ہمزہ کی باریکی مین کوشش کرنا چاہیے جیسا کہ رعایت حروف مین لکھا گیا ہے فقط

دسوین فصل را کی تفخیم یعنے پُر اور ترقیق یعنی باریک کے بیان مین

را پُر پڑھا جاتا ہی پانچ قسم پر پہلی قسم یہ کہ را مفتوح یا مضموم ہو جیسا کہ رُزِقُوْا اور رَزَقْنَا

دوسری قسم یہ کہ را ساکن ہو اور ماقبل اُسکے مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَرْیَةً اور قُرْبَانٍ

تیسری قسم یہ کہ را ساکن او ماقبل اُسکے مکسور اور مابعد اُسکے حرف استعلا کا ہو مثل مِرْصَادٍ اور قِرْطَاسٍ اور فِرْقَةٍ کے اس تین لفظ کے سوا قرآن شریف مین نہین آیا مگر لفظ فِرْقٍ کا جو سورہ شعرا کے تیسرے رکوع مین ہی قراؤن کا اختلاف ہی بعض کہتے ہین

Marfat.com

کہ اسکے ماقبل اور مابعد کسرہ ہی باریک پڑھنا چاہیئے اور بعض کہتے ہین کہ مابعد کا حرف
استعلاء کا ہے پُر پڑھینگے لیکن عمل قراؤن کا یہی ہے یعنی پُر پڑھنے کا چوتھی قسم
یہ کہ راے ساکن ماقبل کسرۂ عارضی یعنی وہ کسرہ جو اصل نہو پیچھے سے آیا ہو جسطرح
رَبِّ ارْجِعُوْنِ بے مضارع سے امر بنا اسم کے سبب سے ہمزۂ وصل کے ساتھ کسرے
کے رَبِّ ارْجِعُوْنِ ہوا اسی طرح پر مَنِ ارْتَضٰی اور اَمِ ارْتَابُوْا اور اِنِ ارْتَبْتُمْ وغیرہ
مین بھی کسرہ پیچھے سے آیا پانچوین قسم یہ کہ راے مفتوح یا مضموم یا مکسور ہو اور ماقبل
اُسکے سواے یا کے اور کوئی حرف ساکن اور اُس ساکن کے ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو
حالت وقف مین پڑھا جاوے جس طرح تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور شَهْرٍ اور اَمْرٍ اور وَالْعَصْرِ
سب کے مثال پر ہو سواے لفظ یَسْرِ کے کیونکہ اس لفظ مین اختلاف ہے یا ہونے بعد
را کے اصل اس لفظ کا یَسْرِیْ تھی عامل کے سبب یا گر گئی مگر اکثرون کے نزدیک باریک ہے
اور را باریک پڑھی جاتی ہے آٹھ صورت پر پہلی صورت یہ کہ راء مکسورہ ہو خواہ لازمی
یا عارضی اور وہ را لفظ کے اول مین ہو یا درمیان مین یا آخر مین یا ماقبل اور مابعد اُسکے
حرف ساکن یا مابعد حرف استعلا کا ہو یا اُن مین تنوین ہو ہر حالت مین یہ رے باریک
پڑھی جاویگی جسطرح رِزْقًا اور عَارِفِیْنَ اور فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ اور وَاضْرِبْ اور
فِی الرِّقَابِ اور وَلَیَالٍ عَشْرٍ اور رِجَال سب کے مانند ہو دوسری صورت یہ کہ راے
ساکن لازمی ہو یا عارضی ماقبل اُسکے کسرۂ لازمی یعنی اصلی کسرہ ہو خواہ وہ وقف کی حالت مین ہو
یا وصل کی فعل مین ہو یا اسم مین ہر صورت مین یہ را باریک پڑھی جاویگی جسطرح مِرْیَةٍ اور فِرْعَوْنَ
اور اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور فَانْتَصِرْ تیسری صورت یہ کہ راے مفتوح یا مضموم یا
مکسور ہو اور اسکے ماقبل یاے ساکن اور اُس یاے ساکن کے ماقبل مفتوح یا مضموم یا مکسور ہو

تو حالت وقف مین باریک پڑھتے ہین جسطرح خَبِیرٍ اور سَاحِرٍ اور قَدِیرٌ چوتھی صورت
یہ کہ اُس را کے ماقبل یاے ساکن کے سوا دوسرا کوئی حرف ہو اور اُس حرف کے ماقبل کسرہ ہو
جسطرح عَیْنَ الْقِطْرِ اور حِجْرٌ۔ پانچوین صورت یہ کہ را پر کسرۂ ناقصہ ہو یعنی ایسا کسرہ کہ پورا
نہ پڑھا جاوے جیسا کہ روم مین جسطرح نَکِیْرٍ وغیرہ مین چھٹی صورت یہ کہ راے مفتوحہ یا مضموم
یا مکسورہ ہو اور وہ را حالت وقف مین ساکن پڑھی جاوے اور اُس را کے ماقبل کا حرف اماله کیا گیا ہو
جسطرح قَرَارٍ اور دَارٌ وغیرہ کے اور امالہ سوا الف کے دوسرا حرف نہین ہوتا ساتوین صورت
یہ کہ راے ساکن ہو اور ماقبل اُس راے کے حرف استعلا سا تھ کسرے کے ہو جسطرح فَانْتَصِرْ آٹھوین
صورت یہ کہ راے مکسورہ کا کسرۂ ناقصہ ہو بسبب امالے کے مانند فَإِنَّ اللّٰهَ کَرَّاىٍ وغیرہ کی اور
جبکہ راى مشدد یعنی اُسکے اوپر تشدید ہو تب اُسکے باریک اور پُر پڑھنے مین راے دوم کا اعتبار ہے
پس اگر راے دوم مفتوح یا مضموم ہو تو دونون پُر پڑھے جاوین گے جسطرح شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ
اور غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ اور یُسِرُّوْنَ اور اگر مکسورہ ہو تو باریک پڑھینگے جسطرح الرِّجَالُ
مِنْ شَرِّ اور مثل اُسکے کے فقط

گیارھوین فصل ہاے ضمیر کی یعنے وہ ہا جو اشارے کے واسطے لکھتے ہین اور اُس کے معنی اس اور اُس کے ہوتے ہین اُس کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے جو ہا کہ اشارے کے واسطے آتی ہین اُسکے قواعد یہ ہین کہ اُس ہا کے
ماقبل اور مابعد متحرک ہو اور اُس ہا پر پیش ہو تو واؤ سے ملا کر پڑھتے ہین یعنی اس ہا کے پڑھتے
وقت ایک واو زیادہ کرتے ہین بسبب دراز ہونے پیش ہا کے اور اگر زیر ہو تو یا زیادہ
کرتے ہین جس طرح مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ۝ اور لِرَبِّهٖ لَکَنُوْدٌ اور جو اسکے مانند ہو اور اگر
اُس ہا کے ماقبل سکون ہو تو پڑھتے وقت واؤ اور یا زیادہ نہین کرتے جس طرح

Marfat.com

عَنۡهُ تَلَهّٰى اور فِيهٖ اور جو مانند اسکے ہو لیکن حفص جو راوی ہین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے وہ قاری امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے موافق اس صورت مین ایک مقام پر ہین جو سورہ فرقان کے آخر رکوع مین ہی لفظ فِيهٖ مُهَانًا اور یہ شاذ ہی قرآن شریف مین اس لفظ کے سوا دوسرا اور کہین حفص کی روایت مین صلہ نہین آیا ہی اور یہ تبرگا ہی قاری امام ابن کثیر صاحب تو ہر جگہ مین وصل کرتے ہین اور سورہ ہود کے آٹھوین رکوع مین نَفۡقَهُ اور سورہ مومنون کے پہلے رکوع مین فَوَاكِهُ اور سورہ مریم کے تیسرے رکوع مین لَمۡ تَنۡتَهِ اور سورہ علق مین لَمۡ يَنۡتَهِ ان چارون لفظ مین وصل نہین کرتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہین ہی یہ ہا اصل لفظ کی ہی نَفۡقَهُ اور فَوَاكِهُ اصل پر ہی اور لَمۡ تَنۡتَهِ لَمۡ يَنۡتَهِ اصل مین لَمۡ تَنۡتَهِي لَمۡ يَنۡتَهِي تھا بسبب حرف جازم کے حرف علت گر گیا اور سورہ زمر کے تیسرے رکوع مین لَمۡ يَرۡضَهُ لَكُمۡ اس مین بھی وصل نہین کرتے کیونکہ ماقبل اس ہا کے الف ساکن تھا بسبب لم حرف جازمہ کے الف ساقط ہوا قاعدہ سکون باقی رکھکر وصل نہین کیا اور یہ شاذ ہی اسکے سوا قرآن شریف مین نہین آیا اور وصل کرتے ہین اسی طرح کے الفاظون مین جسطرح نُؤۡتِهٖ اور يُؤَدِّهٖ اور نُوَلِّهٖ اور نُصۡلِهٖ کے اصل ان لفظون کی یہ ہی نُؤۡتِيۡهِ اور يُؤَدِّيۡهِ اور نُوَلِّيۡهِ اور نُصۡلِيۡهِ حرف علت یا تھا بسبب عامل کے گر گیا اُسوقت قاعدہ اصلی کی چھوڑکر قاعدہ عارضی کو پاک وصل کیا یہ کئی الفاظ مستثنیٰ ہین اور اگر ہا کے ماقبل متحرک ہو اور مابعد اُسکے ساکن اُس حالت مین بھی وصل نہین کرتے بلکہ وہ خود ساکن حرف مین ملجاتا ہی جس طرح لَهُ الدِّيۡنُ اور بِهِ الَّذِيۡ اور جو اسکے مثال پر ہو فقط

بارھوین فصل مدات کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ حرف مد کے تین ہین یعنی واو الف یاے ساکن جو صفات حرف

مین گذرچکا مد کے معنی دراز کرنا یعنی آواز اور سانس کا کہ حرف مد اور حرف لین کھینچی جاتی ہے
وہ تین طرح پر ہے اول قصر یعنی ایک الف کے برابر دوسرا توسط یعنی دو الف کے
برابر تیسرا طول یعنی تین الف کے برابر اور کھینچنے کا اندازہ یہ ہے کہ ہر ایک الف کیواسطے
ایک ایک اُنگلی بند کرے نہ آہستہ نہ جلد درجۂ اوسط مین اور ایک طریقہ بہت اچھا یہ ہی کہ
ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش کو پڑھتے وقت جتنی دیر ہوا اُسکو خیال رکھے اور ہر ایک کو
دونا کرے ایک ایک الف ہوتا جائیگا یعنی ایک زبر کے اندازے کو دونا کرنے سے ایک الف ہوتا
ہے اسی طرح سب کو اندازہ کرے اور یہی اصل ہی کیونکہ حرکت کے اشباع یعنی دراز کرنے
سے ایک حرف پیدا ہوتا ہی جیسے زبر کے اشباع کرنے سے یا اور پیش کے اشباع سے واو پیدا
ہوتا ہی تو دیکھو بغیر اشباع کے جو حرکت پڑھی جاوے تو یہ ہو جیسے بِ تِ اور اگر اشباع کرین تو
بِی تِی ہوا اب خیال کرو جب بِ تِ سے بِی تِی ہوا تو ایک حرکت کے انداز کو دونا کرنے سے اسی
ایک الف کے اندازہ دراز ہوا ہی یا نہین اور قصر کا اندازہ بھی یہی ایک الف ہی اور جاننا چاہیے کہ قاریون
کے نزدیک مد فرعی کے مقدار مین اختلاف ہی مگر بعض بعض شرح جزری اور بعض بعض رسالون مین یہ ہی
کہ قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت بموجب مد کی مقدار چار الف برابر ہی زیادہ نہین ہی بلکہ
ایک روایت مین اڑھائی الف بھی ہی اب جو قاریون کی مد کی مقدار مین اختلاف ہی اس سبب سے
قاریون نے کہا ہی کہ یہ سب اندازی بات ہی کہ تلاوت کرنے والے کا اندازہ اور قیاس کفایت
کرتا ہے کہ یہ مد اسقدر الف کے برابر ہوا تحدید نہین ہی یعنی مد کی مقدار کیواسطے کوئی حد مقرر اور
واجب نہین ہی کہ اُس حد سے کم و بیش کرنا درست نہین ہی اور یہ سب مقدار ضبط نہین
ہوتا ہے مگر معتبر قاریون سے یعنی تجوید کے عمل والے اُستاد سے مشق کرنے اور سننے سے علاقہ رکھتا ہے
یہ سب لکھا گیا شرح جزری سے مختصر کلام یہ ہی کہ جب واو ساکن ماقبل اُسکے مضموم یا یای ساکن ماقبل

Marfat.com

اسکے مکسور یا الف ماقبل اُسکے مفتوح ہو جیسا کہ اس لفظ مین تینون جمع ہین اُوْتِیْنَا تو ان تینون کو ایک ایک الف کے برابر کھینچتے ہین نام اس مد کے چار ہین مد قصر مد اصلی مد طبعی مد تمکین تمکین کے معنی جگہ دینا اعراب کا اور مد فرعی یعنی وہ مد جو سکون اور ہمزہ کے سبب ہوتا ہی فرعی کے معنی شاخ اور وہ تین قسم پر ہے مدّ لازم اور مدّ واجب اور مدّ جائز اب بیان تینون کا جدا جدا سنو مد لازم کی تین قسمین ہین پہلی قسم یہ کہ جب حرف مد کے بعد کوئی حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون لازم ہو اور وہ ساکن حرف مدغم بھی ہو یعنی ایسا حرف ساکن ہو کہ جسکا ادغام واجب ہو اور جسکا ادغام واجب نہین ہی بلکہ جائز ہی سو لزوم سکون یعنی سکون کے لازم ہونے کی قید سے نکل گیا مانند اَلرَّحِیْمِ مّٰلِكِ کے ابو عمرو کی قرأت بموجب جائز ہی مد سکون اور جائز ہے قصر ساتھ ادغام کے بسبب سکون عارضی کے دوسرون کے نزدیک نہین ہے اور مد مدغم کھینچا جاتا ہے چار الف کے برابر مدّ طبعی کو لیکر اور قصر اُسکا جائز اور درست نہین قراؤن کے نزدیک اور نام اس مد کے تین ہین مدّ ضروری اور مد لازمی اور مد مدغم مثال اُسکی یہ ہی ضَآلِّیْنَ اور دَآبَّةً وغیرہ کے دوسری قسم یہ ہے کہ جب حروف مد کے پاس ایسا ساکن آوے کہ مدغم ہو یا غیر مدغم ہو اور حالت وقف اور وصل مین سکونیت باقی رہے تو اُس مد کو بھی چار الف کے برابر کھینچتے ہین اور اس مد کے بھی نام تین ہین مدّ ساکن اور مدّ لازم اور مدّ بدل مثال اُسکی یہ ہے جسطرح آٰلْـٰٔنَ اور آٰللّٰهُ پہلے مثال وقف کی لام ساکن بھی رہا وصل نہ ہوا دوسری مثال وصل کی کہ لام اول ساکن ہوکے وصل ہوگیا لام ثانی مین اصل ءَ اَلْاٰنَ و ءَ اَللّٰهُ تھا ہمزۂ ثانی کو الف سے بدلنے کے سبب قاعدہ مد کا پایا گیا تیسری قسم یہ کہ جب حرف مد کے بعد ایسا ساکن آوے کہ اصلی ہو کہ وہ حرف کی ذات مین لگا رہے حالت وقف مین اور وصل مین دونون صورتون مین جدا نہ ہو جیسا کہ حروف مقطعات مین ہی اب معلوم کرو کہ اس مد پر

اہل ادا نے اتفاق کیا ہی کہ بقدر دو الف کے دراز کیا جاوے تو اس صورت مین مد اصلی کو لیکر
تین الف کے برابر ہوتا ہی اور نام اس مد کا چار ہے مد لازم خفیف اور مد لازم مظہر اور مد فواتح
اور مد مشبع مثال حروف مقطعات یہ ہے جس طرح الٓـمّٓ اور المٓصٓ اور الٓرٰ اور
الٓمّٓرٰ اور صٓ اور حٰمٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ اور قٓ اور نٓ اور جو ان کے مانند ہون اور یہ حروف
جب وصل ہوتے ہین جیسے نٓ وَالْقَلَمِ حالت وقف اور وصل دونون صورت مین
نون مین سکونیت باقی رہتی ہے اور جو نون ہے اُسکی آواز مین مانند غنے کے سکون
معلوم ہوتا ہے ان سب حرفون مین جہان وصل یا ادغام کے قواعد پائے جاوین وہان
دونون درست ہین چاہو وقف کرو چاہو وصل کرو اور جاننا چاہیئے کہ ان حرفون مین جسپر
مد ہی وہ حروف مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور بعد حرف مد کے میم یا دال یا نون یا فا جو پڑھا
جاتا ہی اُسپر سکون ہی اسی طرح سب حرفون کو جان لو اور ان حرفون مین مد ہونے کا سبب
سکون ہے اور اس مد مین قصر جائز نہین اس لیے کہ مد فرعی کا سبب جو سکون ہی وہ
کسی صورت سے جدا نہین ہوتا اور ان تینون قسم مد کو مد لازم کہنے کا سبب سکون کے لازم
ہونے کے سبب ہی لازم کے معنی جو ایک چیز کی ذات سے لگا رہے اور ہرگز جُدا نہ ہو اور مد لازم
ہی دو ساکن کے درمیان مین فرق کرنے اور جدا کرنے کے واسطے تاکہ دونون ساکن کا سکون
صاف صاف سُن پڑے دوسری قسم مدون سے مد واجب ہے اور وہ ایک قسم پر ہے
اس طرح سے کہ اگر آوے بعد حرف مد کے ہمزہ اور وہ دونون ایک لفظ مین ہون تو
اس صورت مین بھی چار الف کے برابر کھینچتے ہین اور قصر یہان جائز نہین اسواسطے کہ حرف
مد اور ہمزہ متصل ہے ایک لفظ مین جاننا چاہیئے کہ اس مد مین سب قرا کا اتفاق ہی مد فرعی
کرنے پر اسواسطے کہ حرف مد کا ضعیف اور خفیف ہی اور ہمزہ حرف قوی ہی حرف ضعیف کو قوت

Marfat.com

وہی ہے ساتھ مد کے تاکہ حرف ضعیف گر نجاوے جلد تلاوت کرنے کے وقت اور نام اس مد کے دو ہین مدّ واجب اور مدّ متصل مثال اُسکی یہ ہی جس طرح اُولٰٓئِكَ اور مِنَ السَّمَآءِ اور بِالسُّوْٓءِ اور جِیْٓءَ اور جو اس کے مانند ہو تیسری قسم مدون سے مد جائز ہی وہ تین طرح پر ہی اوّل یہ کہ اگر حرف مد پہلے لفظ کے آخر مین ہو اور ہمزہ دوسرے لفظ کے شروع مین تب جائز ہی قصر اور طول یعنی ایک الف کے برابر اور تین الف کے برابر اور قصر جو یہان جائز ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ حالت وقف مین ہمزہ کا اثر جاتا رہتا ہی یہی وجہ ہی قصر کے جائز ہونے کی اور طول کی وجہ یہ ہے کہ حالت وصل مین ہمزہ کا باقی رہنا اور جب کہ دونون لفظ کو وصل کرتے ہین اور ہمزہ حرف مد کے ساتھ پڑھتے وقت متصل ہوتا ہے اُسوقت مد کیا جاتا ہے یہی سبب ہے مد کے جائز ہونے کا اس واسطے اس قسم کو مد جائز کہتے ہین اور اس مد کے نام دو ہین مدّ جائز اور مدّ منفصل مثال یہ ہی جسطرح يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اور اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور جو اسکے مثال پر ہو اور مثال وقف کی جسطرح خَالِدِيْنَ فِيْهَا اور اگر وصل کرے جیسے خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا دوسری قسم یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد ایسا ساکن ہو کہ عارضی ہو اصلی نہو اور وہ حالت وقف مین ہو اور وصل مین نہو تو اس صورت مین تین طرح پر مد کرنا جائز ہی اوّل قصر یعنی ایک الف کے برابر دوسرا توسط یعنی دو الف کے برابر تیسرا طول یعنی تین الف کے برابر اور یہان مد جائز ہونیکا سبب یہ ہی کہ حالت وقف مین سکون باقی رہتا ہی اور وصل مین نہین اور اس مد کے دو نام ہین مدّ عارضی اور مدّ عارض منظہر مثال اُسکی یہ ہی جسطرح اَنْهٰرٌ اور بَصِيْرٌ اور يَعْلَمُوْنَ اور جو اسکے مانند ہی اور مثال حالت وصل کی جیسے يَعْلَمُوْنَ الَّذِيْنَ وغیرہ کی تیسری قسم یہ ہی کہ اگر حرف لین یعنی واؤ اور یاے ساکن ماقبل مفتوح کے بعد ساکن آوے کہ حالت وقف مین ہو اور وصل مین نہ ہو تو اس صورت مین مد کیا جاتا ہی دو طرح پر توسط

اور طول اسمین بھی سبب سکون عارضی کا ہی اور نام اس مد کا مدلین ہی جسطرح بَیْتٌ اور صَیْفٍ اور خَوْفٍ اور جو اس کے مانند ہو اور جاننا چاہیئے کہ مد فرعی کیواسطے دو سبب ہین ایک سکون دوسرا ہمزہ کہ دونون مین سے ایک حرف مد کے بعد آوے جیسا کہ اوپر گذرا اور جب ان دونون مین سے ہمزہ مد کے بعد حرف مد کا آوے تو اس صورت مین سب قراء کے نزدیک مد فرعی نہین اس سبب سے کہ یہان مد کا سبب نہ پایا گیا جسطرح اٰمَنَ اور لِلْاِیْمَانِ اور اُوْتِیَ اور جو اس کے مانند ہو مگر اس صورت مین قصر کو نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ حرف مد ہی اور حرف مد کا حکم اوپر گذر چکا لیکن جہان قصر کا حکم کیا گیا وہان ایک الف کے اندازے سے کم کرنا بڑی خطا ہے گویا قرآن شریف کا ایک حرف گرجاتا ہی یعنی مد اصلی جسکو مد طبیعی کہتے ہین وہ بھی ایک حرف ہی وہ گرا تو قرآن شریف کا ایک حرف گرا ایسی ایسی غلطیون سے خدا محفوظ رکھے سب بھائی مسلمانون اور دیندارونکو فقط

تیرھوین فصل رموزات وقف کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ عرب کی زبان مین یہ دستور ہی کہ جب ایک جملہ تمام ہوتا تھی ہان ذرا ٹھہر جاتے ہین کہ جسکو وقف کہتے ہین اگرچہ ہر ایک آیت ایک کلام تمام ہے اسپر وقف ہے مگر آیت کبھی ایسی ہوتی ہی کہ اسمین دو یا کئی جملے ایسے ہوتے ہین کہ جسپر وقف کرنا ضرور ہی پھر اگلے آیات اور اُنکے درمیانی جملون پر جسطرح اعراب کی حاجت نہ تھی رموزات و اشارات وقفون کے بھی مقرر کرنے کی حاجت نہ تھی وہ اپنے سلیقہ زبان دانی سے صحیح پڑھتے تھے ہر ایک جملون کے معانی پر لحاظ کر کے وقف کرتے تھے لیکن جب قرآن شریف ہر ہر شہر اور ہر ہر مقام مین پہونچا اور ہر زبان یعنی فارسی اور اردو وغیرہ زبان کے لوگون سے عربی زبان والون کا اختلاط ہوا تب ضرور ہوا کہ غلطی سے بچنے کے لیے وقف کی کوئی علامت مقرر کیجاوے کیونکہ اگر وقف کے مقام پر وقف نہ کیا جائے اور دو جملون کو ملا دیا جاوے تو کلام کے معنی

Marfat.com

سمجھنے مین فرق آجاوے مثلاً کوئی وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا
مین قَوْلُهُمْ پر وقف نہ کر کے اِنَّ الْعِزَّةَ سے ملادیوے تو دیکھو اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا
کُفّار کا مقولہ ہو جاتا ہے جس کے یہ معنی سمجھے جاتے ہین عزت سب خدا کے لیے ہے اس سے غم نہ کر
اور وقف کرنے سے یہ معنی سمجھے جاتے ہین کہ کُفّار کی بات سے غم نہ کر عزت سب خدا کے لیے ہی
اور یہان یہی مراد ہے ایسے ایسے مقام اکثر ہین اس سے بچنا چاہیے چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا
انشاء اللہ تعالیٰ جاننا چاہیے کہ وقف وصل کبھی جو حرام ہوتا ہے وہ یہی صورت ہی
ورنہ وقف وصل نہ حرام ہے نہ واجب کیونکہ دونون معنی نہین بتاتے کہ ان کے
ہونے اور نہ ہونے سے معنی مین خلل پڑے گا اور گنہگار ہوگا اتنا ہی ہے کہ وقف
اور وصل دونون سے قرآن شریف کے لفظ مین خوبی اور زینت پائی جاتی ہے
اور یہ دونون کلام کے تمام اور ناتمام ہونے پر ہوشیار کردیتے ہین اسی لحاظ پر تفسیر
اتقان مین ایسے وقفون کو اور ان کے رمزون کو جو سجاوندی نے نکالا ہے بدعت کرکے
لکھا ہے لیکن یہ بدعت بدعت حسنہ ہے مانند حرکات وسکنات وغیرہ کے مگر از روے
حدیث شریف کے سنت ہی ہر آیت کو جدا جدا کر کے پڑھنا چنانچہ اُسکی اصل آیندہ انشاء اللہ
تعالیٰ معلوم ہوگی اور وقف اور شروع کرنے مین بعد کے لفظ سے بعضے قاری صرف
معنی کا لحاظ رکھتے ہین جیسا کہ امام نافع مدنی اس کے قائل ہین اور بعضے سانس ٹوٹنے کا
جیسا کہ امام ابن کثیر مکی وامام حمزہ کوفی اسکے قائل ہین مگر سواے چند مقامون کے اور بعضے
کلام کے پورا ہونے کا جیسا کہ امام عاصم کوفی اور امام کسائی کوفی اسکے قائل ہین اور
بعضے جہان آیت تمام ہوتی ہے وہان وقف کرتے ہین جیسا کہ امام ابوعمرو بصری اسکے
قائل ہین اور اسی کو وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے ہین کیونکہ آپ ہر آیت

Marfat.com

قصداً وقف کرتے تھے اور قراؤن نے کیفیت وقف مین بھی اختلاف کیا ہو اُن مین سے نو صورتین جو نہایت معتبر ہین بیان کیجاتی ہین وہ یہ ہین رَوم اشمام الکان ابدال ادغام اثبات الحاق نقل حذف اسکا اختلاصہ کسیقدر چودھوین فصل مین خدا چاہے تو معلوم ہوگا اب معلوم کرو کہ وقف کے معنی لغت مین منع کرنے اور باز رکھنے کے ہین اور مجودین کی اصطلاح مین جدا کرنا اور موقوف کرنا آواز کا ایک لفظ پر اتنی دیر تک کہ جسمین سانس قرار پکڑے اور متقدمین کہتے ہین کہ وقف اور قطع اور سکتہ کا ایک ہی حکم ہی مگر متاخرین کہتے ہین کہ تینون حکم علیحدہ ہین مثلاً وقف ٹھہر جانے کو اور سانس کے توڑ دینے کو بالکل اور بغیر پڑھے ہوے اعوذ باللہ کے بعد کے لفظ سے شروع کرنے کو کہتے ہین اور قطع جدا کرنے کو اور سانس توڑنے کو بالکل اس طور پر کہ پھر جب شروع کرین بعد کے لفظ سے پھر اعوذ باللہ پڑھنا ضرور ہو مثلاً پڑھکر چپ ہو رہے چند لحظہ یا کسی سے بات کرے کچھ اور ارادہ اُسوقت پڑھنے کا نہ رہے اور سکتہ کہتے ہین تھوڑا سا ٹھہر جانے کو بغیر سانس توڑے ہوے کے اب خلاصہ سب کا سُنو وقف چار قسم پر ہے پہلی قسم وقف تام دوسری قسم وقف کافی تیسری قسم وقف حسن چوتھی قسم وقف قبیح وقف تام اُسکو کہتے ہین کہ کلام تمام ہو اور چپ رہے اور اس کلام سے مطلب پورا سمجھا جاوے دوسرے کلام کی حاجت نہ ہو ایسی جگہ پر وقف کرنیمین نہ معنی کی راہ سے کچھ علاقہ ہو نہ لفظ کی راہ سے مانند ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کے جو سورہ بقرہ کے اول رکوع مین ہی اس لفظ کو بعد کے لفظ سے جو اِنَّ الَّذِیْنَ ہی کچھ علاقہ نہین کیونکہ مُفْلِحُوْنَ تک مومنون کی صفت تمام ہوئی دوسرا جملہ جو اِنَّ الَّذِیْنَ ہی کافرون کی صفت شروع ہوئی پس یہ وقف تام ہی اور وقف کافی کہتے ہین اُسکو کہ معنی کی راہ سے تعلق ہو اور لفظ کی راہ سے نہو مانند یکذبون کے جو سورہ بقرہ کی دوسرے رکوع مین ہے اُسکے بعد کے لفظ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ سے معنی کی راہ سے تعلق ہی اور لفظ

کی راہ سے نہین کیونکہ یکذبون کے لفظ پر منافقون کا حال کا قصہ ظاہر مین تمام ہوا لیکن حقیقت
مین ایک تعلق باقی ہی اسواسطے کہ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مین بھی دوسرا قصہ منافقون کا بیان ہوئی
سوان دونون صورت مین وقف کرنا چاہئیے اور شروع کرنا چاہیئے اس کے بعد کے لفظ سے بغیر
دُہرائے اوپر کے لفظ سے یہ حکم وقف تام اور وقف کافی کا ہے اور وقف حسن یہ ہی کہ معنی کی
راہ سے علاقہ ہوا اور لفظ کی راہ سے بھی ہو تو ایسے مقام پر وقف کرنا نہ چاہیئے مگر آیتون کے سرے
جائز ہی مانند یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ کے لفظ کو اُسکے مابعد مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۰ سے معنی اور
لفظ دونون کی راہ سے تعلق ہی چونکہ یہان آیت کا سرا ہے اسواسطے اُسپر وقف کرنا اور اُسکے
مابعد شروع کرنا سنت ہے بلاقید کے اس دلیل سے کہ روایت کیا ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب قراءت کرتے تب جدا کرتے تھے آیت آیت
اسطور سے کہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ پھر وقف کرتے پھر پڑھتے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰
اسی طرح ہر ایک آیت پر ٹھہرتے تھے اور یہ حدیث وقفون کے باب مین اصل ہی اور وقف قبیح اُسکو
کہتے ہین جو کہ وقف حسن کے اُلٹا وقف ہو مانند اَلْحَمْدُ کر یا مٰلِكِ کے اوپر وقف کرے سو یہ بہت برا ہی
مگر قاریون نے اختیار دیا ہی کہ ایسے مقام پر بھی وقف کرے سو کب جب حالت بیقراری اور کھانسی اور
دم بھر جانے کے سبب سے ہو ورنہ نہین اور جب ایسے مقام پر ٹھہرے تو پھر اسطرح پر دھرالیوی جسطرح الحمد مین وقف
کیا تو دُہراوے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسیطرح جہان بسبب دم بھر جانے وغیرہ کے وقف ہو جاوے تو
وہان دہرالیوے یہ دہرانا واجب ہی نزدیک قرائ کے اور جو عادت کرلی ہی بعض بعضون نے ایسے مقام کہ آیت
موجود ہی اُسپر ٹھہرکر سامنے کے لفظ پر ٹھہرتے ہین اور لوگونکو مشق کراتے ہین جیسا کہ سُوْرَهٔ وَالتِّيْنِ کے اس لفظ پر اَسْفَلَ
سَافِلِيْنَ اِلَّا اور جہان آیت نہین ہے مانند لَنَفِدَ الْبَحْرُ کے پھر دُہراکر پڑھتے ہین اور پڑھواتے ہین اسیطرح پر اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۰
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ اسطرح کا پڑھنا اکثرون سے اس عاجز نے اپنی کان سے سنا ہی پر

درست نہین ہی سوا یے اختیاری وغیرہ کے اور جو سات مقام پر سکتہ کرتے ہین سورۂ فاتحہ مین
بخوف نام ہو جانے شیطان کے یہ بھی بے سندی بات ہی اسکی کچھ اصل نہین ہی اور جو کوئی واسطے اسکے
سند لایا ہی اس حدیث کو عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الفاتحۃ
سبعا من السماء الشیاطین پس یہ حدیث بقول ملا علی قاری اور ملا جلال الدین سیوطی
رحمہما اللہ کے وضعی ہی جسکا دل چاہے وسیلۃ القاری کے صفحہ باسٹھ کے حاشیے سے لیکر صفحہ چوسٹھ
تک دیکھ لے طول کے ساتھ بحث لکھی ہوئی ہے وہ سات مقام یہ ہین دُالٓ ہزبٗ کیوٗ کنعٗ کنسٗ تعالٓی
بعلٓی مگر ایسا بھی نہ چاہیے کہ ایک کلمہ کا حق دوسرے کلمہ کو دیدیوے بلکہ لفظ لفظ کو جدا جدا کھولکر
پڑھے جہان کہین ہو ورنہ بعض بعض مقام مین ملجانے سے خوف کفر کا ہے فقط منحصر سورہ
فاتحہ کے ان مقامون پر نہین ہے اور فرمایا صاحب شرح منیہ نے اگر اِیَّاکَ اور وَاِیَّاکَ کی کاف کو
دوسرے کلمہ سے ملاوے تو نماز جاتی رہیگی لازم ہی کہ ایسی غلطیون سے بچکر ترتیل کے ساتھ لفظ لفظ
جملہ جملہ جدا کرکے مثل لڑی تسبیح کے پڑھنے مین معلوم کراوے جیسا دانے پڑھتے وقت الگ الگ ہوتے
ہین کھینچے سے پھر لڑی سیدھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اسی صفت کے ساتھ قرآن شریف کے الفاظون
کو بھی پڑھنا لازم ہی جہان وقف ہو وہان وقف کرے جہان وصل ہو وہان وصل کرے کیونکہ تمام
قرآن شریف مسلسل ہی اور اللہ تعالی نے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو فرمایا ہے یعنی کھول کھول کر
صاف صاف کر حرف حرف لفظ لفظ جملہ جملہ جہان وقف وہان وقف جہان وصل وہان وصل اور معلوم ہو
کہ جو بعضے مصحفون مین لکھا ہی وقف منزل سو اُسکی وجہ ظاہر نہین ہی مگر سجاوندی نے جو وقفون کے
مراتب ترتیب دیے ہین وقف لازم اور وقف مطلق اور وقف جائز اور وقف مجوز اور وقف
مرخص سے سو یہ داخل اور شامل ہین اوپر کے وقفون کے تینون قسمون مذکورہ مین سوا وقف قبیح
کے اب ہم ایک دائرہ لکھتے ہین کہ اُسمین رموز وقفون کے اور حکم سبھون کے جدا جدا معلوم ہونگے وہ دائرہ یہ ہی

Marfat.com

دائرہ

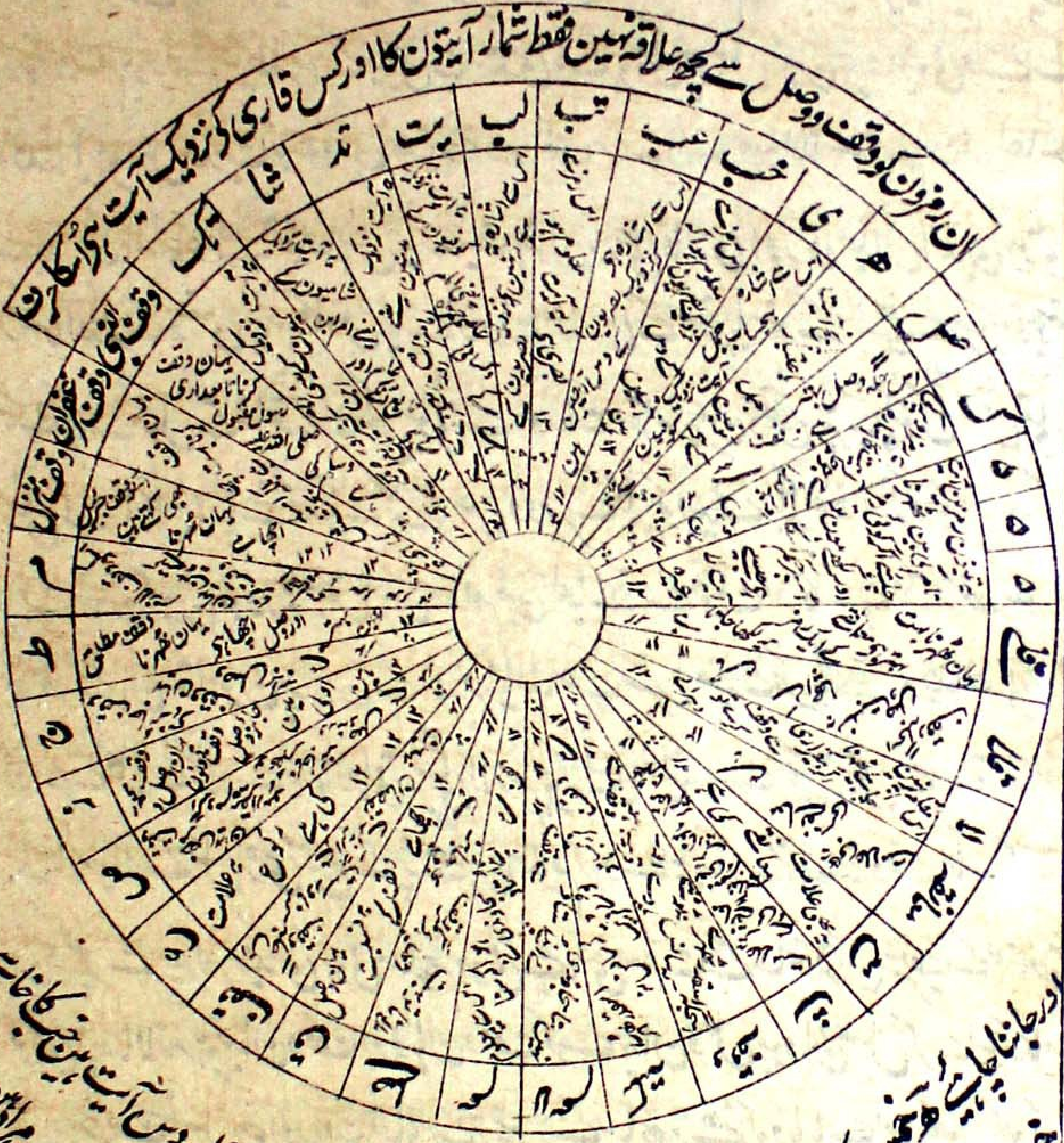

اور جاننا چاہیے کہ ہ خمسہ کا آخر حرف ہے اس سے مراد پانچ آیت ہین ی اس سے مراد بحساب جمل دس آیت ہین جن کا نام

خمسہ یعنی پانچ آیت ا بصریین مراد ہین عب کا عین سے عشرہ با سے بصریین مراد ہین تب کا تا سے آیت ا ب سے بصریین مراد ہین

لب کا لام سے نہیں با سے بصریین یت کا یا سے کوفیین تا سے آیت مراد ہین تد کا تا سے آیت دال سے نہیں مراد ہین

شا کا شین سے شامیین الف سے آیت مراد ہین تک کا تا سے آیت کاف سے مکیین مراد ہین

جاننا چاہیئے کہ رموزات وقف کے جو اس دائرہ مین لکھے گئے ہین اُن مین سے موافق سجاوندی اور مدلل کے چھ قدیم ہین جیسے م ط ج ز ص لا اور بعد ان کے سات رموز وقف جدید ظاہر ہوے اور وہ یہ ہین ق قف قلے وقفہ صل صلے

لش تو مجموع رموز وقف بلالحاظ قدیم وجدید تیرہ ہوے ان کے سوا اور جو رموز فرقان حمید مین پائے جاتے ہین وہ بذات خاص یعنی بغیر ضم ہونے کسی رمز مذکورۃ الصدر کے وقف و وصل مین دخل نہین رکھتے اور صاحب سجاوندی نے اپنے اُستاد سے یہان وقف سنا ہے یا نہین یا معانقہ یا سکتہ ہے یا نزدیک قرا بصری وکوفی وشامی ومکی ومدنی کے آیات ہین یا نہین یا مانند قلے کے کہ مخفف وقف اولیٰ کا ہے یعنی وقف کرنا بہتر ہے یہ رمز معانقے کے دو وقفون سے ایک وقف پر ہوتا ہے پس جس جگہ پر یہ رمز لکھا ہو اُس جگہ وقف کرنا بہتر ہے مثلاً لَا رَیۡبَ ج صلے فِیۡهِ ج صلے اس جگہ لاریب پر وقف کرنے سے فیہ پر وقف کرنا بہتر ہے یا مانند سم یا لاسم یا سکتہ یا مع یا معانقہ یا تین نقطے ∴ یا ہ یا ی یا عب یا ضب یا تب یا یت یا قد یا نشا یا تك جیسے ان سب کے احکام دائرہ مین مندرج ہین جو چاہے دیکھ سکتا ہے جاننا چاہیئے کہ ابو جعفر بن طیفون بن السجاوندی قدس روحہ نے وقفون کو وضع کیا پانچ مراتب پر اور ہر ایک مرتبہ وقف تام ظاہر دلیل سے وہ یہ ہے اول مرتبہ وقف لازم جسکا رمز م ہے دوسرا مرتبہ وقف مطلق علامت اسکی ط ہے تیسرا مرتبہ وقف جائز علامت اسکی ج ہے چوتھا وقف المجوز علامت اسکی ز ہے پانچوان مرتبہ وقف المرخص علامت ص ہے ان پانچون سے ہر ایک کا وقف تام ہونا اسلیے ہے کہ ہر ایک سے فائدہ معنی کا تمام حاصل ہوتا ہے اور جدا ہوتا ہے نفس بھی اب خلاصہ سب موز کے جُدا جُدا لکھتا ہون دیکھو اور سنو اور یاد رکھو وقف تام کی یہ تین علامتین ہین ہ ہ ہ جس جگہ ان تین رمزون سے کوئی ہو وہان ٹھہر جانا چاہیئے

اگر اُنپر کوئی دوسرا رمز ہو تو ان آیتون کو اُسکے تابع جانین اور اُس رمز کے موافق عمل کرین مثلاً
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ اس آیت پر جمیع قرا متفق الرائے ہین
یہان ضرور وقف چاہیے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ یہ آیت بصری و شامی مدنی ہے کوفی نہین
اس پر رمز لا ہے بس لا پر عمل کرنا چاہیے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ ج یہ آیت نزدیک کل قرا کے ثابت
ہی اور اسپر رمز ہے ج بس بلحاظ ج کے کہ علامت وقف جائز ہے وصل و وقف اس جگہ
برابر ہے چاہے ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے رمز م اُس جگہ ہوتا ہے جہان وصل سے معنی باطل
ہونے کا احتمال ہوتا ہی مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ یہان اگر وصل کرین تو یہ معنی ہونگے
کہ نہین ہین وہ مومن مخادع بخدا یعنی مومن ہین اور مخادع نہین یہ سراسر باطل ہین کیونکہ
غرض یہ ہے کہ وہ مومن نہین بلکہ فریب کرتے ہین اللہ سے یہ رمز روایات صحیحہ سے موافق
سجاوندی ۔ مدلل ۔ منہاج النشر اور خلاصۃ الوقف کے قرآن مجید مین بیاسی جگہ واقع ہوئے ہین
رمز ط اُس جگہ پر ہوتا ہے جہان بہ سبب نہ پائے جانے سبب اتصال کے ابتدا مابعد موقوف
علیہ سے مستحسن ہو اور ترک وقف سے معنی بھی باطل ہون مثلاً مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
جملۂ اول سے ذکر صفات باری تعالیٰ عزاسمہ ہی اور اس آیت پر ختم ہو چکا اب جملۂ ثانی سے
سوال خاص بندے کا شروع ہوا اسلیے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کرنا بہتر ہے اور اِيَّاكَ سے
شروع کرنا مستحسن ہی رمز ج یہ اُس جگہ ہوتا ہی جہان وقف و وصل دونون برابر ہون ایک
راجح دوسرا مرجوح نہ ہو مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ واو عطف وصل کو چاہتا ہے
اور تقدیم مقتضی قطع ہی اور دونون وجہین درجے مین برابر ہین ایک غالب اور دوسری مغلوب
نہین اور جو اکثر کتابون مین وقف اولیٰ لکھا ہے سجاوندی مین یہ نہین پایا گیا رمز ز
اُس جگہ ہوتا ہے جہان وصل و وقف دونون کی وجہ موجود ہو لیکن وقف کی وجہ ضعیف اور وصل کی

وجہ قوی ہو مثلاً اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ وقوع فا مقتضی
وصل ہی اور نظم فعل بر طریق استیناف وقف کو چاہتا ہی اور رکاکت وجہ ثانی کی ظاہر ہی پھر ضعیف
ہونے مین کیا شک ہی رمز ص اُس مقام پر ہوتا ہے جہان دو کلام تام اس طرح کے واقع
ہون کہ کلام ثانی اول سے بسبب کسی علاقے کے مستغنی نہو تو ما بین اُنکے یہ رمز واقع ہوگا مثلاً وَالسَّمَآءَ
بِنَآءً ص وَّ اَنْزَلَ کلام آخر کلام اول سے مستغنی نہین اسلیئے کہ اَنْزَلَ کا فاعل جو ضمیر مستتر ہے
اپنے قبل کی طرف راجع ہی اس جگہ وصل اولی ہے اور چونکہ ہر واحد افادہ معنی مین فی نفسہ کلام
تام ہی بدین نظر حالت اضطراری مین اعادہ ماقبل کی کچھ ضرورت نہین رمز وقف اُس جگہ
ہوتا ہے جس جگہ وقف کرنا درست ہی اور وصل مین کچھ نقصان نہین مثلاً لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا
اللّٰہَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا مگر اِلَّا اللّٰہَ پر وقف کرین تو درست ہی نکرین تو بھی کچھ نقصان
نہین اسواسطے کہ جملہ ثانیہ کا عطف جملہ اولی پر ہو جائیگا بہ تقدیر عبارت وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ
اِحْسَانًا کے رمز ق اُس جگہ ہوتا ہی جہان وصل وقف سے بہت اچھا ہو مثلاً ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ
لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰی نزدیک اکثر علما کے اس جگہ وصل ہی اور بعض کے
نزدیک وقف اسلیئے وقف سے وصل بہتر ہی رمز صلے اُس جگہ ہوتا ہی جہان وصل بہتر ہی گو وقف بھی تجویز ہو مثلاً کُلُّ
مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ صلے وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ اُس جگہ وقف سے ذات باری تعالی کی بقا مین تجدد وحدوث
کا گمان ہوگا اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے تجدد وحدوث پر بخلاف وصل کے کہ اس حالت مین
جملہ اسمیہ معطوف ہوگا اور جملہ اسمیہ دلالت کرتا ہی استمرار دوام پر رمز صلے کا حکم رکھتا ہے رمز وقفہ
اُس جگہ ہوتا ہی کہ دم لینے سے دیر کم ہو اور سانس نہ ٹوٹے اور وقف سے بہت قریب جاوے سکوت وقف طویل
بھی کہتے ہین مثلاً وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا اور اکثر مصاحف مین اُس محل مین سکتہ
بھی لکھا ہی رمز لا اُس مقام پر ہوتا ہے جہان ملا کر پڑھنا بہتر ہی اور ٹھہرنا بہت برا ہی اگر بیقراری سے سانس

ٹوٹ جاوے تو پھر اول سے ملا کر پڑھین مثلاً اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى لَتَشْهَدُوْنَ پر ہرگز وقف نہ چاہیے بلکہ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ سے ملا کر پڑھنا چاہیئے اسی طرح مبتدا پر بدون خبر کے شرط پر بدون جزا کے موصوف پر بدون صفت کے موصول پر بدون صلہ کے مستثنیٰ منہ پر بدون مستثنیٰ کے مبدل منہ پر بدون بدل کے وعلیٰ ہذا القیاس جس جگہ وقف سے معنی مین نقصان ہو جیسے مَا وَ لَاءِ نَافِیَة پر بدون کلمۂ مدخول علیہا کے ایسے مقامات پر وقف بہت بُرا ہے بلکہ اکثر جگہ حد کفر کو پہونچا دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لفظ العالمین کو الرحمن سے اور لفظ الرحیم کو مالک سے ملا کر پڑھنا اولیٰ ہی کیونکہ دونون الفاظ اللہ کی صفت مین نازل ہوے ہین اور ایک صفت کو دوسری سے کچھ تعلق نہین ہی اسلیے رمزہ لا لکھا ہی نہ فقط لا یعنی اس جگہ وقف بھی درست ہی مگر قرا کے نزدیک افضل یہی ہی کہ وقف نہ کرے لیکن فقہا و محدثین نے یہان ٹھہرنا جائز رکھا ہی اور جس جگہ کوئی علامت علامات مذکورۃ الصدر سے نہین اور جس جگہ صرف لا لکھا ہوا ہی اُن دونون جگھون کا حکم ایک ہے کچھ فرق نہین لیکن لا کے لکھنے مین ایک تاکید پائی جاتی ہے کہ اس جگہ وقف نہین دوسری جگہ ٹھہرنا چاہیے رمز قلا اُس جگہ ہوتا ہی جس جگہ مین وصل سے وقف اولیٰ ہو یہ رمز کمیاب ہے اکثر مصاحف مین نہین دیکھا اس لیے اسکی مثال بھی قلم انداز ہوئی رمز مع ومعانقہ اور تین نقطے باین شکل ∴ تینون معانقے کی علامتین ہین معانقہ باب مفاعلہ کا مصدر ہی اور اُسکو مرافقہ بھی کہتے ہین لغوی معنی معانقے کے بغلگیر ہونا اور اصطلاحی معنی دو وقف ہم پہلو ایک دوسرے کے اسطور پر واقع ہون کہ ایک پر وقف کرین اور دوسرے کو ملا دین تو معنی مین کسی طرح کا خلل نہ آوے یہ رمز دو جگھ لکھی جاتی ہی اسکے پڑھنے کا طریقہ یہ ہی کہ ایک جگھ ٹھہرین اور دوسری جگہ نہ ٹھہرین دونون

جگہ وقف بھی نہ چاہیئے دونون جگہ وصل بھی نہ چاہیئے مؤلف نے اکثر حفاظ کو دیکھا ہے کہ بسبب عدم وقوف کے مقدم او رموخر کرڈالتے ہین اس لیئے یہ عاجز علماے دین اور قرار محققین کی راے کے موافق بیان کردیتا ہی اور ایسے جمیع مقامات کو لکھدیتا ہی جس سے سب ظاہر ہوجاوے کہ کہان وقف اولی ہی اب جاننا چاہیئے کہ معانقہ سارے قرآن مین عند المتقدمین سولہ جگہ اور عند المتاخرین اٹھارہ جگہ آیا ہی پیشتر متقدمین کے نزدیک جو ہی اسکا بیان ہوتا ہی اول سورۃ البقرہ کے چوبیسوین رکوع مین اِلَی التَّهْلُكَةِ ج وَاَحْسِنُوا ج اَحْسِنُوا پر وقف اولی ہی دوم آل عمران کے سترھوین رکوع کے اخیر اور اٹھارھوین رکوع کے شروع مین لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ پر الْقَرْحُ ط سے اولی ہی سوم سورۂ مائدہ کے چھٹے رکوع مین وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ج پر وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ج سے اولی ہی چہارم سورۂ اعراف کی گیارھوین رکوع مین جَنْبِیْ صلے سے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ج پر اولی ہے پنجم سورۂ توبہ کے تیرھوین رکوع مین مُنٰفِقُوْنَ ط پر وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قف سے اولی ہے ششم سورۂ ابراہیم کے دوسرے رکوع مین وَعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ط سے وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ط پر اولی ہی ہفتم سورۂ فرقان کے تیسرے رکوع مین جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج پر كَذٰلِكَ ج سے اولی ہے ہشتم اسی سورہ کے پانچوین رکوع مین بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ج سے عَلَی الْعَرْشِ ج پر اولی ہے نہم سورۂ شعرا کے گیارھوین رکوع مین مُنْذِرُوْنَ لا سے ذِكْرٰی قف پر اولی ہی دہم سورۂ احزاب کے دوسرے رکوع مین عَوْرَةٌ ط سے وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ج پر اولی ہی یازدہم سورہ زخرف کے شروع حٰمٓ ج پر الْمُبِیْنِ لا سے اولی ہی دوازدہم سورۂ دخان کے شروع مین حٰمٓ ج پر الْمُبِیْنِ لا سے اولی ہے سیزدہم سورۂ محمد کے پہلے رکوع مین اَوْزَارَهَا قف سے ذٰلِكَ ط پر اولی ہی چہاردہم سورۂ طلاق کے دوسرے رکوع مین اَلْبَابِ صلے سے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج پر اولی ہی پانزدہم سورۂ نون کے دوسرے رکوع مین زَعِیْمٌ ج سے اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج پر اولی ہی شانزدہم سورہ

مدثر کے دوسرے رکوع میں اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ؕ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ پر اولی ہے اور متاخرین
کے نزدیک ان اٹھارہ مقامات مندرجہ ذیل میں معانقہ ہے اول سورہ بقر کے شروع
میں لَا رَيْبَ ۛ سے فِيْهِ ۛ پر اولی ہے دوم اسی سورہ کے گیارھویں رکوع میں عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ
پر وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ سے اولی ہے سوم اسی سورہ کے اٹھارھویں رکوع میں
تُنْفِقُوْنَ ۝ؕ سے تَعْلَمُوْنَ ۝ؕ پر اولی ہے چہارم سورہ آل عمران کے تیسرے رکوع میں
مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ صلے سے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛ پر اولی ہے پنجم سورہ مائدہ کے پانچویں
رکوع میں مِنَ اللّٰهِ مُبِيْنٌ ۝ؕ سے مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ پر اولی ہے ششم سورہ اعراف کے
اکیسویں رکوع میں لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ سے كَذٰلِكَ ۛ پر اولی ہے ہفتم اسی سورہ کے بائیسویں
رکوع میں قَالُوْا بَلٰى ۛ سے شَهِدْنَا ۛ پر اولی ہے ہشتم اسی سورہ کے تیئیسویں رکوع میں
مِنَ الْخَيْرِ ۛ سے وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛ پر اولی ہے نہم سورہ یونس کے دسویں رکوع میں
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ پر كَذٰلِكَ ۛ سے اولی ہے دہم سورہ ہود کے چوتھے رکوع میں مِنْ قَبْلِ هٰذَا
سے فَاصْبِرْ ۛ پر اولی ہے یازدہم سورہ فرقان کے پہلے رکوع میں قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ سے
ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۛ پر اولی ہے دوازدہم سورہ قصص کے چوتھے رکوع میں فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا ۛ پر بِاٰيٰتِنَا ۛ سے اولی ہے سیزدہم سورہ احزاب کے آٹھویں رکوع میں اِلَّا قَلِيْلًا ۛ سے
مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ پر اولی ہے چہاردہم سورہ مومن کے آٹھویں رکوع میں اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ؕ سے
رُسُلَنَا قف پر اولی ہے پانزدہم سورہ دخان کے تیسرے رکوع میں طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۛ
سے كَالْمُهْلِ ۛ پر اولی ہے شانزدہم سورہ فتح کے چوتھے رکوع میں ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ ۛ سے وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ پر اولی ہے ہفدہم سورہ انشقاق میں اَنْ
لَّنْ يَّحُوْرَ ۛ سے بَلٰى ۛ پر اولی ہے ہیجدہم سورۃ القدر میں مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ سے سَلٰمٌ قف

Marfat.com

پر اولی ہے مگر اسمین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اَمرِ ج پر وقف کرنا بہتر ہی اور بعض
کہتے ہین کہ بِاِذنِ رَبِّھِمْ ج پر اولی ہے اور بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سَلٰمٌ ج پر اولی ہے مگر رموز القرآن مین لکھا ہے کہ سورۂ انشقاق مین اَن لَّن یَّحُوْرَ بلٰی ج
سے اور سورۃ القدر مین اَمرٍ ج پر سَلٰمٌ وقف سے بہتر ہے اب قاریون کو اختیار ہی جہان
چاہے ٹھہرین فقط جاننا چاہیئے کہ بروایت حفص امام عاصم رحمہ اللہ کے نزدیک
تمام قرآن شریف مین سکتات معنوی چار مقام پر ہین اول سورۂ کہف کے
شروع مین عِوَجًا سکتہ دوم سورۂ یٰس کے چوتھے رکوع مین مِن مَّرقَدِنَا سکتہ
سوم سورۂ قیمہ کے پہلے رکوع مین وَقِیلَ مَن سکتہ رَاقٍ چہارم سورۂ مطففین مین
کَلَّا بَل سکتہ رَانَ اور جاننا چاہیئے کہ وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قول صحیح سے
گیارہ مقام پر ہے اول سورۂ بقرہ کے اٹھارھوین رکوع مین فَاستَبِقُوا الخَیرٰتِ ط دوم
اسی سورہ کے پچیسوین رکوع مین مِن خَیرٍ یَّعلَمهُ اللهُ ط سوم سورہ آل عمران کے پہلے
رکوع مین وَابتِغَاءَ تَاوِیلِهٖ ط چہارم سورۂ مائدہ کے پانچوین رکوع مین مِن اَجلِ ذٰلِكَ ج
پنجم اسی سورۃ کے ساتوین رکوع مین فَاستَبِقُوا الخَیرٰتِ ط ششم اسی سورۃ کے آخر رکوع
مین مَا لَیسَ لِی بِحَقٍّ ط ہفتم سورۂ یونس کے پہلے رکوع مین قَدَمَ صِدقٍ عِندَ رَبِّهِم ط
ہشتم اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین اَحَقٌّ هُوَ ط نہم سورہ رعد کے دوسرے رکوع مین
لِرَبِّهِمُ الحُسنٰی دہم سورہ قدر مین مِن اَلفِ شَهرٍ ط یازدہم سورۂ نصر مین وَاستَغفِرهُ ط ان
گیارہ مقامون پر اکثر قرا کا اتفاق ہے اور جو بعض کے نزدیک ہین اُنکو عاجز نے
چھوڑ دیا اور وقف غفران مطابق حدیث شریف کے تمام قرآن مین دس جگہ ہین
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَن وَقَفَ عَلٰی عَشَرَةِ المَوَاضِعِ فِی القُرانِ ضَمِنتُ لَهٗ

بِالْجَنَّةِ یعنی جس نے وقف کیا دس مقام پر قرآن مین ضامن ہوا مین واسطے اُسکے ساتھ جنت کے اور وہ یہ ہین اوّل سورہ مائدہ کے آٹھوین رکوع مین وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ م دوم سورہ انعام کے تیسرے رکوع مین اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ سوم سورہ سجدہ کے دوسرے رکوع مین کَانَ فَاسِقًا ط چہارم اسی رکوع مین لَا یَسْتَوٗنَ ۝ پنجم سورہ یٰسٓ کے پہلے رکوع مین وَاَنْذَرْتَھُمْ ط ششم اسی سورۃ کے دوسرے رکوع مین عَلَی الْعِبَادِ ج ہفتم اسی سورۃ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا م ہشتم بھی اسی رکوع مین وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ط نہم اسی سورۃ کے اخیر رکوع مین عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ ط دہم سورہ ملک کے دوسرے رکوع مین وَیَقْبِضْنَ ط م بر۔ اور جاننا چاہیئے کہ جو حدیث اوپر لکھی گئی ہی اوسکی سند کتب احادیث سے نہین پائی جاتی بعض بعض رسالون مین ہے اس لیئے عاجز نے اُسکو لکھدیا بہر حال اگرچہ صحت مین حدیث کے گفتگو ہے مگر ایسے مقامون مین ٹھہرنا فائدے سے خالی نہین اور جاننا چاہیے کہ تمام قرآن مین وقف منزل مطابق قول معتبر کے چھ مقام پر ہے اور ایک روایت مین نو اور ایک روایت مین چودہ مقام پر ہے پہلے مطابق قول معتبر کے چھ مقام یہ ہین اوّل سورہ بقرہ کے چودھوین رکوع مین مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ج دوم سترھوین رکوع مین لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ج سوم اٹھائیسوین رکوع مین وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ چہارم سورہ حج کے چھٹے رکوع مین صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اگرچہ اس جگہ ظاہر مین کوئی وقف نہین مگر وقف منزل کے اعتبار سے ٹھہرنا بھی اچھا ہے پنجم سورہ یٰسٓ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا ششم سورہ مومن کے پہلے رکوع مین اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اور بعض کے نزدیک نو جگہ ہین چھ کا تو بیان ہو چکا ہفتم سورہ مائدہ کے آٹھوین رکوع مین وَالنَّصٰرٰٓی

أَوْلِيَاءَ م ہشتم سورہ انعام کے تیسرے رکوع مین إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ط نہم سورہ اعراف کے اُنیسوین رکوع مین أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ج اور جو چودہ مقام ہین اُن مین سے نو مقام ہو چکے اور پانچ مقام درج ذیل ہوتے ہین دہم سورہ آل عمران کے پہلے رکوع مین تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ م یازدہم سورہ انعام کے پندرھوین رکوع مین رُسُلُ اللَّهِ ط دوازدہم سورہ اعراف کے تیئسوین رکوع مین لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ م سیزدہم سورہ ملک کے دوسرے رکوع مین وَيَقْبِضْنَ ط چہاردہم قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اور انکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہین اسلیئے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین قرآن شریف کو پڑھا تھا ان مقامون مین وقف کیا تھا بدون اسکے کہ وحی منقطع ہو پس ایسی جگہ وقف اچھا اور موجب حسنات ہے واللہ اعلم بالصواب

چودھوین فصل روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال وقف مین سے ہین اور وہ اس طرح سے ہین روم حالت وقف مین ہوتا ہے اور وہ قاریون کے نزدیک اور اُن کی اصطلاح مین تھوڑی سی حرکت دینا حرف موقوف پر اسطرح کہ خود سنے اور جو نزدیک بیٹھا ہو وہ سنے دور کا نہ سنے اور اُس کو اندھا معلوم کرسکتا ہے بہرہ نہیین لیکن حقیقت ادا کی یہ ہے کہ حرکت کے تین حصے کرکے دو حصے چھوڑ کر ایک حصہ ادا کرے اور یہ وقف پیش یا زیر یا دو پیش یا دو زیر دونون حالت مین ہوتا ہے مانند نَسْتَعِينُ ۝ اور يَوْمِ الدِّينِ اور عَلِيمٌ اور خَبِيرٍ وغیرہ کے اور روم اسم فعل مبنی معرب سب مین ہوتا ہے زبر کی حالت مین نہین اور حرف میں بھی نہین ہوتا اس واسطے کہ زیر بولنے مین ایک

Marfat.com

بِالْجَنَّةِ یعنی جس نے وقف کیا دش مقام پر قرآن مین ضامن ہوا مین واسطے اُسکے
ساتھ جنت کے اور وہ یہ ہین اول سورۂ مائدہ کے آٹھوین رکوع مین وَالنَّصٰرٰی
اَوْلِيَآءَ م دوم سورۂ انعام کے تیسرے رکوع مین اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ سوم
سورۂ سجدہ کے دوسرے رکوع مین کَانَ فَاسِقًا ط چہارم اسی رکوع مین لَا یَسْتَوٗنَ ۝
پنجم سورۂ یٰسٓ کے پہلے رکوع مین وَاَنْذَرْتَهُمْ ط ششم اسی سورۃ کے دوسرے رکوع
مین عَلَى الْعِبَادِ ج ہفتم اسی سورۃ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا م ہشتم بھی اسی رکوع مین
وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ط نہم اسی سورۃ کے اخیر رکوع مین عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط دہم سورۂ
ملک کے دوسرے رکوع مین وَیَقْبِضْنَ ط م پر اور جاننا چاہیئے کہ جو حدیث اوپر لکھی گئی ہی
اوسکی سند کتب احادیث سے نہین پائی جاتی بعض بعض رسالون مین ہے اس لیئے
عاجز نے اُسکو لکھدیا بہرحال اگرچہ صحت مین حدیث کے گفتگو ہے مگر ایسے مقامون
مین ٹھہرنا فائدے سے خالی نہین اور جاننا چاہیے کہ تمام قرآن مین وقف منزل مطابق
قول معتبر کے چھ مقام پر ہے اور ایک روایت مین نو اور ایک روایت مین چودہ مقام
پر ہے پہلے مطابق قول معتبر کے چھ مقام یہ ہین اول سورۂ بقرہ کے چودھوین رکوع
مین مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۘ دوم سترھوین رکوع مین لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ج
سوم اٹھائیسوین رکوع مین وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ چہارم سورۂ حج کے چھٹے رکوع
مین صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اگرچہ اس جگہ ظاہر مین کوئی وقف نہین مگر وقف
منزل کے اعتبار سے ٹھہرنا بھی اچھا ہے پنجم سورۂ یٰسٓ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا
ششم سورۂ مومن کے پہلے رکوع مین اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اور بعض کے نزدیک
نو جگہ مین چھ کا تو بیان ہو چکا ہفتم سورۂ مائدہ کے آٹھوین رکوع مین وَالنَّصٰرٰی

اَوْلِيَآءَ م ہشتم سورہ انعام کے تیسرے رکوع مین اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ط نہم سورہ اعراف کے انیسوین رکوع مین اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج اور جو چودہ مقام ہین اُن مین سے نو مقام ہو چکے اور پانچ مقام درج ذیل ہوتے ہین دہم سورہ آل عمران کے پہلے رکوع مین تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م یازدہم سورہ انعام کے پندرھوین رکوع مین رُسُلُ اللّٰهِ ط دوازدہم سورہ اعراف کے تیئسوین رکوع مین لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ م سیزدہم سورہ ملک کے دوسرے رکوع مین وَيَقْبِضْنَ ط چہاردہم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اور انکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہین اسلیئے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین قرآن شریف کو پڑھا تھا ان مقامون مین وقف کیا تھا بدون اسکے کہ وحی منقطع ہو پس ایسی جگہ وقف اچھا اور موجب حسنات ہے واللہ اعلم بالصواب

چودھوین فصل روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال وقف مین سے ہین اور وہ اس طرح سے ہین روم حالت وقف مین ہوتا ہے اور وہ قاریون کے نزدیک اور اُن کی اصطلاح مین تھوڑی سی حرکت دینا حرف موقوف پر اسطرح کہ خود سنے اور جو نزدیک بیٹھا ہو وہ سنے دور کا نہ سنے اور اُس کو اندھا معلوم کر سکتا ہے بہرہ نہین لیکن حقیقت ادا کی یہ ہے کہ حرکت کے تین حصے کرکے دو حصے چھوڑ کر ایک حصہ ادا کرے اور یہ وقف پیش یا زیر یا دو پیش یا دو زیر دونون حالت مین ہوتا ہے مانند نَسْتَعِيْنُ ٥ اور يَوْمِ الدِّيْنِ اور عَلِيْمٌ اور خَبِيْرٍ وغیرہ کے اور روم اسم فعل مبنی معرب سب مین ہوتا ہے زبر کی حالت مین نہین اور حرف بھی نہین ہوتا اس واسطے کہ زبر بولنے مین ایک

ہلکا پن اور جلد بنا رکھتا ہی اور حرف مین اسواسطے نہین کہ حرف کا آخر زیر ہوتا ہے اور
یہ وقف قریب وصل کے ہوتا ہے اشمام قاریون کی اصطلاح مین ملانا دونون لبون کا
پیش پڑھنے کے طور پر ہے اور یہ وقف پیش یا دو پیش کی حالت مین ہوتا ہی اسکو بہرا معلوم
کرسکتا ہی اندھا نہین لیکن ایک حالت مین اندھا بھی معلوم کرسکتا ہی وہ یہ ہی کہ قاری ادا
کرتے وقت اندھے کا ہاتھ پکڑکے دونون لبون کو غنچہ کرکے معلوم کرواوے خدا چاہے تو وہ بخوبی
معلوم کرسکے گا اور قاریون کے نزدیک اشمام کے چار معنے ہین پہلا وہ جو اوپر گذرا دوسرا یہ کہ ایک حرف
کو دوسرے حرف مین داخل کرنا تیسرا یہ کہ ایک حرکت کو ساتھ دوسری حرکت کے داخل کرنا یعنے
قصد کرنا پیش کا ادا کرنا زیر سے چوتھا یہ کہ پوشیدہ کرنا حرکت کا یعنی ایسا ادا کرنا کہ حرکت خوب ظاہر
معلوم نہ ہو مگر اثر اُسکا کچھ باقی رہے ان تینون کو ہر قاری کا کام نہین کہ ادا کرسکے جس طرح
نَسْتَعِيْنُ اور قَدِيْرٌ وغیرہ کے اور یہ وقف قریب وقف کے ہی اسکان اصطلاح مین
قاریون کی یہ ہے کہ گرانا حرکت کا وقف مین آخر کلمے سے سوائے اشمام اور روم کے یعنی
اس حرف کو ساکن پڑھنا خالص جس طرح يَعْلَمُوْنَ ۝ وغیرہ کے یعنی نون کے
زبر کو کچھ نہ پڑھکر خالص ساکن پڑھنا واو یا اور کوئی حرف ماقبل کے ساتھ اور ابدال یہ ہی
کہ آخر کلمے مین اگر دو زبر ہین تو حالت وقف مین الف کے ساتھ بدل کرکے پڑھین گے
جس طرح شَيْئًا کو شَيْئَا اور سوءً کو سوءَا الف کے ساتھ فقط

پندرھوین فصل مقطوع اور موصول کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ تمام قرآن شریف قواعد پر عرب کے لکھا ہوا ہے مگر بعض بعض
جگہ ایک ہی لفظ کو کہین جدا لکھا ہے اور کہین ملا کر اُس کی وجہین بہت ہین ایک وجہ یہ
ہے کہ کلام اللہ سیکھنے پڑھنے کی چیز ہے ممکن نہین ہے کسی بشر کو کہ بغیر سنے اور بے اُستاد

پڑھ سکے جیسا کہ مقدور نہین ہے کسی شخص کو کہ اپنی عقل سے بغیر نقل کے اُسکی تفسیر کرے اسواسطے قرآن شریف بھی ایسی وجہ پر لکھا کہ کسی شخص کو اسوجہ کے ساتھ قرأت کرنا ممکن نہو مگر اُس کے سننے اور اُس کے رسم خط سیکھنے کے بعد اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھنا بغیر سننے اور سیکھے ہوے اُستاد کے خطا ہے اگرچہ وہ صحیح پڑھتا ہو کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے من قال فی القران برائہ فاصاب فقد اخطاء یعنی جو شخص کہ کہے قرآن مین اور اُس مین بات کرے اپنی عقل سے پھر ٹھیک اور درست کہے جو حق معنی ہین سو ہی کہے سو اُس نے خطا کی اب قاریون کو ضرور ہے اُن مقامون کا پہچاننا کہ وقف کرین وقت اضطراری مقطوع پر اُس کے قطع کے مقام مین اور وقف کرے موصول پر جہان موصول تمام ہوا ہے اور جس وقت کہ مضطر نہو اُسوقت اگر ایسے مقام مین مقطوع یا موصول پر وقف کرے اس خیال سے کہ سننے والا خبردار اور ہوشیار ہو جاوے کہ مصحف امام مین یہ کلمہ جدا لکھا ہوا ہے یا موصول یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن شریف اپنے وقت مین لکھوایا تھا اُس مین سے ایک مصحف اپنے واسطے بھی رکھا تھا اُسی مصحف کو مصحف امام کہتے ہین اگر قاری چپکے سے خود پڑھے تو مقطوع اور موصول پر وقف کرنا کچھ احتیاج نہین ہان اگر یہ مطلب ہی کہ یہان وقف کرنے سے ہمین یاد رہیگا تو وقف کرے لیکن پھر دُہر کے ابتدا کرنا واجب ہی جیسا کہ رموزات وقف کے بیان مین گذرا ایسا ہی عرب کے قاریونکا دستور ہے اب سبکا خلاصہ سنو اَنْ مفتوحہ مخففہ لا نہی سے جدا ہے دس مقام مین پہلا سورہ اعراف کے تیرھوین رکوع مین اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ دوسرا بھی اسی سورۃ کے اکیسوین رکوع مین اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ تیسرا سورہ توبہ کے چودھوین رکوع مین

اَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ چوتھا سورہ ہود کے دوسرے رکوع مین وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط پانچوان بھی اسی سورہ کے تیسرے رکوع مین اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ چھٹا سورہ حج کے چوتھے رکوع مین اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا ساتوان سورہ یٰسٓ کے چوتھے رکوع مین اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ آٹھوان سورہ دخان کے پہلے رکوع مین اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی اللّٰہِ نوان سورہ ممتحنہ کے دوسرے رکوع مین اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا دسوان سورہ نون کے پہلے رکوع مین اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّھَا الْیَوْمَ اور سورہ انبیا کے چھٹے رکوع مین جو اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہے اُسمین اختلاف ہے قرار کا لیکن اکثر کے نزدیک مقطوع ہے ان گیارہ مقامون کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور اِنْ مکسورہ مخففہ جو شرطیہ ہے یا موکدہ ہے جدا ہے ایک مقام مین وہ سورہ رعد کے آخر رکوع مین ہے وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ پس اسکے سوا سب موصول ہین اور حرف عَنْ مَا سے جدا ہے ایک مقام مین وہ سورہ اعراف کے بیسوین رکوع مین ہے عَنْ مَّا نُھُوْا عَنْہُ اُس کے سوا سب موصول ہین مانند عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وغیرہ کے اور حرف مِنْ مَّا سے جدا ہے دو جگہ مین پہلے سورہ نساء کے چوتھے رکوع مین فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ دوسرے سورہ روم کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ اور سورہ منافقون کے دوسرے رکوع مین جو وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ ہے اُسمین اختلاف ہے بعضے مصحف مین مقطوع اور بعض مین موصول ہے مگر اکثر مصحفون مین مقطوع لکھا ہوا ہے ان تینون مقام کے سوا سب موصول ہے اور اَمْ مَّنْ سے جدا ہے چار مقام مین پہلے سورہ نساء کے سولھوین رکوع مین اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْھِمْ وَكِیْلًا دوسرا سورہ توبہ کے تیرھوین رکوع مین اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ تیسرا سورہ فصّلت یعنی حٰمٓ سجدہ کے پانچوین رکوع مین اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ

Marfat.com

چوتھا سورہ صافات کے اول رکوع مین اَمْ خَلَقْنَا ان چار مقام کے سوا سب
موصول ہین اور لفظ حَیْثُ مَا سے قطع ہے دو مقام مین وہ سورہ بقرہ کے سترھوین
رکوع اور اٹھارھوین رکوع مین ہی وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ باقی ان دو کے سوا سب موصول
ہین اور اَنْ مفتوحہ مخففہ لَمْ سے جدا ہے دو جگہ مین اول سورہ انعام کے سولھوین
رکوع مین اَنْ لَمْ یَکُنْ رَبُّکَ دوسرا سورہ بلد مین اَنْ لَمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ ان دو مقام کے سوا
سب موصول ہین اور اِنَّ مشددہ مکسورہ قطع ہے مَا موصولہ سے ایک مقام مین وہ
سورہ انعام کے سولھوین رکوع مین ہے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ اس مقام کے سوا سب موصول
ہین اور اَنَّ مشددہ مفتوحہ مَا موصولہ سے جدا ہے دو مقام مین اول سورہ حج کی آٹھوین
رکوع مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَالْبَاطِلُ دوسرا سورہ لقمان کے تیسرے
رکوع مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ اور اختلاف ہے دو مقام مین پہلا سورہ
انفال کے پانچوین رکوع مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ دوسرا سورہ نحل کے تیرھوین
رکوع مین اِنَّمَا عِنْدَاللّٰہِ ھُوَخَیْرٌ لَّکُمْ اکثر مصحفون مین ان دونون کو موصول لکھا
ہے ان چارون کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور لفظ کُلِّ مَا سے جدا ہی ایک مقام
مین وہ سورہ ابراہیم کے پانچوین رکوع مین ہے وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ اور
اختلاف ہے چار مقام مین پہلا سورہ نساء کے بارھوین رکوع مین کُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَی
الْفِتْنَۃِ اُرْکِسُوْا فِیْھَا دوسرا سورہ اعراف کے چوتھے رکوع مین کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّۃٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَھَا تیسرا سورہ مومنون کے تیسرے رکوع مین کُلَّمَا جَآءَ اُمَّۃً رَّسُوْلُھَا چوتھا
سورہ ملک کے پہلے رکوع مین کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْھَا فَوْجٌ یہ چارون مقام اکثر مصحفون مین
موصول ہین ان مقامون مذکور کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور ایسا ہی اختلاف ہی

Marfat.com

لفظ بئس کی جدا ہین مَا سے جو سورۂ بقر کے گیارھوین رکوع مین ہی قُلْ بِئْسَمَا یَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِیْمَانُكُمْ مگر اکثر مصحفون مین موصول لکھا ہی باقی ان کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور علیحدہ گیارہ مقام مین فِیْ مَا موصولہ سے پہلا سورۂ بقرہ کے اکیسوین رکوع مین فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ دوسرا سورۂ مائدہ کے ساتوین رکوع وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ تیسرا سورۂ انعام کے اٹھارھوین رکوع رکوع مین قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ چوتھا بھی اسی سورۃ کے بیسوین رکوع مین دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ پانچوان سورۂ انبیا کے ساتوین رکوع مین فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۰ چھٹا سورۂ نور کے دوسرے رکوع مین فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ساتوان سورۂ شعرا کے آٹھوین رکوع مین فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ آٹھوین سورۂ روم کے چوتھے رکوع مین فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ نوان سورۂ زمر کے اول رکوع مین فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۰ دسوین بھی اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۰ گیارھوین سورۂ واقعہ کے دوسرے رکوع مین فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ان گیارہ مقامون کے سوا سب موصول ہین اور وصل ہی لفظ اَیْنَ مَا سے دو مقام مین ایک سورۂ بقرہ کے چودھوین رکوع مین فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دوسرا سورۂ نحل کے دسوین رکوع مین اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ اور اختلاف اس لفظ کا تین مقام مین پہلے سورۂ نسار کے گیارھوین رکوع مین اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ دوسرا سورۂ شعرا کے پانچوین رکوع مین اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ تیسرا سورہ احزاب کے آٹھوین رکوع مین اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا مگر ان تینون مقام پر اکثر مصحفون مین قطع لکھا ہوا ہی ان کے سوا سب قطع ہین

بالاتفاق اور اِنْ مکسورہ شرطیہ وصل ہے لفظ لَمْ کے ساتھ ایک مقام مین وہ سورہ
ہود کے دوسرے رکوع مین ہی فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اُس جگہ کے سوا سب مقطوع ہین
اور وصل ہی اَنْ مفتوحہ مخففہ دو مقام مین پہلا سورۂ کہف کے چھٹے رکوع مین اَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا دوسرا سورۂ قیامت کے اول رکوع مین اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ
ان دونون مقام کے سوا سب مقطوع ہین اور وصل ہی لفظ کَیْ لفظ لَا سے چار جگہ مین اول
سورۂ آل عمران کے سولھوین رکوع مین لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ دوسرا سورۂ حج کے پہلے رکوع
مین لِکَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا تیسرا سورۂ احزاب کے چھٹے رکوع مین لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ
حَرَجٌ چوتھا سورۂ حدید کے تیسرے رکوع مین لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ ان چار لفظون کے سوا
سب مقطوع ہین اور اتفاق قاریون کا قطع پر ہے حرف عَنْ مَّنْ مفتوحہ سے دو مقام مین ایک
سورۂ نور کے چھٹے رکوع مین وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ دوسرا سورۂ والنجم کے دوسرے
رکوع مین عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ان دونون کے سوا سب موصول ہی اور اتفاق ہی قاریون کا
قطع پر لفظ یَوْمَ کے لفظ ھُمْ سے دو جگہ مین ایک سورۂ مومن کے دوسرے رکوع
مین یَوْمَ ھُمْ بَارِزُوْنَ دوسرے سورۂ ذاریات کے اول رکوع مین یَوْمَ ھُمْ
عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ سوا ان دو کے سب موصول ہین اور اتفاق ہے قطع پر لام جار کے
اُسکے مجرور سے یعنی لام کو ھٰذَا وغیرہ سے چار جگہ مین ایک سورہ کہف کے چھٹے رکوع
مین مَالِ ھٰذَا الْکِتَابِ دوسرا سورۂ فرقان کے اول رکوع مین وَقَالُوْا مَالِ ھٰذَا
الرَّسُوْلِ تیسرا سورۂ معارج کے دوسرے رکوع مین فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا چوتھا سورۂ
نساء کے گیارھوین رکوع مین فَمَالِ ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ ان چارون کے سوا سب موصول
ہین اور اختلاف ہے وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ کی تا مین بعضے مصحف مین جو اس تا کو مقطوع

Marfat.com

لکھا ہے یہ محض غلطی ہے کیونکہ مصحف امام مین اس تا کو موصول لکھا ہے حِینَ کیساتھ اور مصحف امام کے سوا ے حجازی اور شامی اور عراقی مصحفون مین بھی موصول لکھا ہے لَاتَ حِینَ کی تا کو اور اختلاف کیا ہے قاریون نے وقف کرنے مین سو امام کسائی وقف کرتے ہین لَاتَ پر ہا کے ساتھ بسبب اصل ہونے ہا کے تانیث کے واسطے کیونکہ تانیث کی صورت لکھنے مین ہا کی صورت تا لکھتے ہین اور وقف کرنے مین ہا کے ساتھ بدل جاتی ہے باقی جملہ قاری وقف کرتے ہین تا کے ساتھ اور ابو عبیدہ کے نزدیک وقف کرنا لا پر ہے اور شروع کرنا تحِینَ سے اور وہ کہتے ہین کہ مین نے اس لفظ کو مصحف امام مین تحِینَ دیکھا ہے اور یہ تا زیادہ کیجاتی ہے لفظ حِینَ مین مگر اکثر لوگون کے قول مین اس لفظ کے اوپر جو لا ہے وہ لا نافیہ ہے اور اُسپر تاے تانیث کلمے کی نشانی کیواسطے داخل ہوئی ہے اس کلمے کو فعل کے ساتھ مشابہ کرنے کو اور اتفاق قاریون کا ہے وصل پر ان لفظون کے جو سورہ مطففین وغیرہ مین ہے جس طرح اَوْوَّزَنُوا اور کَالُوا کے لفظ کو ھُمْ سے اور ال یعنی تعریف کیواسطے جو الف لام ہے اور لفظ ہا جو خبردار کرنے کے واسطے بولتے ہین اور جو حرف ندا کیواسطے مقرر ہے جس لفظ پر یہ سب آوین اُن لفظون کو ان سے لکھنے اور پڑھنے مین جدا مت کرو مانند وَاِذَا کَالُوھُمْ اور اَوْوَّزَنُوھُمْ اور وَالْاَرْضِ اور ھٰذَا اور ھٰٓؤُلَآءِ اور یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اور یٰبُنَیَّ اور جو ان سب کے مانند ہین اور وقف نہ کیا جاوے ان حرفون پر اور شروع نہ کیا جاوے اُنکے مابعد کے اسمون سے اور جو رسم خط ہی زیادتی حرفون مین مانند زیادتی الف کے مثل لَااَذْبَحَنَّهٗ کے اور مانند زیادتی واو کے مثل لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور مِشکوٰۃ وغیرہ کے اور مانند گرادینے الف کے بعض اسماءین سے مانند اسمٰعیل کے اور مانند ان سب کے یہان بیان اس رسم خط کا نہین کیا گیا

اسواسطے کہ یہ رسم خط تجوید سے علاقہ نہین رکھتا اور جو تجوید سے علاقہ رکھتا ہی سو مقطوع اور موصول ہے فقط

سولھوین فصل تاے تانیث کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ تاے تانیث کی وہ نشانی ہے مونث کی اسکے لکھنے کا دستور عرب مین گول یعنی مدوّر ہے مثل ہا ہوز کی شکل کے حالت وقف مین اس تا کو ہا پڑھتے ہین اور وصل مین تا جس طرح رَحْمَةً اور رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور اس تا کو تاے دراز جو بعض مقام مین لکھتے ہین وہ خلاف دستور عرب کے ہی اور اس تا کو حالت وقف اور وصل دونون حالتین تا پڑھتے ہین جسطرح سَمٰوٰتٍ اور وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ وغیرہ کے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ تا سارے قرآن مین کس کس مقام پر ہے اور اور کس مقام پر اختلاف ہی قراء کا جاننا چاہیئے کہ لفظ رحمت سات مقام مین تاے دراز کے ساتھ لکھی گئی ہی پہلا سورہ بقرہ کے ستائیسوین رکوع مین اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ دوسرا سورہ اعراف کے ساتوین رکوع مین اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ تیسرا سورہ ہود کے ساتوین رکوع مین رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ چوتھا سورہ مریم کے شروع مین ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ۝ۚ پانچوان سورہ روم کے پانچوین رکوع فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا چھٹوان و ساتوان دو مقام سورہ زخرف کے تیسرے رکوع مین اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط اور اسی آیت مین آگے بڑھکے ہے وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ اور نِعْمَتَ کی تا گیارہ مقام مین دراز مرقوم ہی اول سورہ بقرہ کے انتیسوین رکوع مین وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ دوسرا آل عمران کے گیارھوین رکوع مین وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً تیسرا سورہ مائدہ کے دوسرے رکوع مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اذکروا نعمت اللہ چوتھا و پانچوان دو مقام سورہ ابراہیم کے پانچوین رکوع مین
بدلوا نعمت اللہ کفرا او احلوا قومھم اور وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا
چھٹوان سورہ نحل کے دسوین رکوع مین و بنعمت اللہ ھم یکفرون ساتوان
اسی سورہ کے گیارھوین رکوع مین یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونھا آٹھوان اسی سورہ کے
پندرھوین رکوع مین واشکروا نعمت اللہ نوان سورہ لقمان کے چوتھے رکوع مین تجری
فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من ایتہ دسوان سورہ فاطر کے اول رکوع مین یا ایھا الناس اذکروا
نعمت اللہ گیارھوین سورہ طور کے دوسرے رکوع مین فما انت بنعمت ربک بکاھن ولا مجنون اور لفظ
لعنت کا دو مقام مین ہے تاے دراز سے پہلا آل عمران کے ساتوین رکوع مین فنجعل لعنت اللہ علی
الکذبین دوسرا سورہ نور کے اول رکوع مین والخامسۃ ان لعنت اللہ اور امرات
کی تا سات مقام مین دراز ہے پہلا سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع مین وقالت امرات
عمران دوسرا سورہ یوسف کے چوتھے رکوع مین وقال نسوۃ فی المدینۃ امرات العزیز
تیسرا بھی اسی سورہ کے ساتوین رکوع مین قالت امرات العزیز الئن چوتھا سورہ قصص کے
پہلے رکوع مین وقالت امرات فرعون قرت عین لی ولک پانچوان اور چھٹوان
اور ساتوان سورہ تحریم کے دوسرے رکوع مین اول کفروا امرات دوسرا نوح و امرات
لوط تیسرا امنوا امرات فرعون اور لفظ معصیت مین جو تاے دراز ہے وہ خاصکر سورہ
مجادلہ کے دوسرے رکوع مین دو بار مکرر آئی ہے ایک و معصیت الرسول دوسرے
و معصیت الرسول و تناجوا بالبر والتقوی اور لفظ شجرت ایک جگہ مین تاے دراز سے
ہے وہ سورہ دخان کے تیسرے رکوع مین ہے ان شجرت الزقوم اور لفظ سنت پانچ
مقام مین تاے دراز سے ہے پہلا سورہ انفال کے پانچوین رکوع مین فقد مضت

سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ دوسرا اور تیسرا اور چوتھا سورہ فاطر کے پانچویں رکوع میں ہے پہلا فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ دوسرا فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا تیسرا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا پانچوان سورہ مومن کی آخر میں سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ اور لفظ قُرَّتُ کا ایک مقام مین آیا ہے وہ سورہ قصص کے پہلے رکوع مین ہی قُرَّتُ عَيْنٍ لِّیْ وَلَكَ اور لفظ جَنَّتُ کا تاے دراز سے ایک مقام مین آیا ہی وہ سورہ واقعہ کے تیسرے رکوع مین ہے فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ اور لفظ فِطْرَتَ کا تاے دراز سے ایک مقام مین آیا ہی وہ سورہ روم کے چوتھے رکوع مین ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اور لفظ بَقِيَّتُ کا کہ وہ بھی ایک مقام مین سورہ ہود کے آٹھویں رکوع مین آیا ہے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور لفظ ابْنَتَ کا کہ وہ ایک مقام مین سورہ تحریم کے دوسرے رکوع مین آیا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْ اور لفظ كَلِمَتُ کا کہ وہ ایک مقام مین سورہ اعراف کے سولھوین رکوع مین آیا ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى یہ کئی الفاظ جو گذرے ہین سب تاے دراز سے ہین اور چند الفاظ لکھے جاتے ہین کہ اسمین قاریون کا اختلاف ہی جمع اور مفرد ہونے مین وہ نو مقام مین آئے ہین اور مصحفون مین لکھے ہوے ہین تاے دراز کے ساتھ پہلا سورہ انعام کے تیرھوین رکوع مین وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا دوسرے سورہ یونس کے چوتھے رکوع مین وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْا تیسرا سورہ یوسف کے دوسرے رکوع مین اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ چوتھا بھی اسی سورہ کے دوسرے رکوع مین وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ پانچوان اسی سورہ کے اسی رکوع مین اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ چھٹا سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

ساتوان سورہ سبا کے پانچوین رکوع مین وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ آٹھوان سورہ فاطر کے پانچوین رکوع مین عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ نوان سورہ مرسلات کے اول رکوع مین جِمٰلَتٌ صُفْرٌ فقط

سترھوین فصل وقف کفران کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ وقف کفران کو صاحب مقنع ودرۃ الفرید نے بہتر جگہ تجویز کیا ہے کہ اگر اتنی جگہ عمدًا وقف کرے تو کفر ہے اور وقف سے مراد ٹھہر جانا یا دم توڑنا ہے پہلا فاتحے مین صِرَاطَ الَّذِیْنَ پر وقف کیا پھر ابتدا کی اَنْعَمْتَ سے دوسرا سورہ بقرہ کے بارھوین رکوع مین عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَمَا پر پھر شروع کیا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ سے تیسرا اسی سورۃ کے تیرھوین رکوع مین وَقَالُوْا پر پھر شروع کیا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ سے چوتھا بھی اسی سورۃ کے چودھوین رکوع مین وَقَالُوْا پر پھر شروع کیا اتَّخَذَ اللّٰهُ سے پانچوان سورہ آل عمران کے چھٹے رکوع مین لَا تَعْلَمُوْنَ مَا پر پھر شروع کیا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا سے چھٹا اسی سورۃ کے انیسوین رکوع مین لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا پر پھر شروع کیا اِنَّ اللّٰهَ سے ساتوان بھی اسی سورۃ کے بیسوین رکوع مین رَبَّنَا مَا پر پھر شروع کیا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے آٹھوان سورہ نسار کے دوسرے رکوع مین یُوْصِیْكُمُ پر پھر شروع کیا اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ سے نوان اسی سورۃ کے تیئیسوین رکوع مین سُبْحٰنَهٗ اَنْ یَّكُوْنَ پر پھر شروع کیا لَهٗ وَلَدٌ سے دسوان سورہ مائدہ کے تیسرے رکوع مین وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ پر پھر شروع کیا وَالنَّصٰرٰی سے گیارھوان اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین مِنَ الْخٰسِرِیْنَ فَبَعَثَ پر پھر شروع کیا اللّٰهُ غُرَابًا سے بارھوان بھی اسی سورۃ کے آٹھوین رکوع مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا پر پھر شروع کیا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ سے تیرھوان بھی

Marfat.com

اسی سورة کے نوین رکوع مین وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ پر پھر شروع کیا یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ سے
چودھوان بھی اسی سورة کے دسوین رکوع مین لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا پر پھر شروع کیا
اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ سے پندرھوان بھی اسی سورة کے گیارھوین رکوع مین وَمَا لَنَا
پر پھر شروع کیا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰہِ سے سولھوان بھی اسی سورة کے سولھوین رکوع مین
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ پھر شروع کیا اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے
سترھوان سورۂ انعام کے دوسرے رکوع مین ءَاِنَّکُمْ لَتَشْھَدُوْنَ اَنَّ پر پھر شروع کیا
مَعَ اللّٰہِ اٰلِھَۃً اُخْرٰی سے اٹھارھوان اسی سورة کے تیرھوین رکوع مین بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَنّٰی پر پھر شروع کیا یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ سے اُنیسوان اسی سورة کے اُنیسوین رکوع
مین مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا پر پھر شروع کیا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا سے بیسوان سورہ اعراف
کے گیارھوین رکوع مین عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اِنْ پر پھر شروع کیا عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ سے اکیسوان
سورۂ برأت کے پانچوین رکوع مین وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ پر پھر شروع کیا عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ سے
بائیسوان بھی اسی رکوع مین وَقَالَتِ النَّصٰرٰی پر پھر شروع کیا الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ
سے تیئسوان بھی اسی سورة کے بارھوین رکوع مین وَقَعَدَ الَّذِیْنَ پر پھر شروع کیا
کَذَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ سے چوبیسوان سورۂ یونس کے ساتوین رکوع مین اَلَآ اِنَّ
اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا پر پھر شروع کیا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ سے پچیسوان سورۂ ہود کے
تیسرے رکوع مین وَلَا پر پھر شروع کیا اَقُوْلُ لَکُمْ سے چھبیسوان اسی سورة کے
اسی رکوع مین وَلَا پر پھر شروع کیا اَعْلَمُ الْغَیْبَ سے ستائیسوان اسی سورة کے
اسی رکوع مین وَلَا اَقُوْلُ پر پھر شروع کیا اِنِّیْ مَلَکٌ سے اٹھائیسوان سورۂ یوسف کے
دوسرے رکوع مین لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ نِ اقْ پر پھر شروع کیا تُلُوْا یُوْسُفَ سے انتیسوان

اسی سورۃ کے تیسرے رکوع مین وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْ پر پھر شروع کیا
لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ سے تیسوان سورۂ رعد کے دوسرے رکوع مین قُلْ هَلْ پر پھر
شروع کیا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ سے اکتیسوان [۳۱] اسی آیت مین سے اَمْ هَلْ پر پھر
شروع کیا تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ سے بتیسوان [۳۲] اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین
وَجَعَلُوْا پر پھر شروع کیا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ سے تینتیسوان [۳۳] سورۂ ابراہیم کے دوسرے رکوع
مین قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی پر پھر شروع کیا اللّٰهِ شَکٌّ سے چونتیسوان [۳۴] اسی سورۃ کے چوتھے
رکوع مین بِمُصْرِخِکُمْ وَمَا پر پھر شروع کیا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ سے پینتیسوان [۳۵] بھی
اسی رکوع مین اِنِّی کَفَرْتُ پر پھر شروع کیا بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ سے چھتیسوان [۳۶]
اسی سورۃ کے ساتوین رکوع مین وَلَا تَحْسَبَنَّ پر پھر شروع کیا اللّٰهَ غَافِلًا سے
سینتیسوان [۳۷] بھی اسی رکوع مین فَلَا تَحْسَبَنَّ پر پھر شروع کیا اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ سے
اڑتیسوان [۳۸] سورۂ حجر کے پہلے رکوع مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ پر پھر
شروع کیا اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ سے انتالیسوان [۳۹] سورۂ نحل کے ساتوین رکوع مین وَقَالَ
اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا پر پھر شروع کیا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ سے چالیسوان [۴۰] اسی سورۃ کے
چودھوین رکوع مین وَاَنَّ اللّٰهَ لَا پر پھر شروع کیا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ سے
اکتالیسوان [۴۱] وَاللّٰهُ لَا پر پھر شروع کیا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ سے جس جگہ
ہو بیالیسوان [۴۲] سورۂ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع مین رَبُّکُمْ بِالْبَنِیْنَ پر پھر
شروع کیا وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اِنَاثًا سے تینتالیسوان [۴۳] سورۂ کہف کے پہلے رکوع مین
وَیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا پر پھر شروع کیا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سے چوالیسوان [۴۴] سورۂ
مریم کے چھٹے رکوع مین عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا وَقَالُوا پر پھر شروع کیا

Marfat.com

اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سے پینتالیسواں سورۂ طٰہٰ کے پہلے رکوع مین لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا پر پھر شروع کیا فَاعْبُدْنِیْ چھیالیسواں اسی سورۃ کے چوتھے رکوع مین فَقَالُوْا اِپر پھر شروع کیا ھٰذَآ اِلٰھُکُمْ سے سینتالیسواں سورۂ نور کے پانچوین رکوع مین مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا پر پھر شروع کیا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ سے اڑتالیسواں سورۂ فرقان کے پانچوین رکوع مین لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا پر پھر شروع کیا وَمَا الرَّحْمٰنُ سے اُنچاسواں سورۂ شعراء کے دوسرے رکوع مین قَالَ فِرْعَوْنُ پر پھر شروع کیا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سے پچاسواں سورۂ قصص کے چوتھے رکوع مین یٰھَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ پر پھر شروع کیا فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰہِ مُوْسٰی سے اکاونواں سورۂ یٰسٓ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا مسکنہ ھٰذَا پر پھر شروع کیا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ سے باونواں سورۂ وَالصّٰٓفّٰتِ کے پانچوین رکوع مین مِّنْ اِفْکِھِمْ لَیَقُوْلُوْنَ پر پھر شروع کیا وَلَدَ اللّٰہُ سے ترپنواں سورۂ صٓ کے پہلے رکوع مین وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ پر پھر شروع کیا ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ سے چوانواں سورۂ زمر کے پہلے رکوع مین نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْہِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ پر پھر شروع کیا لِلّٰہِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ پچپنواں سورۂ مومن کے تیسرے رکوع مین اِلٰی فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا پر پھر شروع کیا سٰحِرٌ کَذَّابٌ سے چھپنواں بھی اسی رکوع مین وَقَالَ فِرْعَوْنُ پر پھر شروع کیا ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّہٗ سے ستاونواں بھی اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین تَدْعُوْنَنِیْ لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ وَاُشْرِکَ بِہٖ پر پھر شروع کیا مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ سے اٹھاونواں سورۂ فصلت کے تیسرے رکوع مین وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ

پر پھر شروع کیا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَعلَمُ کَثِیرًا سے اُنسٹھواں سورۂ زخرف کے ساتویں رکوع
مین قُل اِن کَانَ پر پھر شروع کیا لِلرَّحمٰنِ وَلَدٌ سے ساٹھوان سورۂ فتح کے
چوتھے رکوع مین وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ پر پھر شروع کیا عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَہُم
سے اکسٹھوان سورۂ طور کے پہلے رکوع مین یَتَنَازَعُونَ فِیھَا کَاسًا لَّا پر پھر
شروع کیا لَغوٌ فِیھَا سے باسٹھوان سورۂ واقعہ کے دوسرے رکوع مین وَظِلٍّ
مِّن یَّحمُومٍ لَّا پر پھر شروع کیا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیمٍ سے ترسٹھوان سورۂ حشر کے دوسرے رکوع
مین اِذ قَالَ لِلاِنسَانِ پر پھر شروع کیا اکفُر فَلَمَّا کَفَرَ سے چونسٹھواں سورہ ممتحنہ کی دوسرے
رکوع مین فَامتَحِنُوا پر پھر شروع کیا ھُنَّ اللّٰہُ سے پینسٹھواں سورۂ قلم کے دوسرے
رکوع مین کَمَا سَمِعُوا الذِّکرَ وَیَقُولُونَ پر پھر شروع کیا اِنَّہٗ لَمَجنُونٌ سے چھیاسٹھوان
سورۂ والنازعات کے پہلے رکوع مین فَحَشَرَ قف فَنَادٰی فَقَالَ پر پھر شروع کیا اَنَا رَبُّکُمُ
الاَعلٰی سے سڑسٹھواں سورۂ والضحیٰ مین وَالَّیلِ اِذَا سَجٰی لا پر پھر شروع کیا وَدَّعَکَ
رَبُّکَ سے ارسٹھواں بھی اسی سورۃ مین رَبُّکَ وَمَا پر پھر شروع کیا قَلٰی وَلَلاٰخِرَۃُ
خَیرٌ لَّکَ مِنَ الاُولٰی سے اُنہتروان سورۂ ماعون مین عَلٰی طَعَامِ المِسکِینِ پر پھر
شروع کیا وَیلٌ لِّلمُصَلِّینَ الَّذِینَ ھُم سے ستروان سورۂ کافرون مین قُل یٰاَیُّھَا
الکٰفِرُونَ لا پر پھر شروع کیا اَعبُدُ مَا تَعبُدُونَ سے اکہتروان اسی سورۃ مین
اَعبُدُ وَلَا پر پھر شروع کیا اَنَا عَابِدٌ سے بہتروان سے سورۂ اخلاص مین لَم یَکُن
پر پھر شروع کیا لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے نعوذ باللہ من ذٰلک جاننا چاہیے کہ اسی طرح
سے وقف کفران اور بھی بہت ہین اگر قیاس کرے مگر مفتی بہ نہوے اور اوپر کے لکھے
ہوے پر تاکید جملہ علماے دین و فضلاے محققین کی بہت ہی چاہیے کہ پڑھتے وقت

Marfat.com

اُن الفاظ کو خوب نگاہ رکھین تاکہ اس بلاے عظیم سے بچین اور اس عاجز نے اکثر عجمی لحن کے پڑھنے والون سے سُنا ہے جو ہر ہر لفظ پر سکتہ کرکے پڑھتے ہین اور عربی لحن کے پڑھنے والون سے ایسی غلطی سننے مین نہین آئی فقط

اٹھارھوین فصل بیان مین اُن الفاظ کے جو حرکت اور مخرج اور صفات کے فرق پڑھنے سے دہشت کفر کی ہی اور نماز بھی فاسد ہوتی ہی بسبب بگڑنے معنی کے

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ قرآن شریف کے پڑھتے وقت عوام الناس سے تو بہت سی غلطیان صادر ہوا کرتی ہین مگر اس زمانے کے خاص بھی بعض بعض ایسے ہین کہ اکثر غلط پڑھتے ہین اس سبب سے اس عاجز نے چند الفاظ کو بعض بعض کتابون سے انتخاب کرکے اس رسالہ مین مندرج کیا تاکہ اُن الفاظ کو پڑھتے وقت ہوشیار ہوکر پڑھین اور اس بلاے عظیم سے بچین اٹھارہ مقام ایسے ہین کہ زیر کو پیش یا زبر یا پیش کو زیر یا زیر کو پیش یا زبر پڑھین تو خوف کفر کا ہوتا ہے اور نماز بھی فاسد ہوتی ہے اور چھ مقام ایسے ہین کہ مخارج اور صفات کے فرق پڑنے سے بھی خوف کفر کا ہے اور نماز بھی فاسد ہوتی ہے اب اُن مقامون کو شمار کرو اور الفاظ کو دل مین یاد رکھو پہلا مقام سورۂ فاتحہ مین اَنْعَمْتَ کی تا کے اوپر زبر ہے اگر پیش پڑھے دوسرا سورۂ بقرہ کے پندرھوین رکوع مین وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ کی با پر پیش ہے اگر زبر پڑھے تیسرا بھی اسی سورۃ کے تینتیسوین رکوع مین وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی پر پیش ہے اگر زبر پڑھے چوتھا بھی اسی سورۃ کے

پینتیسوین رکوع مین وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ کی عین مین زیر ہے اگر زبر پڑھے پانچوان سورہ
نساء کے بائیسوین رکوع مین رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال مین زیر ہی
اگر زبر پڑھے چھٹا سورہ توبہ کے اول رکوع مین اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ
وَرَسُوْلُهٗ کی لام پر پیش ہے اگر زبر پڑھے مگر یہ مختلف فیہ ہے ساتوان سورہ بنی
اسرائیل کے دوسرے رکوع مین وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال مین زیر ہی اگر زبر پڑھے
آٹھوان سورہ طٰہٰ کے ساتوین رکوع مین وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ کی با پر زبر ہے اگر
پیش پڑھے نوان سورہ انبیاء کے چھٹے رکوع مین اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی
تا پر پیش ہے اگر زبر پڑھے دسوین سورہ شعراء کے آخر رکوع مین لِتَکُوْنَ
مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال مین زیر ہے اگر زبر پڑھے گیارھوین سورہ فاطر کے چوتھے
رکوع مین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ کی ہا پر زبر ہے اگر پیش پڑھے بارھوان سورہ والصافات
کے دوسرے رکوع مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذال مین زیر ہے
اگر زبر پڑھے تیرھوان سورہ حشر کے تیسرے رکوع مین اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
کے واو مین زیر ہے اگر زبر پڑھے چودھوان سورہ حاقہ کے اول رکوع مین لَا
یَأْکُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کی ہمزہ پر پیش ہے اگر زبر پڑھے پندرھوان سورہ مزمل
کے اول رکوع مین فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر پیش ہے اگر زبر پڑھے
سولھوان سورہ مرسلات کے دوسرے رکوع مین فِیْ ظِلٰلٍ کی ظا مین زیر ہے اگر
زبر پڑھے سترھوان سورہ والنازعات کے دوسرے رکوع مین اِنَّمَآ اَنْتَ
مُنْذِرُ کی ذال مین زیر ہے اگر زبر پڑھے اٹھارھوان سورہ فلق مین جتنے کہ
لفظ مِنْ ہین اگر زبر پڑھے اور چھ مقام یہ ہین جو مخارج اور صفات کے تبدیل سے نماز فاسد ہوتی ہے

Marfat.com

اوّل لفظ ضَآلِّیْنَ کو اگر ظا یا ذال یا زا سے پڑھے بدل کر عمداً دوسرا جتنے کہ لفظ ناسِرِ ہین سین سے اگر صاد سے پڑھے تیسرا لفظ حَطَبْ جو طا سے ہے اگر تا سے پڑھے چوتھا لفظ نَصْرُ اللّٰہِ جو صاد سے ہے اگر سین سے پڑھے پانچوان لفظ تَوَّابًا جو تا سے ہے اگر طا سے پڑھے چھٹا لفظ وَالصَّیْفِ جو صاد سے ہے اگر سین سے پڑھے اور لفظ اٰمِیْنَ مین جو میم ہے اگر تشدید سے پڑھے تو اُسمین بھی نماز کو فاسد لکھا ہی فقط

اُنیسوین فصل ضاد معجمہ کی بحث مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ ضاد معجمہ کا قصہ چلا آتا ہے زمانہ حضرت امیر المومنین عمرؓ رضی اللہ تعالی عنہ سے آج تک وہ قصہ یون ہے کہ جس وقت حضرت عمرؓ فتحیاب ہوے ملک عجم اور ملک روم پر تو ہزارہا غلام اور لونڈی لوٹ مین آئے اولاد اُن سے بکثرت ہوئی کسی کا باپ عجمی تھا اور اکثروں کی مان عجمی تھی پھر اُن دوغلون کو نکالنا حرف ضاد معجمہ فصیحہ کا مشکل زیادہ ہوا اسی سبب سے اختلاف پڑا اب تو کوئی ضاد معجمہ کو دال مفخمہ یا ذال یا زا یا لام مفخمہ یا بہ تشبیہ ظا یا خالص ظا معجمہ نکالتا ہے جیسا کہ فرمایا حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کو شرح مقدمۃ الجزری مین اور فرمایا ابی نعیم بدخشانی رح نے فرید الفواد مین جو کہ شرح جزری ہے اس بیت کی شرح مین بیت

والضاد باستطالۃ ومخرج	میز من الظاء وکلھا تجی	

اور فرمایا امام الائمہ عثمان امام جملہ جہان ملقب ابو عمرو لدانی عالم ربانی نے اخیر مین مقنع کے کہ یہ کتاب اوّل ہے اور دوسری کتاب تیسیر اور سب امام القراء اُنکے خوشہ چین ہین فرمایا وقد کان بعض الفقہاء من اصحابنا لایقرؤ الصلوٰۃ

خلف من لم یتغیر الضاد من الظاء و ذلک کذالک لانقلاب المعنی والمراد بفساد الصلوٰۃ یعنی اور تحقیق تھے بعض فقہا اصحاب ہمارون سے کہ نہین پڑھتے تھے نماز پیچھے اُس شخص کے جو نہین تغیر دیتا تھا ضاد کو ظاء سے امر یون ہی ہے کہ بدل جاتے ہین معنی اُسمین اور یہی مراد ہے فساد نماز سے اب اگر کوئی کہے کہ ہم تو ضاد کو خالص ضاد ہی پڑھتے ہین اور سننے والے سب سنتے ہین کہ خالص ظاء یا ذال یا مائل بظاء یا بہ تشبیہ ظاء یا بصورت ظاء یا ذال یا زا سے یا دال کو پُر کر کے یا خالص دال سے پڑھتا ہے تو بیشک قاری سننے والے کی نماز فاسد ہو گئی بسبب معنی بدلنے کے اِس پر اتفاق ہے تمام فقہا کا کسی صاحب کو اگر دیکھنا منظور ہو تو فقہ کی کتابون مین زلۃ القاری کے باب مین دیکھ لے خلاصہ سب مسائل اُس مین موجود ہین خلاصہ ان سب دلیلون سے معلوم ہوا کہ یہ ضاد فصیحہ اور صحیحہ نہ مائل بہ دال مفخمہ ہے اور نہ مائل بظاء معجمہ ہے کیونکہ مائل یا ابدال یا بین بین یا اشمام یا ادغام یہ قاعدہ منحصر ہے اوپر اتحاد مخرج کے نہ باعتبار صفات کے اب یہ حقیر ناچیز لکھتا ہے جو صاحب کہ ضاد کو ظاء پڑھتے ہین اُن کو یہ تمیز نہین ہوتی کہ ہم ظاء پڑھتے ہین ضاد کو اور اس مین استطالت جو صفت خاص ہے وہ ادا ہوتی ہے یا نہین اتنی تو اُن کو تمیز کہان فقط حجت کرتے ہین اور یہ نہین دیکھتے کہ یہ بولی اہل عجم کی ہے یا اہل عرب کی فقط اپنے مُنھ سے میان مٹھو بنتے ہین اگر اہل عرب کی بولی ہوتی تو ضرور قرار عرب بھی اسی طور ادا کرتے مگر عاجز نے آجتک کسی قرار عرب مین سے نہین سنا کہ ضاد کو ظاء پڑھتے ہین اب امام محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اس شعر مین

والضاد باستطالۃ و مخرج	میز من الظاء وکلہا تجی

اور دوسری کتابون مین جو لکھا ہے کہ ضاد کو ادا کرو ساتھ استطالت کے اپنے مخرج سے اور تمیز کرو ضاد کو ظاء سے یہ اُن کے قول سے غلط ٹھہرا اور وہ جو بغیر استطالت کے ظا پڑھتے ہین صحیح ہوا اور عمداً ظاء سے پڑھنا جو منع لکھا ہی شامی وغیرہ مین یہ غلط ٹھہرا جن صاحبون کو تحقیق کرنا منظور ہو اس بحث کا رسالہ تحفۂ نذریہ اور وسیلۃ القاری وغیرہ مین دیکھ لین کہ کیا لکھا ہے ایسے ضاد کے پڑھنے والے کو اور جو اکثر علماء آج کل کے ضاد سے پڑھنے پر حکم دیتے ہین ضَآلِّیۡنَ کو یہ معذور کا مسئلہ ہے ایسا ہر شخص پر درست نہین کہ بغیر محنت کے ضاد کو ظاء پڑھ لے کیونکہ اس سے معنی بدلتے ہین اب اگر بغیر مشق کے قصداً پڑھیگا قرآن شریف مین تو گنہگار ہوگا اگر نماز مین پڑھے گا تو نماز فاسد ہوگی بسبب معنی بدلنے کے اور اگر مشق کرنے کے بعد جیسا آوے ویسا پڑھے تو گنہگار نہ ہوگا اور نہ نماز فاسد ہوگی کیونکہ وہ معذور ہے جیساکہ ذکر کیا ملا علی قاری رح نے اپنی شرح جزری مین اور وہ یہ ہے وقال ابن المصری رح وتبعه الرومی رح ویتحرز من عدم بیانهما فانه لو ابدل ضاد الظاء او بالعکس بطلت صلوٰته لفساد المعنی وقال بحرق فلو ابدل ضاد الظاء عامدا بطل صلوٰته علی الاصح لفساد المعنی وقال المصری فلو ابدل ضاد الظاء فی سورة الفاتحة لم تصح صلوٰته بتلك الکلمة اقول فیه خلاف طویل الذیل فی هذا المعنی وخلاصة المرام علی ما ذکره ابن الهمام من ان الفصل ان کان بلا مشقة کالطاء مع الصاد فقراء الطالحات مکان الصالحات تفسد وان کان مشقة کالضاد مع الظاء والصاد مع السین والطاء مع التاء قیل تفسد واکثرهم لا تفسد وانتهی وروی محمد بن رح سلمة لا تفسد

لان العجم لا یتمیزون بین هٰذه الاحرف وکان القاضی الامام الشهید رح
یقول الاحسن فیه ان یقال ان جری علی لسانه ولم یکن ممیزا او کان ممیزا
فانه ادی الکلمة علی وجهها لا تفسد صلوته وکذا روی عن محمد بن مقاتل رح
وعن الشیخ الامام اسمٰعیل رح زاهد وقال الشارح وهذا معنی ما ذکر فی فتاوی الحجة انه
یفتی فی حق الفقهاء باعادة الصلوة وفی الحق العوام بالجواز اقول وهذا التفصیل حسن
فی هذا الباب والله اعلم بالصواب وقال صاحب المنیة اما اذا قرء مکان الدال
طاء ومکان الضاد ظاء او علی القلب تفسد صلوته وعلیه اکثر الائمة

اور کہا ابن مصری رح نے اور پیروی کی اُسکی رومی رح نے اور نگاہ رکھا اُسکو نہ ہونے سے
بیان ان دونون کے پس تحقیق مصلّی نے اگر بدل کیا ضاد کو ساتھ ظاء کے یا برعکس کیا
اسکے باطل ہوگی نماز اُسکی بسبب فساد معنی کے اور کہا مجرّی نے پس اگر بدل کیا ضاد
کو ظاء سے قصدًا باطل ہوگی نماز اُسکی اوپر صحیح تر قول کے واسطے فاسد ہونے معنی کے
اور کہا مصری رح نے پس بدل کیا ضاد کو ظاء سے سورہ فاتحہ مین نہین صحیح ہوگی نماز
اُسکی ساتھ اُس کلمے کے (یعنی ضاد کو ظاء سے) کہتا ہون مین کہ درمیان اسکے اختلاف بہت ہے
ذیل مین بیچ اس معنی کے اور خلاصہ مقصد اوپر اس قول کے ہے کہ جو ذکر کیا اُس کو
ابن ہمام رح نے یہ کہ جدا کرنے سے اگر ہے بدون مشق کے مثل طاء ساتھ صاد کے پس
پڑہا طالحات مکان مین صالحات کے فاسد ہوگی (یعنی نماز) اور اگر ہو ساتھ
مشق کے جیسا کہ ضاد ساتھ ظاء کے اور صاد ساتھ سین کے اور طاء ساتھ تاء کے
کہا بعض نے کہ فاسد ہوگی (یعنی نماز) اور کہا اکثر نے اُن لوگون سے کہ نہین فاسد ہوگی
انتہی اور روایت کیا محمد بن سلمہ رح نے نہین فاسد ہوگی اس لیئے کہ عجمی نہین تمیز

Marfat.com

کرسکتے ہین ان حرفون کے درمیان اور کہتے تھے قاضی امام شہیدؒ بہتر قول اسمین یہ ہی کہ کہا جاوے اگر جاری ہو زبان پر اُسکے اور نہین تمیز کرسکتا ہی یا تمیز کرسکتا ہے پس اگر ادا کیا کلمے کو دونون صورت پر نہین فاسد ہوگی نماز اُسکی اور ایسا ہی روایت کیا گیا محمد بن مقاتل رحؒ سے اور شیخ امام اسمٰعیل زاہدؒ سے اور کہا شارحؒ نے کہی معنی اُس قول کے ہین کہ ذکر کیا اُسکو بیچ فتاوی الحجت کے تحقیق کہ فتوی دیا گیا حق مین فقہاؤنکے ساتھ اعادہ کرنے نماز کے اور حق مین عام لوگون کے ساتھ جائز ہونے نماز کے کہتا ہون مین کہ یہ تفصیل خوب ہی اس باب مین اور واللہ زیادہ تر جانتا ہی ساتھ بہتر ہونے کے اور کہا صاحب منیہ نے لیکن جبکہ پڑھا مکان مین ذال کے ظاء اور مکان مین ضاد کے ظاء یا کہ اسکا برعکس فاسد ہوگی نماز اُس کی اور اوپر اُسی کے اکثر امام ہین فقط

بیسوین فصل حروف شمسی اور قمری کے بیان مین

اب جاننا چاہیے کہ لام تعریف کو چودہ حروف مین اظہار کرکے پڑھتے ہین وہ حروف قمری کہلاتے ہین اور چودہ حروف مین ادغام وہ شمسی کہلاتے ہین لام تعریف کو ستارا گردانا اور اٹھائیس حروف کو شمس اور قمر اور حروف شمسی یہ ہین التاء الثاء الدال الذال الراء الزاء السین الشین الصاد الضاد الطاء الظاء اللام النون انکو شمس کی طرف نسبت اسواسطے دی گئی کہ شعاع شمس کی جیسے چھپا لیتی ہے ستارون کو ویسے ہی یہ حروف بھی لام تعریف کو چھپا لیتے ہین جسطرح التکاثر والثمرات والدہر وغیرہ اور حروف قمری یہ ہین الباء الجیم الحاء الخاء العین الغین الفا القاف الکاف المیم الواؤ الہاء الہاء الیاء ان حرفون کو قمری اس واسطے کہتے ہین کہ جیسے روشنی قمر کی ستارون کو چھپا نہین سکتی ویسے ہی یہ حروف بھی

Marfat.com

لام تعریف کو چھپا نہین سکتے ظاہر اپڑھا جاتا ہے جسطرح البصر الجبال وغیرہ فقط

اکیسوین فصل امالے کے بیان مین

اے برادر جاننا چاہیئے کہ امالے کے معنی مائل کرنا زبر کو طرف زیر کے جسکو لٹکانا کہتے ہین تو زبر کو طرف زیر کے لٹکا دینا اس طور پر کہ نہ پورا فتحہ اور نہ پورا کسرہ پڑھا جاوے بلکہ درمیان فتحے اور کسرے کے ہو وہ امالہ دو قسم پر ہے امالۂ محضہ اور امالۂ بین بین چنانچہ امالہ محضہ کو امالۃ الکبریٰ اور امالۃ التامہ اور امالۃ الاضجاع بھی کہتے ہین اور امالۂ بین بین کو امالۃ الصغریٰ اور امالۃ اللفظین بھی کہتے ہین اب جاننا چاہیئے کہ امالۂ محضہ اُسکو کہتے ہین کہ میل دینا فتحے کو طرف کسرے کے نہ عین کسرہ مگر ہو قریب کسرے کے اور امالۂ بین بین اور بین اللفظین سے مراد مائل کرنا فتحے کو طرف کسرے کے نہ عین کسرہ یہ قریب ہو فتحے سے امالۂ کبریٰ قریب کسرے کے اور امالۂ صغریٰ قریب فتحے کے اور امالہ کیا جاتا ہے اس صورت کی لفظون مین جس طرح فَمَنْ اٰتٰىهُمْ اَدْرٰىكَ اَدْرٰىكُمْ اور اٰكْرٰى اور اَلْمَرْ اور حٰمٓ اور طٰهٰ اور سَوّٰى وغیرہ کے لیکن یہ امالہ نزدیک ابوبکر شعبہ وحمزہ وکسائی وغیرہ کے ہے اور بروایت حفص کے ایک ہی جگہ امالہ ہے سورہ ہود کے چوتھے رکوع مین بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کے اس بیان کو ہم نے مختصر کیا بسبب ضرورت نہ ہونے اس ملک والون کے کیونکہ اس ملک مین روایت سے حفص کی قرآن پڑھا جاتا ہے اور انکے نزدیک ایک ہی جگہ آیا ہے مگر کثرت امالے کی امام حمزہ اور امام کسائی کے نزدیک بہت ہے اصل مذہب انکا امالے پر ہے اور امالہ بین بین مذہب اصل ورش کا ہے اب اگر کسی صاحب کو درکار ہو ان باتون کو پوری تحقیق کرنا تو دوسری کتابون مین

Marfat.com

دیکھ لین اور اس کتاب مین اس بیان کو لکھنا کچھ ضرور نہین سمجھا پورے طور سے چونکہ نزدیک حفص کے ایک مقام مین آیا ہے اسواسطے مختصر تھوڑا لکھدیا کہ امالہ اسکو کہتے ہین فقط

بائیسوین فصل ہمزے کی تحقیق اور تبدیل اور تسہیل اور اُن لفظون کے بیان مین جو کہ قرآن شریف مین مستثنےٰ ہین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ ہمزہ حرف ثقیل ہے اس مین بڑی ردوکد اور بحث مباحثہ ہو اب جب دو ہمزے اکٹھے ہون تو اُس مین تحقیق ہوگی یا تبدیل یا تسہیل یا تلیین ہوگی پس معنی تحقیق کے حقیقت کھولدینا دونون ہمزے کی برابر یعنی دونون ہمزون کو برابر ادا کرنا اور تبدیل کے معنی بدل کرنا یعنی ثانی ہمزہ کو الف سے بدل کرنا اور تسہیل اور تلیین کے معنی نرم اور آسان کے ہین یعنی نرم اور سہل کرنا ثانی ہمزے کو مثل الف کے حقیقت تسہیل کی یہ ہے کہ درمیان تحقیق اور تبدیل کے ادا ہو مثال سب کی یہ ہے جس طرح آلْئٰنَ اور آلذَّكَرَيْنِ اور آللّٰهُ کے یہ مثال تبدیل کی ہی پس ان تینون قسمون مین تبدیل اور تسہیل دونون جائز ہین نزدیک جملہ قراء کے مگر تبدیل اولیٰ ہی اور اصل سب کی یہ ہی ءَاَلْئٰنَ اور ءَاَلذَّكَرَيْنِ اور ءَاَللّٰهُ ہمزہ ثانی کو بدلا الف سے اور ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ وغیرہ یہ مثال ہے تحقیق کی اور مثال تسہیل کی علحدہ نہین دی اسواسطے کہ ادا کرنا اُسکا بہت مشکل ہی بدون اُستاد ثقہ کے نہین آتی اور وجوہات اس کے پندرہ سے لیکر چوبیس تک ہین مگر نزدیک امام حمزہ کوفی کے ہی جیسا کہ تسہیل مع المد اور بغیر مد اور مع الفصل اور بغیر الفصل اور مع الادخال اور بغیر الادخال وغیرہ لیکن موافق انکے ایک جگہ حفص نے بھی تسہیل بغیر المد کی ہے سورہ فُصِّلَتْ مین ءَاَعْجَمِيٌّ ہمزہ ثانی کو

تسہیل الف سے کیا بغیر المد سوائے اس جگہ کے دوسرے مقام مین ان کے نزدیک
تسہیل نہین ہے اصل مذہب انکا تحقیق پر ہے اس مقام مین باہر نکلے اپنے مذہب
سے چنانچہ **شعر** شاطبی وحققہا فی فصلت صحبۃ ؛ واالاولے اسقطن تسہیلا ؛
صحبت سے مراد امام حمزہ کوفی وامام کسائی کوفی وراوی ابوبکر شعبہ جو امام عاصم کے
ہین کہ پڑھا اُنھون نے اس لفظ کو بالتحقیق بہمزتین اور ساقط کیا ہمزۂ اول کو
ہشام جو راوی ہین امام ابن عامر شامی کے یعنی پڑھا اُنھون نے بالاخبار اور پڑھا
حفص نے جو راوی ہین امام عاصم کے اور ابن ذکوان نے جو راوی ہین امام عامر کے
بالتسہیل بغیر مد کے اور پڑھا امام ابوعمرو بصری نے اور قالون نے جو راوی ہین امام
نافع مدنی کے بالتسہیل مع المد اور پڑھا امام ابن کثیر اور ورش نے جو راوی ہین امام
نافع مدنی کے بروایتین یعنی مع المد اور بغیر المد فقط اور قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ مین بدلا ہمزہ
ثانیہ کو واو سے بسبب ضمے کے کہ ضمہ اُخت ہے واو کی اور قُلْ اَئِنَّكُمْ مین بدلا ہمزہ ثانیہ
کو یا سے بسبب کسرے کے کسرہ اُخت ہے یا کی اور ایسے ہی دو ہمزہ جو متفق ہین دو کلمے مین تو ابو عمرو
بصری ساقط کرتے ہین اولیٰ کو ساتھ مد کے جسطرح جَاءَ اَحَدُنَا اور جَاءَ اَشْرَاطُهَا
اور ایسی جگہ ورش اور قنبل ساقط کرتے ہین ہمزۂ اُخری کو اور کبھی دونون ہمزون کو
گراتے ہین صرف مدہی مین بدل کر پڑھتے ہین مگر یہ جو کچھ گذرا سب مین اختلاف ہے
کسی نے کچھ پڑھا کسی نے کچھ تفصیل اس کی بہت ہے اور مجھکو اختصار منظور ہے اس
واسطے اسکو طول بیان نہین کیا مختصر کچھ کچھ بیان کر دیا تاکہ پڑھنے والے اس
کتاب کے مطلق جاہل نہ ہون اب جاننا چاہیئے کہ امالہ اور تبدیل وغیرہ ہمزہ
اسواسطے مختصر کیا کہ اس ملک مین روایت حفص کی مشہور ہے اور یہی عمل ہے اور چند قاعدے

Marfat.com

حفصؒ کے جملہ قراء کے لیئے ہیں تبرکاً کہ تابعدار ہمارے ہوشیار ہوجاوین کہ تمام قاعدے
جملہ قراء کے حق ہین جیسا کہ حفصؒ نے ایک ہی مقام ہین امالہ کیا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖیهَا
اور ایک مقام مین نقل کیا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ اور ایک ہی مقام مین اشمام لفظی
مع الروم کیا لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ یعنی اصل مین لَا تَاْمَنُنَا تھا نون اول مضمومہ
کو اخفا پڑھا حفصؒ نے یعنی نصف اظہار و نصف ادغام درمیان ان دو نون کے
اخفا ہے اور ایک روایت سے اشمام پڑھا اور ایک ہی مقام مین صلہ کیا وَیَخْلُدْ
فِیْهٖ مُهَانًا اور ایک ہی مقام مین تسہیل کیا ءَاَعْجَمِیٌّ اور انہیں مقام مین اختلاف
آیا ہے چنانچہ دو مقام آٰلْئٰنَ اور دو مقام آٰللّٰهُ اور دو مقام آٰلذَّکَرَیْنِ ان چھ مقام
مین تبدیل و تسہیل دونون جائز ہین مگر تبدیل اولیٰ ہے اور چار مقام مین اختلاف ہے
سین اور صاد مین ایک سورہ بقرہ مین وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ دوسرے سورہ اعراف
مین فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً تیسرے سورہ طور مین اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ چوتھے سورہ غاشیہ
مین بِمُصَیْطِرٍ یہ چارون مقام مصحف عثمانیہؓ مین صاد سے ہین متفق علیہ اور پڑھا
ابوبکرؓ وغیرہ نے بالصاد اور حفصؒ کی دو روایت مین بالسین و بالصاد ہر لیکن سورہ
بقرہ مین وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ اور سورہ اعراف مین فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً قول تیسیر اور
شاطبی سے نزدیک حفصؒ کے خالص بالسین اور اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ بالصاد و بالسین
ہر دو اور بِمُصَیْطِرٍ خالص بالصاد اور تین مقام سورہ احزاب کے بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ایک اور
لَطَعْنَا الرَّسُوْلَا دو اور فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا تین ان تینون مین بھی دو روایتین حفص
کی ہین حالت وقف مین الف کے ساتھ بسبب رعایت رسم خط کے اور وصل مین بغیر
الف کے قاعدہ یہ ہے کہ جس لفظ کے ماقبل لام تعریف کا ہو پھر آخر اسکے الف کا آنا منع ہے

Marfat.com

مگر ان تینون مقام مین دو رعایتین درپیش ہوئین ایک تو رسم الخط دوسرے رعایت
نظم کی کیونکہ اس سورۃ مین سب مقام مین وقف الف پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ کلام اللہ
نظم ہے مگر یہ نظم خالق مانند مخلوق کے نہین اس سے وہ مبرّا ہے اور منزہ اور تین
مقام پر سورہ روم مین مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ
قُوَّةٍ ضُعْفًا ان تینون کو ضمہ و فتحہ ضاد سے پڑھا حفصؒ نے اور ضمہ ضاد کی روایت
پہونچی حفص کو فضل بن مرزوق سے اور اِسی پر عمل ہے اور سورہ نمل مین ایک
مقام فِيمَا آتَانِيَ اللّٰهُ حفصؒ نے وصل مین یا کو فتحہ دیا اور وقف مین دو روایتین ہین
بالیاء و بغیر الیاء اور دو مقام سورہ دہر مین ہین ایک سَلَاسِلَا پڑھا حفصؒ نے حالت
وصل مین بغیر الف کے اور وقف مین دو روایتین ہین بغیر الالف و مع الالف دوسرا
قَوَارِيرَا اول کا وصل بغیر الالف اور وقف مین مع الالف اور دو لفظون کو حفص نے
اصل پر رکھا ایک سورہ کہف کے نوین رکوع مین وَمَا أَنْسَانِيهُ دوسرا سورہ فتحہ کے
دوسرے رکوع مین عَلَيْهُ اللّٰهَ اصل ہا پر ضمہ ہی سوا حفصؒ کے سب نے کسرہ پڑھا ہی بسبب جوار یای
کے اور دو لفظ مستثنےٰ ہین واسطے جملہ قراء کے ایک سورہ انعام کے پندرھوین رکوع مین قَالَ النَّارُ
مَثْوَاكُمْ دوسرا سورہ یوسف کے آٹھوین رکوع مین قَالَ اللّٰهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝
تو چاہیئے کہ ان دونون لفظون مین قال کے لام کے زبر کو مخفف کرکے پھر حرف
مدغم فیہ کو غنہ دیوے تا کہ معلوم ہو کہ مقدر مین اسکے قَالَ اللّٰهُ النَّارُ مَثْوَاكُمْ اور قَالَ
يَعْقُوبَ اللّٰهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ہی لیکن حقیقت ادا کی یہ ہی قَالَ لنَّارُ مَثْوَاكُمْ مین
لام کے زبر کو تخفیف کرکے نون کی تشدید پر غنہ کرے اور آواز کو پُر کرے تا کہ اشارہ
ہو طرف نہ ہونے لنا کے مبتدا بعد قول کے اور نہ ہونے فاعل اس کے اَلنَّارُ کے

کیونکہ فاعل اَللّٰہ ہے مقدر مین اور قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ یٰبَنِیْ قَالَ کے لام کے زبر کو تخفیف کر کے اَللّٰہِ کے لام کی تشدید پر غنہ کرے اور آواز کو پُر کرے خوب تاکہ جدا ہو قوت سے غنہ کے اسم اللّٰہ کیونکہ یہان فاعل یَعْقُوْبُ مقدر مین ہے یہ درۃ الفرید اور خلاصۃ الوقوف اور مدلل اور سجاوندی وغیرہ سے ہے فقط

تیتیسوین فصل الف اَنَا وغیرہ کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ الف اَنَا کا نزدیک سب قراء کے پڑھا نہین جاتا سبب یہ ہے کہ اصل مین الف نہین ہے رسم خط کا الف ہے رسم کا سبب یہ ہے کہ نون ضمیر ہمیشہ ساتھ فتحے کے ہے اب ان مخففہ سے ضمیر کے ان کو علیٰحدہ کرنے کے واسطے اخیر مین نون ضمیر کے الف لکھتے ہین تاکہ ہر شخص جان لیوے کہ یہ انا ضمیر کا ہے کیونکہ پہلے عثمان بن عفان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے وقت مین جب قرآن شریف لکھا گیا تھا اعراب نہ تھے جب اعراب نہ ہوے اور الف بھی نہوا تو اَنْ او اَنَ کی شکل ایک ہوئی اسواسطے ضمیر کے نون کی اخیر مین الف رسم خط کے واسطے لکھا گیا مگر امام نافع مدنی اگر بعد اَنَا کے ہمزہ متحرک ہو تو باثبات الف مع المد پڑھتے ہین جس طرح اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اَنَا اُحْیِیْ لیکن کسرہ ہو اگر ہمزے مین تو اختلاف ہے مانند اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وغیرہ کے اور جو سورۂ کہف مین لٰکِنَّا ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ مین الف نون کے ساتھ ہے وہ بھی انا کا الف ہے اصل مین لٰکِنْ اَنَا تھا الف کو گرا دیا نون کو نون مین ادغام کیا لکنّا ہوا تو پڑھنے مین قاعدہ انا کا رہا یعنی الف کو دراز نہین کرتے مگر حالتِ وقف مین قاعدہ کلّی ہے کہ الف کے ساتھ وقف کرین جس جگہ ہو اور امام ابن عامر شامی خاص لکنّا مین حالت وقف اور وصل دونون صورتو نمین الف کو ثابت رکھتے ہین اب جاننا چاہیے

Marfat.com

کہ کوئی شبہہ ان مقامون مین نکرے کہ مثل انا کے یہ مقام سب بھی ہین جیسا کہ سورہ آل عمران کے بارھوین رکوع مین اَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ جو جمع ہے اَنْمُلَہ کی معنی مین انگلی کے اور وَاَنَاسِیَّ کَثِیْرًا جو سورہ فرقان کے پانچوین رکوع مین معنی مین جمع انسان کی ہے اور وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جو جمع ہے آناب کی معنی ہین پھر جانے کے یہ سورہ زمر کے دوسرے رکوع مین ہے اور رجَآءَنا اور لِقَآءَنَا اور اَبْنَآءَنَا اور مثل اسکے کے اصل مین جَآءَ اور لِقَآءَ اور اَبْنَآءَ ہے نون الف جمع کا ہے اور جو اَنَا بغیر الف کے پڑھتے ہین وہ ضمیر واحد متکلم کی ہے معنی اُس کے مین کے ہوتے ہین جس طرح وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ اور اَنَا نَذِیْرٌ وغیرہ کے فقط اور جاننا چاہیئے کہ ثَمُوْدَ کا لفظ تمام قرآن مین بغیر الف کے ہی مگر چار جگہ رسم بالالف ہے ایک سورہ ہود کے چھٹے رکوع مین اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ دوسرا سورہ فرقان کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ تیسرا سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ چوتھا سورہ نجم کے تیسرے رکوع مین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰی پس ان چارون مقام مین بعد ثمود کے الف جو ہی لکھنے مین ہی پڑھنے مین نہین لکھنے مین اسواسطے ہی کہ ابوبکر وغیرہ نے بالتنوین پڑھا اگر الف نہوتا تو دوسرے کی قرأت ثابت نہ ہوتی باقی سب مقام مین بغیر الف کے ہی فقط

چوبیسوین فصل اعوذ کے پڑھنے کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ علما نے اعوذ کے پڑھنے مین اختلاف کیا ہے اکثرون نے مستحب کہا ہے قبل شروع قراءت قرآن کے اور بعضون نے کہا واجب ہی پروقت پڑھنے مین قرآن کے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مگر پکار کے پڑھے سوائے نماز کے اور آہستہ پڑھنا بھی

درست ہے اور موافق اس کے روایت کی نافع بن جبیر بن معطمؓ نے کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور روایت کی سہیلؒ نے ابن مسعودؓ سے کہ کہا ابن مسعودؓ نے پڑھا مین نے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اسی طرح پہونچی مجھکو جبرئیلؑ سے اور میکائیلؑ سے اور اُنھون نے دیکھا اسی طرح لوح محفوظ پر لیکن اصح یہ ہے کہ قبل قرأت کے سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اسیطرح پڑھا اور کہا صاحب نافع سکندری وغیرہ نے کہ سات طریقے پڑھنے تعوذ کے ہین اوّل پڑھا امام نافع مدنی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ دوم پڑھا امام ابن کثیرؒ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ سوم پڑھا امام ابو عمرؒ بصری نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ چہارم پڑھا امام ابن عامرؒ شامی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پنجم پڑھا امام عاصم کوفی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ششم پڑھا امام حمزہؒ کوفی نے اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہفتم پڑھا امام کسائیؒ کوفی نے نَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور موافق ان روایتون کے کم وزیادہ کرکے پڑھے بسبب حمد و توصیف خدا تعالی کے تو بھی جائز ہی مگر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کے لفظون کو رکھکر کم وزیادہ کرنا جائز ہی ورنہ نہین فقط

پچیسوین ۲۵ فصل بسم اللہ کے پڑھنے کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ بسم اللہ کے پڑھنے مین بھی اختلاف ہے علما کا سنت ہی

Marfat.com

نزدیک قالون کے جو راوی ہین امام نافعؒ مدنی کے درمیان دو سورۃ کے پڑھنا
اور واجب ہے نزدیک امام کسائی کوفی اور امام عاصمؒ کوفی اور امام ابن کثیرؒ مکی
کے جیسا کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ترک بسملة بین السورتین فقد ترک مائة واربعة عشر اٰیة من القراٰن
یعنی جسنے ترک کیا بسم اللہ کو درمیان دو سورۃ کے پس ترک کیا اُس نے ایک
سو چودہ آیت قرآن سے اسی واسطے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نماز جہریہ مین پکار کر
پڑھتے ہین اور فرماتے ہین کہ بسم اللہ جزو ہر سورۃ کا ہے اور خاص آیت سورۂ فاتحہ
کی ہی اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ نہ جز کسی سورۃ کا ہے اور نہ آیت
الحمد کی البتہ جز قرآن کا ہے یا جز سورۂ نمل کا مگر پڑھنا اسکا ہر سورۃ پر مبارک اور میمون
ہے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ اَلَخ اور سورۂ
برأت مین تین قول ہین کہا بعضون نے سورۂ انفال اور برأت ایک ہی اور کہا
بعضون نے برأت علیحدہ سورۃ ہے مگر وقت نزول اس سورۃ کے بسم اللہ نازل نہین
ہوئی اور کہا بعضون نے کہ بسم اللہ سورۃ امن ورحمت کی ہے اس سورۃ مین پہلے ہی
سے غصہ خدائے تعالیٰ کا مشرکون پر شروع ہوا اور حکم قتل کا اس سبب سے بسم اللہ
جائز نہین نہ اول اور نہ درمیان اس سورۃ کے کیونکہ تابع ہے اول کے پس جس کے
اول مین بسم اللہ منع ہے درمیان مین کیونکر جائز ہوگی اور کہا امام حمزہ کوفی نے کہ
تمام قرآن ایک سورۃ ہے اسواسطے یہ ہر سورۃ کو دوسری سورۃ سے وصل کرتے ہین
مثل مَنِ اهْتَدٰی اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ اور مُقْتَدِرٍ الرَّحْمٰنُ اور لَخَبِيْرٌ الْقَارِعَةُ ہ
وغیرہ اور امام ابن عامرؒ شامی اور امام ابو عمروؒ بصری اور ورشؒ راوی امام نافعؒ مدنی

درمیان دو سورۃ کے سکتہ پڑھتے ہین چنانچہ کہا شاطبیہ نے مصرع وکلا نص
کلاحب وجہ ذکرتہ لا یعنی ثابت نہین بسم اللہ نص قرآن اور نص حدیث سے مگر حدیث
احاد یعنی خبر واحد سے یعنی ایک صحابی سے اور کہا بعضون نے کہ درمیان چار
سورتون کے بسم اللہ پڑھے یا سکتہ کرے جن سورتون کو اربع الزہر کہتے ہین
یعنی دونون لَآ اُقْسِمُ اور دونون وَیْلٌ سبب یہ ہو کہ آخر مدثر کے اَهْلُ التَّقْوٰى
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ پھر کہے لَآ اُقْسِمُ پس اسمین خوف نفی کا آتا ہے اگرچہ یہ لا نفی کا نہین
مگر جاۓ خوف کی ہو اور ایسی ہی آخر انفطار کے یَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ ۰ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ اور آخر
فجر کے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۰ لَآ اُقْسِمُ اور آخر والعصر کے وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ ۰ وَیْلٌ لِّكُلِّ اور ویل کے معنی افسوس کے ہین پس یہ قباحتین چارون
مقام پر ظاہر ہین اور اعوذ اور بسم اللہ چار سورۃ پر پڑھی جاتی ہے اول وصل کل
جسطرح اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ دوسری قطع کل برعکس اس سورۃ کے تیسری وصل اول قطع
ثانی جس طرح اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ چوتھی قطع اول ثانی برعکس اس مثال کے اور بغیر اعوذ
کے بسم اللہ کو پڑھنا درمیان دو سورۃ کے تین قسم پر ہے پہلے قطع کرنا آخر سورۃ کا
اور وصل کرنا بسم اللہ کا ساتھ اول سورۃ کے جس طرح یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۰ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْقَارِعَةُ دوسرے قطع کرنا آخر سورۃ کا بسم اللہ سے اور قطع کرنا
بسم اللہ کا اول سورۃ سے جس طرح یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰
اَلْقَارِعَةُ تیسرے وصل کرنا آخر سورۃ کا ساتھ بسم اللہ کے اور وصل کرنا بسم اللہ کا

Marfat.com

ساتھ اول سورۃ کے جس طرح یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡقَارِعَةُ
مگر یہ آخر سورۃ کا جو وصل لکھا گیا یہ مکروہ ہی کیونکہ بسم اللہ واسطے ابتدا کے ہی نہ واسطے آخر سورۃ
کے اب ایک بات اور معلوم کرنا چاہیئے کہ قاری کو اختیار ہی کہ بسم اللہ کو چاہے وصل کرے
چاہے فصل کرے آیندہ سورۃ سے مگر وصل بسم اللہ کا گیارہ سورۃ مین اولی ہے اور نو
سورۃ مین فصل انسب ہے جیسا کہ کسی اُستاد نے اِن چار شعر مین کہا ہے اشعار

یازدہ سورۃ ست در قرآن	کہ درو وصل بسم است اولے
فاتحہ قارعہ قمر رحمٰن	کہف و انعام و انبیا و سبا
سورۃ الحاق علق فاطر	ورنہ دیگر ست قطع سزا
بینہ باقتال الہٰکم نہ	عبس و تبت و ویل و و لا

چھبیسوین فصل قراء شموس و قراء بدور کے بیان مین

اب ایک جدول ضروری ہی جو رموز قراء کے مع نام و نشان و مکان و راویان اُنکے کے ہی
بیان ہوتی ہی سب چودہ قاری اور اُنکے اٹھائیس راوی ہین مگر مشہور اور متفق علیہ سات ہین باقی
سات غیر مشہور اُنکی قرات جاننا اور تلاوت بھی بغیر نماز کے درست ہی اور جو مشہور ہین اُنکی قرات
تلاوت اور نماز مین جائز ہی جو مشہور ہین اُنکو قراء شموس کہتے ہین اور غیر مشہور کو قراء بدور جدول یہ ہے

قراء بدور			قراے شموس		
راویان		قاریان	راویان		قاریان
ابن حماز	عیسیٰ	ابو جعفر	ورش	قالون	نافع مدنی
ج	ب	ا	ج	ب	ا

ابن کثیر مکی د	بزی ہ	قنبل ز	ابن محیصن و	بزی ہ	ابن شنبوذ ز
ابو عمر بصری ح	دوری ط	سوسی ی	یعقوب ح	ویس ط	ابو الحسن ی
ابن عامر شامی ک	ہشام ل	ابن ذکوان م	سلیمان اعمش ک	مطولی ل	شنبوذی م
عاصم کوفی ن	ابو بکر ص	حفص ع	خلف بزاز ن	اسحاق وراق ص	ادریس ع
حمزہ کوفی ف	خلف بزار ض	ابو عیسیٰ خلاد ق	حسن بصری ف	دوری ض	عیسیٰ الثقفی ق
کسائی کوفی ر	ابو الحارث س	دوری ت یہ وہ ہین جو ابو عمرو کے راوی ہین ۱۲	یحییٰ ترمذی ر	ابو الوہاب س	ابن فرح ت

واضح ہو کہ یہ دوسری جدول واسطے علامات آئمہ قرأت اور بعض رواۃ عند الاجتماع کی ہیں وہ یہ ہیں

علامات	مجتمعین
ثاے مثلثہ ث	واسطے کوفیین یعنے امام عاصم وحمزہ وکسائی کے
خاے معجمہ خ	واسطے قراء شموس سواے امام نافع کے
ذال معجمہ ذ	واسطے کوفیین وامام ابن عامر شامی کے
ظاے معجمہ ظ	واسطے کوفیین وابن کثیر کے
غین معجمہ غ	واسطے کوفیین اور امام ابو عمرو بصری کے
شین معجمہ ش	واسطے امام حمزہ کوفی وامام کسائی کوفی کے ہے
صحبہ	واسطے امام حمزہ وامام کسائی وابو بکر راوی کے ہے۔

صحاب	واسطے امام حمزہ و امام کسائی وحفص راوی کے ہی۔
عم	واسطے امام نافع و امام ابن عامر کے ہے۔
سما	واسطے امام نافع و امام ابن کثیر و امام ابن عمرو کے ہی۔
حق	واسطے ابن کثیر و امام ابو عمرو کے ہے۔
نفر	واسطے امام ابن کثیر و امام ابو عمرو و امام ابن عامر کے ہی۔
حرمی	واسطے امام نافع و امام ابن کثیر کے ہے۔
حصن	واسطے کوفیین و امام نافع مدنی کے ہے۔

ستائیسوین فصل بیان مین نزول قرآن اور جمع قرآن کے

اے بھائی جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نازل ہوا بعد مبعوث ہونے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دفعہ کل لوح محفوظ سے آسمان اول مین لا کر بیت الاحسان مین رکھا درمیان رمضان شریف کے اور رات تھی شب قدر کی دلیل سے قول اللہ تعالیٰ کے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ پھر بیس برس کی مدت مین اور تیئیس برس مختلفہ کے تھوڑا تھوڑا کر کے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بوساطت جبرئیل امین کے نازل ہوا پھر ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرفاً حرفاً بہ تجوید تمام و باحتیاط تام بحرکات و سکنات و اثبات و حذفات کے صحابۂ کرام کو تعلیم فرمایا اور روایت کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو سورۃ نازل ہوتی تھی اُسیوقت جبرئیل کہدیتے تھے کہ اس سورۃ کو بعد فلان سورۃ کے رکھو اور جب آیت اُترتی تھی تو کہدیتے تھے کہ اس

آیت کو فلان سورۃ مین بعد فلان آیت کے رکھو اور مظاہر حق مین ہے کہ ترتیب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کے اجتہاد سے ہوئی اور ترتیب آیتون کی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی بر حسب وقعہ
لاتے تو کہتے کہ اسکو فلان سورۃ مین بعد فلان آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی
ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیلؑ
بحسب وقائع سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب
تلاوت کے ہے اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایک بار تمام قرآن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اس ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین جو
ترتیب سورتون کی نہ تھی اس سے یہ مطلب ہے کہ ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی نہ تھین کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا بھی تھا تو شاخون مین کھجور کی اور سفید پتھرون پر
اور سینون مین حافظون کے تھا بغیر ترتیب سورتون کے کہ کہین کچھ تھا کہین کچھ تھا
پھر بعد وفات شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوے تب سب کو جمع کرکے ترتیب سورتون اور آیتون کو
دیا جیسا کہ آگے ذکر اُسکا آتا ہے پھر ایک روز ناگاہ آئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا
یارسول اللہ بلاؤ اپنی اُمت کو کہ قرآن اُن سے سُنون مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کیا امتحان لینا چاہتے ہو میری اُمت کا وہ بیچارے ناخواندہ اور
ناتوان ہین پس اس عرصے مین حضرت میکائیل علیہ السلام آئے اور کہا یارسول اللہ

Marfat.com

قرأت زیادہ چاہو کہ آسان ہووے پھر طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ قرأت کی تو جبرئیل علیہ السلام گئے جناب باری مین پھر اجازت لائے ایک قرأت کی زیادہ اسی طرح سات مرتبے کی اجازت سے سات قرأت کی اجازت لائے پھر مخاطب ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف میکائیل علیہ السلام کے پھر وہ چپ رہے پس اس بات سے سات قرأت کا استنباط ہوا ہی اور وجوہات قرأتون کے اتنے صاحبون سے منقول ہوئے کہ یہ سب مہاجرین مین سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و سعدؓ و ابن مسعودؓ و حذیفہؓ و سالمؓ و ابوہریرہؓ و عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن عباسؓ و عمرو بن عاصؓ و عبداللہؓ و معاویہ و عبداللہ بن زبیرؓ و عبداللہ بن صائبؓ و عائشہؓ و حفصہؓ و ام سلمہؓ اور انصار مین سے ابی بن کعبؓ و معاذ بن جبل و ابوالدرداؓ و زید بن ثابتؓ و ابوزیدؓ و مجمع بن حارثہؓ و انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ یہ سب صاحب جامع قرآن تھے از منہاج اور روایت ہی سلسل عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ اول نازل ہوئی مکہ مین اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی سے مَالَمْ یَعْلَمْ تک پھر وقفہ دیا اللہ جل شانہ نے تین برس سے کچھ کم تا کہ استعداد کامل و مکمل ہو جا پھر اول نازل ہوئی مدینہ منورہ مین یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور سب کے اخیر نازل ہوئی ساتھ قول اختلاف کے بعض نے کہا وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور کہا گیا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ اور کہا گیا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور کہا گیا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اور کہا گیا یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ از مقنع و ریاض الابرار اور روایت کی صاحب مقنع اور شاطبی رحمہ اللہ نے کہ تحقیق دوبار پڑھا تمام قرآن شریف کو باترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے اپنی آخر عمر مین پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے اس جہان

Marfat.com

دار الامان کی طرف رحلت فرمائی بعدہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے اسی عرصے مین مسیلمہ کذاب نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین دعوی نبوت کا رکھتا تھا خروج کیا آخرش اس مردود بد اد مردود سے ایسی لڑائی ہوئی کہ جس مین پانچ سو قاری قرآن اور ایک روایت سے سات سو قاری شہید ہوئے اور عوام الناس کی تو کچھ گنتی نہین پس وہ پلید بعذاب الیم شدید کے جہنم واصل ہوا یہ جنگ یمامہ مشہور ہے بعد اسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آئے اور فرمایا کہ جماعت کثیر قرا کی ماری گئی اگر دوسری لڑائی پھر ہوئی اور اسمین بھی شہید ہو جاوین تو ایسا ہو کہ قرآن شریف درمیان ہمارے سے جاتا رہے پس بہتر یہی کہ قرآن کو جمع کر دو کہا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیونکر مرتکب اس امر کا ہون مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو یہ امر نہین فرمایا اور نہ عہد ٹھہرایا پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ یہ امر نیک ہی پس ایک مدت تک یہی گفتگو رہی آخر الامر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ بھی ملہم ہوئے پھر فرمایا زید بن ثابت کو کہ تو کاتب الوحی اور عاقل ثقہ اور عمر جوان ہی قرآن کو جمع کر پھر کہا زید نے کہ مین کیونکر اختیار کرون اس امر کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا اور نہ عہد ٹھہرایا پھر فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ الہام ہوا مجکو امر الٰہی یہی معلوم ہوتا ہی پھر کہا زید نے افسردہ ہو کر اگر مجکو تکلیف یہ دیتے کہ فلانے پہاڑ کو اکھاڑ پاؤن اپنے سے تو وہ آسان ہوتا اس سے جو امر کیا تمنے الامر فوق الادب جستجو کرونگا مین باوجودیکہ زید جامع قرآن اور کاتب وحی اور مقرب بھی تھے لیکن احتیاطاً ہر صحابی ثقہ سے تلاش کی پھر کہین سینہ بسینہ پہونچا کہین لکھا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کی ہڈیون اور شانون پر اور پسلیون پر اور سفید پتھرون اور ٹھیکریون اور شاخون کھجور کی پایا پھر سب کو جمع کر کے

Marfat.com

سات لغتوں پر ترتیب دیا جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچا تھا
سب لکھکر تیار کرکے پھر تلاش مین دو آیتین کہ وہ گم ہو گئی تھین بمحنت تمام خذیمۃ الانصار
سے پائین پھر اُن کو الحاق کیا آخر مین سورہ برأت کے وہ آیتین یہ ہین لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر سورۃ دوسری آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ تا آخر اس آیت سورۂ احزاب کے درمیان مین
لکھا پھر طیار کرکے لائے پاس صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور نقل ثانی اُسکی ہوئی
پھر بعد وفات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہی قرآن پاس حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے رہا پھر بعد وفات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ قرآن بی بی حفصہ رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا پھر ۳۰ھ مین خلافت مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حذیفہ
الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح ارمینہ پر دیکھکر لشکر مسلمانوں شام کا اور لشکر عراق کا آپس مین
قرآن مین اختلاف کرتا تھا ایک دوسرے سے اور کہتا تھا ہر ایک قِرَاءَتِیْ خَیْرٌ مِّنْ قِرَاءَتِکَ یعنی
قرأت میری بہتر ہے قرأت سے تیری اور بعضے کہتے تھے قِرَاءَتِیْ اَصَحُّ مِنْ قِرَاءَتِكَ پس حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال دیکھکر بہت غم کیا پھر آکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سارا
قصہ بیان کیا اور کہا یا امیر المومنین بچا اس اُمت کو اس بلا سے مبادا کہ اس اُمت مین بھی
خلاف پڑ جاوے مانند یہود اور نصاریٰ کے پھر پہونچے پہونچتے ناگاہ ہم تک بھی نہ پہونچے
یہ حال سنکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ ہزار آدمی جمع کیے پھر کہا اُن کو کہ کیون کر
اختلاف پڑا درمیان تمھارے قرآن مین اُنھون نے ایسا بیان کیا کہ وہ کفر تھا پھر کہا حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اب رائے تمھاری کیا ہے کہا اُنھون نے جو رائے تمھاری فرمایا کہ رائے
میری یہ ہے کہ تمام مصحف شریف کو ایک لغت پر جمع کرون کہ پھر اختلاف نہ پڑے کہا سب نے بارک اللہ

راے تمھاری نیک ہی پھر اُسیوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی قرآن بی بی حفصہؓ کے پاس سے منگوایا پھر حکم فرمایا زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید ابن عاص اور عبد الرحمن بن حارث رضی اللہ تعالی عنہم کو کہ اس مصحف کو چند مصحف پر لکھو بزبان قریش ایک لغت پر مگر اسطرح پر کہ تجنیس خط ایک ہوا اور اُس مین جمیع قرأت ثابت ہون پھر سوچ کر فرمایا آپ نے کہ بے نقاط لکھو تا کہ احتمال اور قرا،تون کا ثابت ہو مثلاً لِتُحْصِنَكُمْ بالتاء والیاء وبالنون اور مثلاً خِتَامُهُ کو بصورت خِتْمُهُ کے لکھو تا کہ ختامه اور خاتمه دونون ثابت ہون علی ہذا القیاس پھر کہا زیدؓ نے جس جگہ کم و زیادہ حرفون کا شبہ ہو مثلاً وَسَارِعُوْا بالواو وبغیر الواو وَقَالَ الْمَلَأُ وَقَالَ مُوْسٰی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ یہ سب با لواو وبغیر الواو لکھوا اَشَدُّ مِنْكُمْ قُوَّةً بالہا، وبالکاف وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا بالفاء وبالواو بِضَنِيْنٍ بالضاد وبالظا، تو فرمایا اسکو جس طرح سے جسکو پہونچا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسا ویسا لکھو پھر اختلاف پڑا اَلتَّابُوْتُ اور اَلتَّابُوْهُ بالتاء وبالہاء مین فرمایا کہ تاے مطولہ یعنی تاے دراز سے لکھو لغت قریش یہی ہی غرضکہ ہر ایک لفظ کی ایسی تحقیق کامل ہوئی کہ اگر کسی نے کہا فلان بن فلان نے یہ آیت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھی ہے تو اُسیوقت بلایا اُن کو دور دور سے پھر پوچھا اُنسے جیسے کہا ویسے ہی لکھا پھر بعد تمام وکمال کے ایک مصحف بصرے کو ایک کوفے کو ایک شام کو بھیجا اور ایک مدینہ منورہ مین رہا پھر اُن سے نقل ہو کر ایک مکہ اور یمن اور ایک بحرین کو بھیجا پھر ان ساتون جگہ مین صحابہ کرامؓ موجود تھے جیسا کہ اُنکو تعلیم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسے ہی پڑھایا پھر بعد اُن کے ان ساتون جگہ مین یہ امام نہایت رابط وضابط بڑے ثقہ قائم مقام صحابہ کرامؓ کے مقرر ہوے

Marfat.com

مدینۂ منورہ مین ابوجعفر بعد انکے شیبتہ بن نصاح بعدہ نافع اور مکہ معظمہ مین عبداللہ بن
کثیر وحمید بن قیس ومحمد بن محیض اور بصرہ مین عبداللہ بن ابی اسحاق وابوعمرو اور
بعدان کے عاصم حجدری وبعدہ یعقوب اور شام مین ابن عامر اور عطیہ بن قیس اور
اسمٰعیل بن عبداللہ بعدہ یحییٰ ذماری وبعدہ شریح بن یزید اور کوفے مین یحییٰ بن وثاب
بعداُن کے عاصم بن ابی النجود اور سلیمان الاعمش بعدان کے حمزہ بعدہ کسائی اور علما
نے لکھا ہے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیکن ایک مصحف مین مرتب نہ تھا اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ہوا منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمٔ
مصحف کے از روے ثواب ابوبکرؓ ہین اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خداے عزوجل
کو اور تیسری بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا عثمان نے صحابہؓ کو
پھر لکھوایا مصحفون کو ساتھ لغت قریش کے اور اطراف وجوانب مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس ۲۵
مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابوبکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جمع کیا اس
ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف
واقع نہ ہو پس حقیقت مین عثمانؓ جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے
ہین لوگون کو لغت قریش پر فقط

فصل اٹھائیسوین بیان مین سیپارہ اور رکوع وغیرہ کے

جاننا چاہیے کہ تیس ۳۰ سیپارے اور رکوع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول نہین پھر کیونکر مقرر ہوے وہ اسطرح سے مقرر ہوے کہ جو مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے وقت مین لکھے گئے تھے وہ کچھ کم وزیادہ تیس تیس ۳۰ جزو پر تھے اور اُسوقت جز ہوتا تھا

Marfat.com

دس ورق کا اور جزء کے دس عدد ہوتے ہین اسواسطے ہر جزء کے اور پر جزء اول جزء ثانی
جزء ثالث جزء رابع وغیرہ لکھتے ہین پس اسی واسطے اکثر جزء اور ربع اور نصف اور
ثلث مین اختلاف ہے ربع کہتے ہین چار حصے کے حصے کو نصف کہتے ہین دو حصے کے
ایک حصے کو ثلث کہتے ہین چار حصے کے تین حصے کو رکوع اسواسطے مقرر ہوے
کہ حضرت امیر المومنین عثمانؓ بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف مین
قرآن مجید کو درمیان تراویح کے چاند رات سے لیکر ستائیسوین تاریخ تک پڑھا تو بحساب
بیس بیس رکعت ہر روزہ کے پانچ سو چالیس رکعات ہوئین تو آپ نے یہ عمل کیا اسی عمل کو
رکوع قرار دیتے ہین اب اس حساب سے پانچ سو چالیس رکوع مقرر ہوے اور یہ نشانی صورت
عین کی تین وجہ پر ہے پہلی وجہ یہ کہ عین سر اسم عثمان ہی دوم یہ عمل کہ عثمانیہ ہی سوم یہ
کہ رکوع کے اخیر مین عین ہی اور کہا بعض نے کہ یہ عمل امیر المومنین عمرؓ سے ہی اور کہا
بعض نے یہ عمل حذیفۃ الیمانؓ سے ہی کہ یہ امام ہین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ کی رمضان
مین اور کہا بعض نے یہ عمل عبد الرحمن سلمیؓ سے ہی اور کہا بعض نے کہ یہ عمل حسن بصری سے
ہی مگر یہ قید پانچسو چالیس رکوع کی مختلف ہی کوئی زیادہ کہتا ہی کوئی کم لیکن تراویح کے
حساب سے اور قول معتبر سے پانچسو چالیس عدد ٹھیک ہی اور رموز القرآن مین بھی پانچسو
چالیس لکھے ہین گیارہ رکوع مختلف علاوہ ہین جیسے کہ آل عمران مین لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ اور
اعراف مین وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اور برأت مین اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ اور رعد مین
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ اور مریم مین قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ اور انبیاء مین قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ
اور حج مین وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور والصافات مین قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ
كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ اور واقعہ مین اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ اور ممتحنہ مین يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا

Marfat.com

جاءك المؤمنات یہ سب لکھا گیا وسیلۃ القاری سے

فصل انتیسوین بیان مین منازل قرآن اور ختم قرآن کے

جاننا چاہیے کہ طریق منازل قرآن کے تین طرح سے صحابۂ کرامؓ سے منقول ہین ایک فمی بشوق ہے یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اُن کے سرون پر حرف حروف فمی بشوق کے واقع ہون بیان اُسکا یہ ہو کہ ف سے اشارہ فاتحہ م سے مائدہ ی سے یونس ب سے بنی اسرائیل ش سے شعرا و سے والصافات ق سے ق اس ترتیب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہو دوسری فیل یہ تین حرف ایک کلمے مین مرکب ہین واسطے تین منزل کے ف سے فاتحہ ی سے یونس ل سے لقمان تیسری منزل ختم احزاب یہ منزل حرفون پر اشارہ نہین بلکہ صحیح ترتیب اسکی یہی فمی بشوق ہے یہ قید ملا علی قاری نے اسلیئے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہو کہ روز جمعے کو اول قرآن سے اخیر مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتے کو انعام سے آخر توبہ تک پڑھے اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے اکثر قضاے حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہو علما نے اس ختم کو نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کیا ہو کہ اُنسے منقول ہو اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا اُس شخص نے کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابو داودؒ اور دارمی رحمہ نے فائدہ کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ نہ سمجھا ظاہر معنی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمر بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمے کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد

Marfat.com

نفی سمجھ کی ہے نہ نفی ثواب کی پھر سمجھین لوگون کی متفاوت ہین انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین اور بعض بعض نے عمل نہین کیا اسپر پس ختم کرتی تھی ایک جماعت ایک دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہے اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسپر تھا یعنی سات دن پر اور روایت کی ہے بخاریؒ اور مسلمؒ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبداللہ ابن عمرؓ کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسی کو ختم الاحزاب کہتے ہین یعنی سات دن مین ختم کرنا حاصل یہ ہے کہ ختم احزاب کی کتنی ہی ترتیبین علما نے نقل کین لیکن صحیح تر ترتیب فمی بشوق ہے پس دونون ایک ہی ہوئے اور کہا نوویؒ نے مختار یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اشخاص کے پس جسکو دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اختصار کرے اُسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو مسلم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین پس وہ اکتفا کرے اُس قدر پر کہ نہ باز رکھے اُس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقۂ اہل عیال مین مشغول ہو اُسکے لیئے بھی یہی حکم ہے اور جو کہ انمین سے نہو پس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قرأت کو نہ پہونچے یہ سب لکھا گیا مظاہر الحق سے اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور آوے گی ایک قوم سیدھا کریگی قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھین گے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے

Marfat.com

شعب الایمان مین **فائدہ** عجمی یعنی سوائے اہل عرب کے فارس اور رومی اور حبشی مانند سلمانؓ
اور صہیبؓ اور بلالؓ کے تھے اور قرأت اُن گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے
نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سب کی قرأت اچھی ہی اور لائق ثواب کے ہی اسلیئے
کہ اختیار کیا تم نے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے
لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر یعنے سنوارینگے الفاظ اور کلمات
قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر وشہرت کے
جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت پر یعنی دنیا کے فائدے کے لیئے
پڑھینگے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور
دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیئے اور فکر کرنا اسکے
معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنا اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا
ع ، ج + حاصل اس حدیث سے یہ ہوا کہ پڑھنے والا عجمی ہو یا عربی سیدھا سیدھا اپنے
مخارج سے حرفون کو ادا کرتے ہوے بغیر تکلف کے پڑھے اللہ کے واسطے دنیا کی طمع یا فخر
کے واسطے نہ پڑھے تو وہ ثواب پاویگا اور ایسے شخص کو جہانتک طاقت ہو اُتنے روزمین
ختم کرنا چاہیئے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت کے فائدے مین اوپر گذرا مگر اصح قول وہی ہی
کہ تین دن سے کم مین مکروہ اور بعض قول مین حرام ہی جیسا کہ بخاری کے حاشیے مین ہی اور ترمذی
کی اس حدیث مین ہی عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قلت یا رسول اللہ فکم اقرؤ القرآن قال اختمہ
فی شہرٍ قلت انّی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشرین قلت انی اطیق افضل من
ذلک قال اختمہ فی خمسۃ عشر قلت انّی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشر
قلت انّی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمسٍ قلت انّی اطیق افضل من ذلک قال فما

Marfat.com

رخص لی هذا حدیث حسن صحیح غریب یعنی روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا اُنھون نے
کہا مین نے یا رسول اللہ کتنے دن مین پڑھون مین قرآن فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ختم کر تو ایک مہینے مین کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہون مین اس سے کہا ختم کر تو بیس روز
مین کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہون مین اس سے کہا ختم کر تو پندرہ روز مین کہا تحقیق طاقت
زیادہ رکھتا ہو نمین اس سے کہا ختم کر تو دس روز مین کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہو نمین اس سے کہا
ختم کر تو پانچ روز مین کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہو نمین اس سے کہا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے پس
نہین دی رخصت واسطے میرے ای بھائی جب معلوم ہوا تجکو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے وقت مین کسی صحابی کو سات اور پانچ اور تین روز سے کم کی اجازت نہین دی اور وہ لوگ خاص
اللہ کے واسطے پڑھنے والے تھے اور اہل زبان تھے پھر ہم لوگ کس شمار مین ہین کہ اول تو ہم اُنکے مطابق قرآن
صحیح ساتھ تجوید کے ادا نہین کرسکتے دوسرے دنیا کے کامون سے فرصت نہین ہمکو تو اسقدر پر اکتفا اور ختم کرنا چاہیے
کہ ہر روز بعد تلاوت کے اور اور کام ضروری بھی بخوبی انجام ہو سکے اور اگر نماز تراویح مین ہم ختم کرنا یا سننا
چاہین تو ایک ختم بس ہی رمضان شریف کی پہلی سے ستائیس تاریخ تک تاکہ موافق سنت کے
اور اکثر صلحا کے عمل کے مطابق ہو اور جو اس زمانہ مین حفاظ سب ایک شب مین سارے قرآن کا
ختم نماز تراویح مین سناتے ہین یہ ہرگز درست نہین ہو سکتا اس لیے کہ نماز تراویح اسطرح کسی
بزرگ سے ثابت نہین اور خلاف سنت کے ہوتا ہی پس یہ مکروہ تحریمی ٹھہرتی ہی اور جو قباحتین
اس مین پائی جاتی ہین اُس سے حرام بھی ٹھہرتی ہی اول ادا ے حروف فرض ہی بقدر
معنی نہ بگڑنے کے دوسرے ترتیل یعنی تجوید واجب ہی بقدر بلاغت اور فصاحت نہ بگڑنے
کے اسکا عمل ان سب مین مطلق نہین پایا جاتا تیسرے اطمینان وغیرہ کے ساتھ نماز ادا ہونی
چاہیے نہین ادا ہوتی چوتھے قرأت مین تفکر اور تدبر اور فہم معانی ہونا چاہیے نہین ہوتا پانچوین امام اور

مقتدی کو از حد تکلیف ہوتی ہی کہ بسبب اسکے قرار کے ساتھ ٹھیک کھڑے نہین رہ سکتے
کمر اکڑنے لگتی ہے اور پیر کا تلوا گرم ہو جاتا ہے امام تو بسبب طمع دنیوی اور دکھاوے اور
فخر کی نیت سے توڑ کر بہت زور زبردستی سے کھڑے رہکر ہلنے ڈلنے لگتے ہین اور پڑھنے
کا حال یہ ہوتا ہی کہ ثا اور صاد کی جگہ پر سین اور ذال اور ظا کی جگہ پر زا اور ضاد کی
جگہ پر دال اور با کی جگہ پر پے اور جیم کی جگہ پر چے اور عین کی جگہ پر ہمزہ اور حا کی جگہ پر ہا
کہین آدھا کہین پورا لفظ گم اُخفا اور اظہار و شد و مد و پر و باریک وغیرہ کا کچھ پتا ہی
نہین خدا ایسے پڑھنے اور سننے سے ہمکو اور بھائی دیندارون کو بچاوے
اور اکثر مقتدیون کا یہ حال ہوتا ہے کہ نیت کر کے کھڑے ہوتے ہین جب نہین کھڑے ہو سکتے
تو نہایت بیقرار ہو کر نیت توڑ ڈالتے ہین پھر جب امام نے سجدے کی آیت پڑھی یا رکوع مین
جھکا تو دوڑ کر بعض تو مل جاتے ہین اور اکثر تو نماز مین ملتے ہی نہین ایسے ہی بطور تماشے کے
کھڑے یا بیٹھے رہتے ہین اور گپ گذاری کرتے ہین اور یہ بات سب پر کھلی ہوئی ہے
اب بتاؤ تراویح کہان ہوئی اور ختم کا سننا کہان ہوا بلکہ گنہگار رہوے وہان کے
جانے والے سب جو کہ نیت باندھتے ہین اور توڑ دیتے ہین پھر جا کر ملتے ہین پھر
توڑ دیتے ہین اور جو لوگ گپ گذاری کرتے ہین کیونکہ جب قرآن پڑھا جاوے
اُسوقت حاضرین مجلس کو سننا واجب ہو جاتا ہے اور چپ رہنا اُس آیت کی دلیل
سے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ یعنے اور جب پڑھا جاوے
قرآن پس سنو اُسکو اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ و علیٰ ہذا القیاس پڑھنے والا بھی
گنہگار رہوگا کیونکہ اُسکو ایسے مقام پر پڑھنا منع ہے کہ جہان لوگ نہ سنین اور یہ آیت
واسطے خطبہ اور نماز کے نازل ہوئی کہ لوگ سنین اور چپکے رہین اور بات وغیرہ

نہ کرین مگر اس آیت کا حکم عام ہے اب اگر کوئی شخص طاقت پڑھنے کی رکھتا ہے شرط کے مطابق اور سننے والے بھی کھڑے ہو سکین اور نماز بھی خاطر جمعی کے ساتھ ہو سکے تو اُن کے واسطے تین شب مین ختم درست ہے ورنہ مکروہ ہوگا ایسا ہی بیٹھ کے پڑھنے والے کے واسطے حکم ہے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین بھی تین روز سے ختم مکروہ لکھا ہے جبکا دل چاہے دیکھے اور نیت باندھکر پھر توڑ ڈالنا حرام ہے بغیر عذر شرعی کے اور عذر شرعی حدث وغیرہ ہے پھر جو شخص بغیر عذر شرعی کے نماز کو کھیل اور تماشا بناوے اس طور پر کہ جب چاہے نیت کر کے ملے اور جب چاہے توڑ ڈالے تو وہ حرام کام کرنے والا ٹھہرا پس حرام کام درست نہین علی ہذا القیاس امام بھی جب قرآن اور نماز کے ادا کے شرائط مطابق پڑھنے والا نہین ٹھہرا پس ختم قرآن اور نماز کیونکر ادا ہوئی بلکہ محنت برباد اور گناہ لازم ہوے سب پر فقط

فصل تیئسوین تکبیر اور ترتیب ختم قرآن کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سنت ہے تکبیر کہنا آخر مین والضحیٰ اور الم نشرح وغیرہ کے آخر قرآن تک یعنی والناس تک اسطرح پر کہ بعضے جا فصل کرنا بہتر ہے اور بعضی جا وصل اخیر مین جسکے ساکن ہو اُس ساکن کو بدلے کسرے سے اور وصل کرے اللہ اکبر کے لام مین مثل فَحَدِّثْ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور فَارْغَبْ اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے اور اگر تنوین ہووے تو نون تنوین کو جسکو نون قطنی کہتے ہین کسرہ دیوے مثل مُخْبِیْرٌنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور تَوَّابًا اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے اور اگر ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش ہووے تو اُسکو بھی ملاوے مثل حَاکِمِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور عَنِ النَّعِیْمِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے مگر جسکے آخر مین ہا ضمیر کی ہو وہان فصل بہتر ہے مثل خَشِیَ رَبَّہٗ ۞ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور شَرًّا یَّرَہٗ ۞ اللّٰہُ اَکْبَرُ نماز مین

Marfat.com

بھی جائز ہی اور غیر نماز مین بھی یہ استحسان مین ہے اور تکبیر کا کہنا حدیث شریف سے ثابت ہی
اور جب قل ہو اللہ تک پہونچے تب ایک مرتبہ پکار کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھکر
قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھے بعدہ وَالنَّاسِ تک پڑھکر چاہیے ختم کرے یا اَلْحَمْدُ اور الٓمّٓ
سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھکر ختم کرے یہ بھی حدیث شریف مین ہی اور عمل اَلْمُفْلِحُوْنَ تک کا
اکثر حفاظون کا اور معتبر قاریون کا ہے اور جو حافظ صاحب سب اور قاری صاحب اَلْمُفْلِحُوْنَ
کے بعد بھی اور اور آیت متفرقہ پڑھتے ہین یہ کسی سندی کتاب مین یا حدیث شریف مین نہین آیا
کیونکہ مکروہ ہے نماز یا غیر نماز مین جیسا کہ طحطاوی مین ہے ان الترتیب من واجبات
القراءۃ ولو خارج الصلوۃ فکیف لایکرہ ذلک فی النفل یعنی تحقیق ترتیب واجبات
قرأت سے ہی اگرچہ نماز کے باہر ہو پس کیونکر یہ مکروہ ہوگا نماز نفل مین ایسا ہی فتاوی عالمگیری
واتقان مین ہی اور روایت کی ابو عبیدہؓ نے سعید بن المسیبؒ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی خدا
علیہ وآلہ وسلم گذرے بلالؓ پر اور وہ پڑھتے تھے کچھ اس سورۃ سے اور کچھ اس سورۃ سے پس
فرمایا اے بلالؓ گذرا مین نزدیک تیرے اور تو پڑھتا تھا اس سورۃ سے اور اس سورۃ سے
پس کہا بلالؓ نے ملاتا ہون مین پاکیزہ ساتھ پاکیزہ کے پس فرمایا آپ نے پڑھ سورۃ جیسے
کہ وہ ہی یعنی خلط نکرنا فرمایا علی نحوہا یہ حدیث مرسل صحیح ہی اور یہ نزدیک ابو داؤد کے
موصول ہی ابی ہریرہؓ سے بدون اسکے آخر کے اور کہا حدیث کی ہم سے معاذؓ نے اُسنے
ابن عونؓ سے کہا پوچھا مین نے ابن سیرینؒ سے حال اُس شخص سے کہ پڑھے ایک سورۃ سے
دو آیتین پھر چھوڑے اُسکو اور شروع کرے دوسری سورۃ مین کہا ابن سیرینؓ نے
چاہیے کہ پرہیز کرے اور اُڑے ایک تمہارا یہ کہ گناہ کرے گناہ کبیرہ اور وہ نہ سمجھتا ہو
کہا ابو عبیدہ نے حکم نزدیک ہمارے کراہت آیات مختلفہ کا پڑھنا ہے جیسا کہ انکار کیا

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال پر اور جیسا کہ مکروہ جانا ابن سیرینؒ نے
اور نقل کیا قاضی ابو بکرؒ نے اجماع نہ جائز ہونے پر ایک ایک آیت پڑھنا ہر سورۃ سے کہا
بیہقی نے اور نیک دلیل اسپر ہی کہ یہ ترتیب کلام اللہ کی حاصل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اور اُنکو جبرئیلؑ سے پس مناسب ہی قاری کو یہ کہ پڑھے قرآن اوپر ترتیب منقول کے
اور کہا ابن سیرینؒ نے ترتیب اللہ کی بہتر ہی تمھاری ترتیب سے اور ختم کے بعد الحمد اور
الٓمّٓ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھنا سنت ہی جیسا کہ اتقان مین ہی اذا فرغ من الختمة ان یشرع
فی اخری عقیب الختم لحدیث الترمذیؒ وغیرہ احب الاعمال الی اللہ تعالی الحال المرتحل الذی
یضرب من اول القرآن اٰخرہ کل ما حل ارتحل واخرج الدارمیؒ بسند حسن عن ابن
عباسؓ عن ابی بن کعبؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ ۰ افتتح من الحمد ثم قرء من البقرۃ الی اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۰ ثم دعا بدعاء الختمة
ثم قام یعنی سنت ہی جب فراغت کرے ختم قرآن سے یہ کہ شروع کرے دوسرے مین ختم
کے بعد واسطے حدیث ترمذیؒ وغیرہ کے کہ دوست زیادہ عملون کا نزدیک اللہ تعالے
کے حال مرتحل کا ہی اور حال مرتحل وہ شخص ہی جو پڑھے شروع قرآن سے آخر تک اور جب
ختم کرے پھر شروع کرے اور روایت کی دارمیؒ نے بسند حسن ابن عباسؓ سے اور اُنھون نے
ابی بن کعبؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جب پڑھتے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے پھر پڑھتے سورہ بقرہ سے اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پھر دعاے
ختم پڑھتے پھر کھڑے ہوجاتے ایسا ہی سنن دارمیؒ وغیرہ مین ہے اور نماز تراویح مین ختم
کے وقت جب دو رکعت باقی رہے تو اول رکعت مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۰ اور قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یا فقط قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ اور

Marfat.com

سورہ بقرہ مُفلِحُونَ تک پڑھے فی العالمگیریة من یختم القرآن فی الصلوٰة اذا فرغ من المعوذتین فی الرکعة یرکع ثم اذا قام الی الثانیة یقرء بفاتحة الکتاب وشیٔ من البقرة کذا فی الخلاصة یعنی جو شخص ختم کرے قرآن و نماز مین جب فارغ ہو معوذتین سے پہلی رکعت مین رکوع کرے پھر جب کھڑا ہو دوسری رکعت مین پڑھے سورۂ فاتحہ اور چند آیت سورہ بقرہ سے اسی طرح ہی خلاصہ مین اور سارے قرآن مین سے ایک مقام پر پکار کرکے بسم اللہ کو پڑھنا آیا ہی نماز تراویح مین اُس بسم اللہ کے سوا جو آیت ہی سورہ نمل کی جیسا کہ شرح بحر العلوم مین آیا ہی علی ھذا ینبغی ان یقرأھا فی التراویح بالجہر مرة ولا یتادی الختم دونھا یعنی اسپر لائق ہی کہ پڑھے بسم اللہ کو تراویح مین پکار کر ایک بار اور نہین ادا ہوگا ختم بدون اسکے کامل طور پر اور دُر المختار مین آیا ہی وھی اٰیة واحدة من القرآن کلہ انزلت للفصل بین السور مما فی النمل ھو بعض اٰیة اجماعا ولیست من الفاتحة ولا من کل سورة یعنی بسم اللہ ایک آیت ہی کل قرآن سے اُتاری گیی ہی واسطے فرق کے درمیان سورتون کے پس جو بسم اللہ سورہ نمل مین ہی وہ بعض آیت بالاتفاق ہی اور نہین ہی جز فاتحہ اور نہ کسی سورة کا اور عالمگیری مین آیا ہی وھی من القرآن اٰیة انزلت للفصل بین السور اور صحیح مسلم مین آیا ہی البسملة من القرآن ولیست جزء سورة منہ فیقرء فی الختم مرة بسم اللہ قرآن سے ہی اور نہین جز کسی سورة کا قرآن سے پس پڑھی جاوے ختم مین ایکبار اور تنویر الیتامی مین لایا ہی کہ حنفی لوگ اسپر ہین کہ بسم اللہ ایک آیت ہی مکرر ہوئی ہی واسطے فرق کرنے درمیان سورتون کے پس قرآن عبارت ہی ایکسو چودہ سورة اور ایک آیت سے پس ختم قرآن مین ایکبار بسم اللہ پڑھنا ضرور ہی جس سورة مین کہ چاہے اور جز ہر سورة کا نہین ہی جیسا کہ مذہب امام شافعیؒ کا ہی کہ اُنکے نزدیک بسم اللہ ایکسو تیرہ آیت ہی قرآن مین ہر سورة پر سوائے سورہ برأت کے پس اگر ایک جگہ ترک کیا تو ختم ترک کیا انتہی اور شرح تحریر الاصول لابن التمام وغیرہ مین لازم کرکے لکھا ہی فیلزم فی الختم قرائتھا فی مفتح سورة

انتہیٰ یعنی پس لازم ہی ختم قرآن مین پڑھنا بسم اللہ شروع کسی سورہ پر اسواسطے حافظون نے عمل کرلیا ہی قبل قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے پڑھنا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھنا کیونکہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھنے سے ایک ختم کا ثواب ملتا ہی لیکن بسم اللہ کا خاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے قبل پڑھنا کسی معتبر کتاب مین نہین ملا جس سورہ مین چاہین پڑھ سکتے ہین اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا تین مرتبہ پڑھنا نوافل وتراویح مین بقول فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ کے جائز سمجھا جاتا ہے جیسا شرح منیہ کی اس عبارت مین ہے قرأۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث مرات عند ختم قرآن لم یستحسنہا بعض المشائخ وقال فقیہ ابو اللیث ھذا شیٔ استحسنہ اہل القرآن وائمۃ الامصار فلا بأس بہ الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یزیدہ علی مرۃ انتہیٰ یعنی پڑھنا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا تین مرتبہ ختم قرآن کے وقت بعض مشائخ نے اچھا نہین سمجھا ہی اور فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ اہل قرآن اور اہل امصار نے اسکو مستحسن جانا ہی پس تین مرتبہ پڑھ لینا مضائقہ نہین ہے ہان اگر فرض مین ختم قرآن ہو تو تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو نہ پڑھنا چاہیئے جیسا اُسی کتاب مین دوسری جگہ لکھا ہی یکرہ تکرار السورۃ فی الفرض ولا یکرہ تکرار السورۃ فی النفل لان باب التطوع اوسع انتہیٰ ملخصا یعنی مکروہ ہی تکرار پڑھنا سورہ کا فرض مین اور نہین مکروہ ہی نفل مین کیونکہ باب نفل مین اوسع ہی انتہیٰ پس جب جائز نفل مین تکرار سورہ مکروہ نہین ہی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا تین مرتبہ پڑھ لینا اچھا سمجھا گیا اس لیے حفاظ قرآن وقت ختم فرمان سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ زیادہ ثواب کی طمع پر پڑھ لیتے ہین۔

فصل اکتیسوین بیان مین سجدۂ تلاوت کے

جاننا چاہیئے اے بھائی سجدے سارے قرآن مین چودہ ہین مگر امام مالکؒ نے فرمایا کہ مفصل سورتون مین سجدہ نہین یعنی سورہ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا مین اُن کے

نزدیک سجدہ نہین تو اُنکے نزدیک گیارہ سجدہ ہوے اُنکے سوا باقی سب کے نزدیک چودہ ہین
مگر اتنا فرق ہی کہ امام اعظمؒ کے نزدیک سورۂ صاد کا سجدہ ہی اور سورۂ حج کا اخیر سجدہ نہین
اور شافعیؒ نے اخیر حج کا کیا صاد کا نہین اور یہ سب کے سب واجب ہین ازروے حدیث شریف
کے اور بقول فقہاے کرام کے اور نزدیک امام اعظمؒ کے ترک سے قضا لازم ہی اور بعض روایت
مین سات سجدے فرض اور تین واجب اور چار سنت ہین مگر یہ ضعیف ہی کیونکہ مظاہر حق وغیرہ
کتابون مین حدیث آئی ہی اور اُس حدیث اور دیگر حدیثون سے امام صاحبؒ نے واجب
ہونے کی دلیل لی ہی جیسا کہ روایت ابن عباسؓ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سورۂ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اُنکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور
جنون نے اور آدمیون نے روایت کی بخاری نے فائدہ مشرکون نے اس لیے سجدہ کیا
تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی
تک تو شیطان نے اپنی آواز کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کے مشابہ کرکے پڑھا تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ
الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرْتَجٰی یہ بہت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت اُن کی البتہ امید
کی گئی ہے پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوے
اور حضرتؐ نے جب سجدہ کیا تو اُنھون نے بھی کیا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سجدہ کیا
ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سورۂ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین
روایت کی یہ مسلمؒ نے فائدہ اسمین رد ہے امام مالکؒ کا کہ وہ کہتے ہین مفصل سورۃ مین
سجدہ نہین انتہی روایت صحیحہ بہت ہین وجوب کے لیے جسکا دل چاہے حدیث اور فقہ کی
کتابون مین دیکھ لے لکن باقی امامون کے نزدیک سنت ہین سجدے تلاوت کے اب مسائل
سنو جیسا کہ درمختار وغیرہ مین ہے واجب ہے ایک سجدہ بسبب پڑھنے ایک آیت کے چودہ آیتون مین سے

Marfat.com

سجدے کی آیتین چار قرآن مجید کے نصف اول مین ہین اور دس نصف دوم مین پس اگر
آیت سجدہ کو لکھے یا ہجے کرے تو سجدہ واجب نہوگا اسی طرح ساری آیت مین سے اگر کلمۂ سجدہ کو
پڑھے یا اکثر آیت پڑھے مگر کلمۂ سجدہ کو چھوڑ دے تو سجدہ واجب نہ ہوگا کذا فی الطحطاوی
شامی نے کہا کہ وجوب عام ہی خواہ تلاوت آیت نماز مین ہو یا نماز سے خارج جاننا چاہیئے کہ سبب
سجدے کے تین ہین اول تلاوت اگرچہ سماع نہ پایا جاوے یعنی آیت سجدہ کو تلاوت کی اور
نہین سنا جیسے پڑھا بہرے آدمی کا دوم سننا آیت سجدہ کا یہ شرط ہے پڑھنے والے کے سوا دوسرے
شخص کے حق مین اگرچہ فارسی مین ہو جبکہ خبر دی جاوے اور اگر اُسکو خبر نہ ہو کہ آیت سجدہ ہی
تو معذور ہی تیسرا اقتدا کرنا اگرچہ مقتدی آیت سجدہ کو نہ سنے اور نہ موجود ہو آیت سجدہ
کے پڑھنے کیوقت یعنی گو امام نے اقتدا سے پہلے سجدے کی آیت پڑھ لی ہو تب بھی سجدہ
واجب ہے بسبب واجب ہونے متابعت امام کے اس شرط پر کہ امام نے اگر سجدہ نہ کیا ہو اگر کرے
اور اگر نہ کرے تو مقتدی پر واجب نہین اگرچہ آیت کو بھی سنا ہو کذا فی شرح المنیۃ اور اگر پڑھے
آیت سجدہ کو مقتدی تو نہ سجدہ کرے نماز پڑھنے والا نماز مین نہ بعد نماز کے یعنی نہ خود پڑھنے والا
سجدہ کرے اور نہ امام اور نہ دوسرے مقتدی اُسکے ساتھ والے بخلاف خارج کے کہ وہ سجدہ کرے
اس لیے کہ روک یعنی قرأت کی ممانعت ثابت ہوئی معین شخصون کے لیے تو اُنسے تجاوز نکریگی
یہانتک کہ اگر خارج نماز مین داخل ہوگا اُنکے ساتھ تو اسپر بھی سجدہ ساقط ہو جائیگا خارج سے مراد
وہ شخص ہی کہ بالکل نماز پڑھتا ہو یا کہ وہ دوسری نماز پڑھتا ہو خواہ اکیلا خواہ دوسرا امام ہو کذا
فی الحلبی مگر شرح منیہ مین ہے کہ اگر مقتدی کے پڑھنے سے امام سجدہ کرے تو متبوع تابع ہو جائیگا اسواسطے
کہ امام کو ممانعت قرأت کی نہین اور سجدہ واجب ہی ساتھ شرطون نماز کے یعنی طہارت اور ستر عورت
قبلہ رخ ہونے کے ساتھ سوا تحریمہ اور نیت تعین کے یعنے سجدہ کیلیے جدا تحریمہ کرنا اور یہ کہ

Marfat.com

فلان آیت کا سجدہ ہی شرط نہین مگر یہ نیت کہ یہ سجدۂ تلاوت ہی اُسکے مشروط ہونیمین کلام
نہین اور فاسد کرتی ہی سجدۂ تلاوت کو وہ چیز جو نماز کی مفسد ہے یعنی حدث اور قہقہہ اور
کلام سے فاسد ہوجاتا ہی اور اسپر اعادہ اُس سجدیکا واجب ہی مگر سجدۂ تلاوت کے اندر
قہقہے سے وضو نہین جاتا اور رکن اسکا سجدہ کرنا ہی یا بدل سجدیکا رکوع کرنا نماز پڑھنے
والے کا اور اشارہ بیمار کا اور اشارہ سوار کا رکوع مین نماز کی قید اس لیے لگائی کہ
خارج نماز اگر سجدے کی جگہ رکوع کریگا تو کافی نہوگا اور بیمار اگرچہ آیت سجدہ حالت صحت
مین پڑھے اور بیماری مین اشارے سے ادا کرے جائز ہوگا اور سوار پر سجدہ اگر حالت سواری مین شہر کے
باہر واجب ہوا ہو تب تو سواری پر اشارے سے ادا ہوجائیگا گو بیچ مین اُتر پڑا ہو اور اگر سجدہ جب
زمین پر ہوا ہو تو اُسکا ادا کرنا سواری پر کافی نہوگا کذا فی الشامی اور سجدۂ تلاوت ایک
سجدہ ہی درمیان دونون تکبیرون مسنون کے پکار کر یعنی ایک بار اللہ اکبر کہے سر رکھنے کو دوسری بار
اُٹھانے کو اور اکیلا جہر کرے کہ اپنے آپ سنے اور امام اتنا کرے کہ اورون کو آواز جاوے اور
درمیان دو مستحب قیام کے یعنی کھڑا ہو کر سجدے مین جانا اور بعد سجدیکے کھڑا ہوجانا مستحب ہے بدون
ہاتھ اُٹھانے کے اللہ اکبر کہنے کے وقت اور بدون التحیات اور سلام کے اور سجدۂ تلاوت
مین تسبیح سجدے کی ہی صحیح تر قول مین یعنی سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہے اور افضل یہ ہے کہ
اس دعا کو پڑھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص سجدۂ تلاوت مین پڑھا وہ دعا یہ ہی
سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا مُنھ میرے نے
واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور بنائے کان اُسکے اور آنکھین اُسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے
اور یہ دعا حضرت بی بی عائشہ رضی سے روایت ہی اور اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے
روایت کیا ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور واجب ہے سجدۂ تلاوت اُس شخص پر کہ ہووے اہل

نماز کے واجب ہونیکا ادا کرنے کے اعتبار سے یعنی اُسی وقت اہل ہو جیسے بہرا آدمی اگر
آیت سجدہ پڑھے یا قضا کے اعتبار سے اُسوقت اہل نہ ہو دوسرے وقت ہو جیسے جنب
اور متوالا اور سونے والا اور وجوب سجدہ کے لیے نماز کے وجوب کی اہلیت معتبر ہو بی کہ
سجدۂ تلاوت نماز کے اجزا مین سے ہی یعنی جس صورت مین کہ آیت نماز کے اندر پڑھی جاوے
تو یہ سجدہ جزو نماز ہو جاتا ہی متولے پر سجدے کے وجوب کے لیے اُسکی عقل قائم رکھی گئی تاکہ
اُسکو تنبیہ ہو اور سونیوالا اگر آیت سجدہ پڑھے اور بعد جاگنے کے اُسکو کوئی خبر کردے تو اُسپر
لزوم سجدہ مین اختلاف ہی اصح یہ ہی کہ سجدہ لازم ہے اور قول صحیح مین لازم نہین اور واجب
نہین ہی سجدہ کافر پر اور نابالغ اور دیوانے اور حیض و نفاس والی عورت پر خواہ وہ آیت سجدہ
کو پڑھین یا سنین اس لیئے یہ سب نماز کے اہل نہین نہ اُسوقت پر اور نہ اُس کے بعد یعنی
ادا اور قضا دونون کے اہل نہین اور واجب ہی سجدۂ تلاوت اُن اشخاص مذکورہ کے پڑھنے
سننے والے پر سوائے اُس مجنون کے جسکو افاقہ نہوتا ہوتا کہ اُس کے پڑھنے سے سننے والونپر
سجدہ واجب نہوگا بسبب ہونے مجنون کے اور سونیوالے اور بدہوش سے اگر سنے کوئی
واجب ہوگا جیسا کہ نابالغ لڑکے وغیرہ سے سننے سے ہوتا ہی یہان مجنون مراد وہ مجنون ہی جسکو چھے
نماز ون یا زیادہ تک جنون رہے اور اگر کم ہوا جنون مجنون کو یعنی ایک دن و رات ہوا یا
اس سے کمتر تو اُسپر سجدہ لازم ہے خواہ وہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے اور اگر جنون ایکدن
رات سے زیادہ ہو جاوے تو سجدہ اُسپر لازم نہین بلکہ اُس شخص پر لازم ہونے نہونے پر اختلاف ہے
جو کہ اُس سے سنے اُسپر دو روایتین ہین اور دونون کی تصحیح ہوئی ہی اور جوہرہ مین کہا کہ اصح یہ ہے
کہ سجدہ واجب نہین کذا فی لغیاحی اور نہین واجب ہے سجدے کی صدا یعنی گنج کی آواز سے جو پہاڑون
اور جنگلون وغیرہ مین پلٹ کر دیتا ہی سنائی دیتی ہی اور نہین ہے واجب پرند سے سننے کے سبب سے یعنی

طوطا یا مینا وغیرہ اگر آیت سجدہ پڑھے تو قول اصح مین سجدہ واجب نہین اور جو شخص آیت سجدہ
امام سے سنے اور اقتدا نہین کی اُس امام سے خارج رہے نماز سے یا بعد سجدۂ تلاوت امام کے اقتدا
کی تو نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے اور جسپر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا تو بدائع مین ہے کہ اگر نماز کے
اندر سجدہ تلاوت نہ کریگا تو گنہگار ہوگا پس لازم ہوگی اُسکو توبہ اس لیے کہ ترک واجب کیا جسکی
قضا ممکن نہین تو گناہ ثابت ہوگیا اور اس سے مخلصی کی صورت بجز توبہ کے اور کچھ نہین کذا فی الطحطاوی
اور جب کہ فاسد ہوجاوے نماز سوائے حیض کے تو سجدۂ تلاوت کرے خارج نماز سے اس لیئے
کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو صرف تلاوت ہی رہگئی اور سوائے حیض اس لیے کہا کہ اگر حیض سے
نماز فاسد ہوگی تو عورت سے سجدۂ تلاوت ساقط ہوجائیگا ذکر کیا اسکو قنیہ مین اور ادا ہوجاتا ہے
سجدۂ تلاوت رکوع کرنے سے یا سجدہ کرنے سے واسطے تلاوت کے سوائے رکوع نماز اور
سجدے کے نماز کے اندر اور اسی طرح خارج نماز مین قائم مقام سجدے کے ہوجاتا ہی رکوع ظاہر
قول روایت کیا گیا ہی کذا فی البزازیۃ صورت مسئلے کی یہ ہی کہ ایک شخص نے نماز کے اندر آیت
سجدہ پڑھی اور اُسکے لیے رکوع کیا سوائے نماز کے رکوع کے یا سجدہ کیا سوائے نماز کے سجدے کے
تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائیگا اسی طرح خارج نماز مین رکوع یا سجدے سے ادا ہوگا مگر رکوع مین
یہ شرط ہی کہ فوراً ہو بلا تاخیر اور اگر تاخیر کریگا تو پھر سجدہ تلاوت کے واسطے سجدۂ خاص چاہیے
خواہ نماز کے اندر ہو یا نہ ہو کذا فی الشامی اور ادا ہوجاتا ہی سجدۂ تلاوت نماز کے رکوع سے جبکہ رکوع
ہووے ایک کے پڑھنے سے پیشتر یا دو آیتون سے اور اسی طرح تین آیتون سے
ظاہر قول کے بموجب چنانچہ بحر الرائق مین ہی اگر نیت کرے سجدے کی یعنی نیت کری رکوع کے
ہونیکی سجدہ تلاوت کے لیے قول راجح پر یعنی اگر آیت سجدہ نماز مین پڑھی اور اُسکو بعد تین آیتون سے
زائد نہین پڑھا اور رکوع کیا اور نیت کی کہ یہ رکوع سجدۂ تلاوت کے لیے کرتا ہون تو سجدۂ تلاوت

Marfat.com

ادا ہو جائیگا طحطاوی نے کہا کہ اس رکوع مین نیت نماز کی اور رکوع کی کرے ورنہ صرف تلاوت کا رکوع ہوگا نہ نماز کا اور ادا ہوتا ہے سجدہ تلاوت کا نماز کے سجدے سے اسی طرح یعنی فوراً سجدہ کرنے سے اگرچہ نیت نہ کی ہو کہ یہ سجدہ تلاوت نماز کا ہی بالاتفاق آیت سجدے کے بعد فوراً سجدہ نماز کرنے کی صورت یہ لکھی ہو کہ رکوع مختصر کے بعد سجدہ کرے ورنہ ظاہر ہو کہ رکوع معہ قومہ کے تین آیتون کی مقدار سے کم نہین پھر فوراً کیونکر ہو سکتا ہو اور اگر نیت کی سجدۂ تلاوت کی امام نے اپنے رکوع مین اور نہ نیت کی اُسکے مقتدی نے تو مقتدی کو امام کی نیت کافی نہوگی پس سجدہ کرے مقتدی جبکہ امام سلام پھیرے اور اعادہ کرے قعدے کو اور اگر قعدے کو چھوڑ دیگا تو اُسکی نماز فاسد ہوگی اس لیے کہ سجدۂ تلاوت سے قعدہ اخیرہ لغو ہو جاتا ہے اگر اعادہ نکریگا تو فرض نماز کا رہجائیگا کذا فی القنیۃ اور محمول کرنا چاہیے اس صورت کو نماز جہری پر اس لیے کہ نماز سری مین مقتدی کو کس طرح معلوم ہوگا کہ امام نے آیت سجدہ پڑھی ہان اگر رکوع کیا اور سجدہ کیا واسطے نماز کے فوراً تو یہ سجدہ کرنا مقتدی کا قائم مقام سجدۂ تلاوت کے ہو جائیگا بدون نیت کے بسبب متابعت امام کے یعنی امام نے رکوع مین نیت سجدۂ تلاوت کی نہ کی بلکہ سجدے مین کی یا بالکل کہین نکی تو اس صورت مین مقتدی پر کچھ نہین خواہ مقتدی نیت کرے یا نہ کرے کذا فی الطحطاوی اور اگر سجدہ کیا امام نے اور مقتدیون نے خیال کیا کہ امام نے رکوع کیا تو جو شخص رکوع مین ہو وہ رکوع کو ترک کر کے سجدۂ تلاوت کرے اور جس نے رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا تو اُسکو یہ سجدہ تلاوت کے سجدے سے کافی ہوگا اور جسنے رکوع اور دو سجدے کیے تو اُسکی نماز فاسد ہوگئی اسلیے کہ اس نے ایک رکعت پوری تنہا پڑھ لی اور زیادتی ایک رکعت کی مفسد نماز ہی اور اگر نماز پڑھنے والے نے آیت سجدہ کو اپنے غیر سے سنا تو نماز کے اندر سجدہ نہ کرے

Marfat.com

اس لیے کہ وہ تلاوت نماز کے اندر نہین بلکہ سجدہ کرے بعد نماز کے بسبب سُننے آیت سجدہ
کے اُس شخص سے جس پر روک نہین یعنے اگر روک والے مقتدی سے سنا تو
اُس کے سننے سے نہ بعد نماز کے سجدہ کرنا چاہیئے نہ اندر نماز کے چنانچہ اوپر گذرا
اور اگر نماز پڑھنے والے نے غیر سے سنکر نماز کے اندر سجدہ کیا تو یہ سجدہ اُسکو کافی نہ ہوگا یعنی
سننے کی حالت مین جس رکن کو ادا کرتا ہے اُسکو پورا کرنا اور اُسکے بعد دوسرا رکن
ادا کرنا اُسکو لازم ہی اور اس بات کو مقتضی ہے کہ جو چیز اُسپر اس نماز سے خارج سبب سے
واجب ہوئی ہے اُس کے ادا کرنے مین مشغول نہ ہو تو نہی ضمنا پائی گئی پس اگر سجدہ جسکا
سبب اس نماز سے خارج ہی نماز کے اندر ادا کریگا تو ناقص ہوگا سبب نہی ضمنی کے کذا فی الشامی
اور اُس سجدہ کا اعادہ کرے بسبب اُس وجہ کے کہ گذری یعنی بسبب اسکے ناقص ہونے
کے مگر جبکہ پڑھا ہو اسکو نمازی نے سواے مقتدی کے اگرچہ بعد اس کے سننے کے ہو
تو وہ اعادہ سجدہ مذکورہ کا نہ کرے کذا فی السراج اور صورت اُسکی یہ ہے کہ ایک شخص
نماز پڑھتا ہے اُسنے آیت سجدہ پڑھی خواہ بیشتر دوسرے سے سننے کے یا بعد سننے کے پھر
اُسکے لیے سجدہ نماز کے اندر کیا تو اس صورت مین اس سجدہ کا اعادہ نہ کرے اور غیر مقتدی
کی قید اس لیے لگائی کہ مقتدی کا سجدے کو پڑھنا معتبر نہین تو وہ بعد نماز کے سجدہ کرے
سنی ہوئی آیت کے لیے کذا فی الشامی اور نہ اعادہ کرے نماز کا اس لیے کہ زیادہ ہونا
ایک رکعت سے کم کا مفسد نماز نہین تو صرف ایک سجدے کی زیادتی مفسد نہوئی ہان اگر
پیروی کرے نماز پڑھنے والا تلاوت کرنے والے کی یعنی جب تلاوت کرنیوالے نے سجدہ کیا
اُسیوقت نمازی نے بھی اُسکے ساتھ کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی بسبب متابعت کرنے نمازی کے
اُس شخص کی جو اسکا امام نہین اور یہ سجدہ نمازی کا اُسکو سنتے ہوے سجدے کیطرف سے

کافی نہ ہوگا کذا فی التجنیس وغیرہ اور اگر آیت سجدہ کو نماز سے خارج پڑھکر سجدہ کرلیا پھر نماز مین داخل ہوا اور اُسی آیت کو نماز مین پڑھا تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر اول سجدہ نہ کیا ہو تو یہ نماز کے اندر کا ایک سجدہ اُسکو کافی ہوگا اس لیے کہ نماز کے اندر کا سجدہ خوب تر ہی تو اپنے غیر کو اپنا تابع کرلیگا اگرچہ مجلس بدل جائے مگر بحر الرائق مین مجلس کا ایک ہونا شرط کیا ہی ایک سجدہ کافی ہونے کے لیے تو اگر آیت سجدہ دوسری جگہ مین پڑھی اور نماز مین پھر اُس آیت کو دہرایا تو اب نماز کے اندر سجدہ تلاوت کرنے سے پہلے کا سجدہ ساقط نہ ہوگا اُسکے لیے دوسرا سجدہ بعد نماز کے کرنا چاہیے اور اگر سجدہ نہ کیا نماز کے اندر تو دونون سجدے ساقط ہونگے صحیح تر قول مین اور گنہگار ہوگا چنانچہ گذرا اس فصل مین اور اگر مکرر پڑھا آیت سجدہ کو دو مجلسون مین تو سجدہ مکرر ہو جائے گا اور ایک مجلس مین مکرر نہ ہوگا بلکہ ایک سجدہ کافی ہی اور کرنا سجدیکا بعد اول آیت کے بہتر ہے بسبب بجالانے عبادت کے کذا فی المقنیۃ اور بحر الرائق مین ہی کہ تاخیر مین زیادہ احتیاط ہی قاعدہ یہ ہی کہ وجوب سجدے کا تین باتون مین سے ایک کے باعث مکرر ہو جاتا ہی اوّل اختلاف تلاوت کا دوّم اختلاف سُننے کا سوّم اختلاف مجلس کا پہلی دو سے غرض بدلنا آیتون کا ہی یعنی اگر ایک ہی مجلس مین آیتین سجدیکی پڑھیگا یا سنے گا تو تعداد آیات کے برابر سجدے واجب ہونگے اور اختلاف مجلس دو قسم پر ہے ایک حقیقی کہ ایک مجلس سے دوسری مین دو قدم سے زیادہ چلکر پہونچے اسمین یہ شرط ہے کہ دونون مکانون کا ایک حکم نہ ہو مثلاً چھوٹی مسجد یا گھر کی مختلف جگہ نہ ہون کہ اُن کا حکم ایک ہی مکان کا ہی بس اگر ایک آیت سجدہ مسجد یا گھر کے کئی کونون مین پڑھیگا تو سجدہ ایک ہی واجب ہوگا اور ایک قسم اختلاف مجلس کی حکمی ہی وہ یہ ہی کہ دونون دفعہ کے پڑھنے کے

Marfat.com

درمیان مین عمل کثیر کیا ہو مثلاً خرید و فروخت یا عقد نکاح یا کھانا یا تین قدم چلنا وغیرہ کیا ہو تو اس صورت مین بھی سجدہ مکرر ہو جائیگا اور اگر عمل قلیل کیا ہو مثلاً آیت سجدہ پڑھکر ایک گھونٹ پانی پیا یا ایک لقمہ کھایا یا ایک دو قدم چلا پھر اس آیت کو پڑھا تو سجدۂ تلاوت ایک ہی کافی ہوگا اور مستحب نہین دوسرا سجدہ کرنا اُسجگہ جہان ایک کافی ہو کذا فی الشامی اور اصل یہ ہے کہ بنا سجدے کی تداخل پر ہے یعنی ایک سجدہ دوسرے کا تابع ہو جاتا ہے واسطے دور کرنے حرج کے یعنی ہر تلاوت پر سجدہ واجب کرنے مین سکھانے والون اور سیکھنے والون پر دقت ہوگی بنا تداخل پر اس شرط سے ہے کہ آیت اور مجلس متحد ہو یعنی ایک ہی آیت کو ایک ہی مجلس مین مکرر پڑھنے سے ایک سجدہ سب کے لیے کافی ہوگا اسی طرح اگر ایک آیت کو خود پڑھا اور اُسی کو اُس مجلس مین دوسرے سے سُنا تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور تانا تننا کپڑ ےکا جاتے اور آتے اور چلا جانا پڑھنے والیکا درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اور تیرنا اُسکا نہر مین یا حوض مین بدلنا ہے مجلس کا یا آیت کا پس واجب ہوگا ایک اور سجدہ یا کئی سجدے یعنی مثلاً سننے والے نے اُسی آیت کو ایک شاخ پر سُنا اور اُسی کو دوسری پر تو ایسا ہوگا کہ گویا دو آیتون کو سُنا بخلاف کونون مسجد اور گھر اور کشتی چلنے والی اور فعل قلیل کے جیسے دو لقمون کا کھانا بیچ مین دو بار کی تلاوت کے اور کھڑا ہو جانا اور سلام کا جواب دینا کہ اُس سے مجلس نہین بدلتی اور اسیطرح سواری چلتے جانور پر اگر نماز پڑھتا ہو تو مجلس دو ہون گی کیونکہ نماز اُن مجالس کو ایک کر دیتی ہی اس لیے کہ اختلاف مکان کی صورت مین نماز فاسد ہو جاتی ہی تو ضرورت کی وجہ سے سب مکان ایک کیے جاتے ہین اور اگر سواری پر نماز نہ پڑھتا ہو تو سجدہ مکرر ہو جائیگا کیونکہ سواریکا چلنا

منسوب سوار کی طرف ہی تو ایسا ہو گا گویا خود چلتا ہے اور پڑھتا ہے کذا فی الشافی
اور مکروہ ہے چھوڑ دینا آیت سجدے کا اور پڑھنا باقی سورۃ اسلیے کہ اسطرح پڑھنے مین
عبارت قرآن مجید کے انتظام کا قطع کرنا اور اُسکی ترکیب کا بگاڑنا ہی اور اُسکی عبارت و
ترکیب کے اتباع کا حکم ہے کذافی البدائع اب اس سے معلوم ہوا کہ صرف آیت سجدہ کا چھوڑ دینا
مکروہ تحریمی ہی اتباع نظم کا ارشاد اس آیت مین ہی فَاِذَا قَرَءْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ یعنی
جب ہم اُسکو پڑھین تو پیروی کر پڑھنے ہمارے کی کذا فی البحر الرائق اور نہین مکروہ
اُسکا عکس یعنی صرف آیت سجدے کو پڑھنا اور باقی سورۃ کو نہ پڑھنا لیکن مستحب ہی
ملانا ایک آیت یا دو آیتون کا اُسکے ساتھ خواہ پیشتر ملادے یا بعد کو واسطے دور کرنے وہم
تفضیل کے یعنی وہم نہ ہو کہ اس آیت کو فضیلت ہی اورون پر کیونکہ کل آیتین اس لحاظ سے کہ اللہ
تعالیٰ کا کلام ہے ایک رتبے مین ہین اگرچہ بعض آیتون کو فضیلت ہی بسبب اُنکے شامل
ہونیکے اللہ تعالیٰ کی صفات پر اور مناسب ہی نہ سنانا آیت کا اُس سننے والیکو جو سجدیکے
لیے آمادہ نہ ہو یعنی اگر سننے والا بے وضو ہو یا اُسپر سجدہ کرنا شاق ہو تو قاری آیت سجدہ
کو آہستہ پڑھے ایسا ہی اُس صورت مین کہ سننے والے کا حال معلوم نہ ہو کذا
فی الطحطاوی اور مختلف ہوئی ہی تصحیح سجدے کے واجب ہونے مین اُس شخص پر کہ
کام مین مشغول ہو اور آیت کو نہ سنے اور راجح ہی سجدے کا واجب ہونا اُسکی زجر کے لیے
کلام خدا کو چھوڑ کر کام مین مشغول رہنے کے باعث تو قائم مقام سننے والیکے ٹھہرالیا
گیا کیونکہ وہ سننے کے موقع پر ہی منح الغفار مین ہی کہ اس مسئلہ مین اصح عدم وجوب ہی
اس لیے کہ سننا جو شرط ہے وجوب کا ایک قول پر اور سبب ہے دوسرے پر وہ پایا نہین گیا
کذا فی الطحطاوی اور اگر سنا آیت سجدیکو ایک قوم سے یعنی اُنمین سے ہر ایک شخص سے ایک حرف آیت کا

سنا تو سننے والا سجدہ نہ کرے اس لیئے کہ اُس نے ایک پڑھنے والے سے اُسکو نہین سنا کذا فی الخانیۃ تو صاحب خانیہ نے بتلا دیا کہ پڑھنے والے کا ایک ہونا شرط ہی اب یہ کہ ایک مفید بات ہی ہر مہم اور امر ضروری کے لیے کافی ہین ہے کہتے ہین کہ جو شخص سب سجدے کی آیتون کو ایک مجلس مین پڑھے اور ہر ایک کے لیے اُنمین سے سجدہ کرے تو اللہ تعالی اُسکو اُسکے حادثے سے بچا دیگا اور ظاہر اس قول کا یہ ہی کہ چودہ آیتون کو پہلے پڑھلے پھر سجدہ کرے اور ہو سکتا ہے کہ سجدہ کرے ہر آیت کے لیئے بعد اُسکے پڑھنے کے اور ان چودہ آیتون کا پڑھنا مکروہ نہین پہلے گذر چکا ہی کہ آیت سجدہ کے ساتھ ایک یا دو آیت پہلے یا پیچھے کی ملاوے تو اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ صرف آیات سجدہ کی پڑھنا اولی نہوا مکروہ تنزیہی ہوا اس لیے شارع نے آگاہ کر دیا کہ مکروہ نہین اور اُنکا ملا کر پڑھنا ایسا ہوا جیسا چند سورتین ملا کر پڑھے مختلف جگہون سے کذا فی الطحطاوی اور مکروہ ہی امام کو کہ آیت سجدہ کو آہستہ پڑھے یا جمعہ اور عید ایسے مجمع مین آیت سجدے کی پڑھے مگر اسطرح پڑھنا کہ سجدہ ادا ہو جاوے نماز کے رکوع یا سجدے سے تو مکروہ نہین امام کو خفیہ پڑھنا اس لیے مکروہ ہی کہ اگر آیت پڑھنے کے بعد سجدہ نہ کریگا تو واجب کا تارک ہوگا اور اگر سجدہ کریگا تو مقتدیون کو اشتباہ پڑیگا اور یہی اشتباہ مجمع عظیم مین نہ پڑھنے کا سبب ہی اور سجدہ آخر سورۃ مین ہو یا آیت سجدہ کے بعد بقدر تین آیتون کے نہ پڑھے فورًا رکوع کر دے تو اس صورت مین مجمع مین یا خفیہ پڑھنے کا کچھ مضائقہ نہین مگر امام کو چاہیئے کہ رکوع مین نیت سجدہ تلاوت کی نہ کرے ورنہ مقتدیون کو بھی کرنی پڑے گی اور جو کوئی نہ کرے گا اُسکو سلام کے بعد سجدہ کر کے قعدہ اخیر کا اعادہ کرنا پڑیگا کذا فی الحلبی اور اگر آیت سجدہ کو منبر پر پڑھا تو سجدہ کرے اور سننے والے سجدہ کرین خطیب کو اگر منبر پر

سجدہ ممکن ہو تو اسجگہ کرے ورنہ منبر سے اُترکر سجدہ کرے اور سننے والون کی قید اس لیے لگائی کہ جس نے نہ سنا ہو وہ سجدہ نہ کرے حالانکہ نماز مین مقتدی کیلیے سننا شرط نہین کذا فی الخانیۃ تمام ہوے مسائل غایۃ الاوطار کے جو ترجمہ در المختار کا ہی جاننا چاہیے کہ ان مسلون کو اس عاجز نے اس لیے دراز کیا کہ یہ سب حافظ اور قاری کو ضرور ہی کیونکہ اس زمانے کے حافظ اور قاری اکثر جاہل ہوتے ہین جب اس کتاب کو کوئی دیکھے گا تو سب مسائل اسمین پاویگا کسی عالم سے پوچھنے کی حاجت نہوگی اور اُنکی دلیل کے لیے جو عبارت غایۃ الاوطار مین ہی وہی عبارت نقل کردی اور سجدونکی آیتون مین سجدے کا سبب یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مقامون پر سجدہ کیا اور سب لوگون نے بھی اُسوقت کے اُن کی پیروی کی کثرت کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث مین روایت ہی ابن عمر رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے سجدے یعنی آیت سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک اُنکے پس سجدہ کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اُنکے پس ازدحام کرتے ہم یہانتک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اُسپر روایت کی بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنی اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی جگہ کے بعض کو اُنکے ساتھ سجدہ کرنا میسر نہ ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو اُن سے یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہ ہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہی کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اُس کے سننے والے پس یہ اقتدا صورۃ ہی نہ حقیقۃً از مظاہر حق فقط۔ اب ایک جدول لکھی جاتی ہی اس سے شمار اور مقامات اور آیات سجدہ مذہب پر آئمہ اربعہ کے معلوم ہون گے

Marfat.com

جدول یہ ہے

شمار سجود	نشان سجدہ	شروع سجدہ	انتہائے سجدہ	اختلاف آئمہ اربعہ
۱	آخر سورہ اعراف	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ	وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ	آئمہ اربعہ
۲	رعد کا دوسرا رکوع	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ	وَالْاٰصَالِ	ایضاً
۳	نحل کا چھٹا رکوع	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	مَا یُؤْمَرُوْنَ بعض کے نزدیک لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ مگر یہ رد کیا گیا از مظاہر حق	ایضاً
۴	بنی اسرائیل کا آخر رکوع	قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا	ایضاً
۵	مریم کا چوتھا رکوع	اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ	سُجَّدًا وَّبُکِیًّا	ایضاً
۶	حج کا دوسرا رکوع	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ	مَا یَشَآءُ	ایضاً مگر امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اس سورۃ کے اخیر میں بھی ہے
۷	فرقان کا چوتھا رکوع	وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا	زَادَھُمْ نُفُوْرًا	آئمہ اربعہ
۸	نمل کا دوسرا رکوع	اَلَّا یَسْجُدُوْا	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بعض کے نزدیک وَمَا تُعْلِنُوْنَ	ایضاً
۹	الم کا دوسرا رکوع	اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا	وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ	ایضاً
۱۰	صٓ کا دوسرا رکوع	قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ	لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ	دو امام کے نزدیک سوائے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے کیونکہ ان دو کے نزدیک سجدۂ شکر ہے نہ تلاوت
۱۱	حم سجدہ کا پانچواں رکوع	فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا	وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ مگر بعض کے نزدیک تَعْبُدُوْنَ	آئمہ اربعہ
۱۲	والنجم کا تیسرا رکوع	فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ	وَاعْبُدُوْا	تین امام کے نزدیک سوائے امام مالک کے
۱۳	اذا السماء انشقت	وَاِذَا قُرِئَ	لَا یَسْجُدُوْنَ	ایضاً ایضاً
۱۴	اقراء	کَلَّا لَا تُطِعْہُ	وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ	ایضاً ایضاً

Marfat.com

فصل بتیسوین بیان مین فضائلِ قرآن اور آداب قرآن کے

اے بھائی جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات مین سے ہے خصوصًا جب کہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب ایسا ہے کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس ۲۵ اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین یہی قرآن ہے اور مقصد اعلیٰ تلاوت یہ ہے کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانا امور دین اور آخرت کا ہو اور بسبب کثرت تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون اُس پر عمل کیا جاوے اور عبرت اُس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز وحروف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اُسپر نہ کرے قرآن دشمن اُسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رُبَّ قَالَ الْقُرْاٰنُ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ یعنے بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے اُن کو اور وہ پڑھنا اُس کا اُس پر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد اس کے جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معانی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے کہ کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ ادا کرنے مین حق قرآن کے چالیس ۴۰ دن بلکہ ایک سال کافی ہے اور عبارت کے لیے بھی سات روز سے کم نہ چاہیئے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نہ جانے اُس کو بھی چاہیئے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا اے تعالیٰ کا

Marfat.com

اور احکام اُس کے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسی عاجزی اور فروتنی سے
بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے اور قرآن شریف تلاوت کرتے وقت ان باتون سے
پرہیز رکھے کہ بعض اُنکا حرام ہے اور بعض مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ تطنین یعنی ہر جگہ غنہ کرنا
اور تہمیز یعنے ہر حرف مین ہمزہ ملا دینا اور وثبہ یعنی حرف اول کو ناتمام چھوڑ کر دوسرے
حرف کو شروع کر دینا اور رکزہ یعنی ادغام بے محل کرنا اور ہمہمہ یعنی حرف مخفف
کو مشدد پڑھنا اور زمزمہ یعنی قرآن شریف کو ساتھ سرود کے پڑھنا اور تمطیط یعنی کھینچنا
بیجا کہ بسبب اُسکے حرف ساتھ حرف کے یا حرکت ساتھ حرکت کے مل جاوے اور
ترعید یعنی کپانا آواز کا مدات اور حرکات مین اور تعویق یعنی وقف کرنا وسط
کلمے مین اور شروع کرنا باقی کلمے سے اور تطویل یعنی دراز کرنا آواز کا حد سے زائد
مدات و حرکات مین اور تنفیس یعنی حرکات کو ساتھ اختلاس کے پڑھنا اور غنغنہ
یعنی ہمزون کو عین مین مخلوط پڑھنا اور تعجیل یعنی جلد جلد پڑھنا اسقدر کہ حروف
قرآن کے نہ سمجھ مین آوین مگر بعض حروف اور فقط آواز سُنی جاوے اور ترجیع یعنی
گٹکری کرنا پڑھتے وقت جملہ چودہ عیب ہوے اِس سے ضرور بچ کرکے تلاوت
کرنا چاہیئے اور حدیث شریف مین آیا ہے عن عثمانؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ رواہ البخاری یعنی روایت
عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ
شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اُس کو نقل کی یہ بخاری نے **فائدہ**
یعنے جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اُسکو وہ سب سے
بہتر ہو اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے

Marfat.com

اور روایت ہی عمرؓ بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتھ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہی ساتھ اسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلمؒ نے **فائدہ** یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہے اُن لوگونمین کہ جن پر انعام کیا ہی یعنی نبیین اور صدیقین اور شہدا اور صالحین مین اور جس نے قرآن نہ پڑھا اور عمل نہ کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہی اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیساکہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے ہے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائیؒ نے **فائدہ** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا ہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر بس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور جس نے نہ عمل کیا قرآن پر بس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہے اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کے چڑھے تو اور آیا ہے ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین بس اگر تمام قرآن پڑھیگا اوپر کے درجہ جنت پر کہ لائق اُس کے ہی ہوگا چڑھےگا اور اُس مین اشارہ ہی اُسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُن کا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قرأت اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہین اور سوا اسکے اور بھی قول بہت سے

Marfat.com

آئے ہین اس مین جو چاہے قرأت کی کتابون مین سے دیکھ لے یہ سب مظاہر حق سے لکھا گیا فضائل قرآن مین بہت سی حدیثین ہین عاجز نے مختصر کیا حاصل یہ ہوا کہ تلاوت قرآن سب عبادتون سے نفلون کی افضل ہے مگر افسوس اس زمانے کے اکثر عالمون پر اور اُن لوگون پر کہ جان سنکر ایسی نعمت عظمیٰ کو چھوڑ بیٹھین اور اس کے بدلے دوسرے وظیفون کو تلاوت کرین اور شفاعت کا وسیلہ گردانین اور صحت کی سند حاصل کرین اور مطلق قرآن کی طرف مخاطب نہون اور نہ اُس کے الفاظ کی صحت مین کوشش کرین اور نہ سند حاصل کرین خیر دنیا مین جو کرنا ہے کرلو پھر ایک روز مرنا ہے اور اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اور آداب تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اس طرح کہ گویا روبرو خدائے تعالیٰ کے ہے اوّل اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر دعا[۱] پڑھے پھر بسم اللہ پڑھکر اللہ کا کلام شروع کرے اور جانے کہ کلام خدائے تعالیٰ کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ ورحمت پر خوشدل ہوکر دعا دے اور مغفرت ورحمت اپنے لیے یا غیر کے لیے مانگے اور آیت وعید وعذاب پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنے جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اُسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روئے اور اگر رونا نہ آوے تو غمگین ہوکر اپنی رونے کی صورت بناوے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر اور تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو اُن چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوائے

[۱] دعا صفحہ ۱۲۵ مین تحریر ہے اور بعد تلاوت ہر روز کے جو دعا پڑھنا چاہیے وہ بھی تحریر ہے ۱۲ مصحح

ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اس کے پر فخر کرتے ہین نہایت بُری بات اور کمال غفلت اور نادانی ہے۔ **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ٭ بیخبر کز معصیت جان میکند ٭ اور بعضی بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہی وہ کرامت ہے اُنکی اورون کو اُنکی پیروی اس بات مین اچھی نہین پس جس قدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق وحضور دل کے میسر ہو اُسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور وغوغا ہو وہان تلاوت نہ کرے اور اگر ضرورت ہو اور دوسری جگہ میسر نہو تو اس جگہ مین آہستہ آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک ویکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اس لیے کہ اسمین آنکھین اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیئے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کے کلام کرے بعدہٗ پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل وتجوید سے بے تکلف پڑھے او وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نہ کرے مگر عالم باعمل اور اُستاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام تعظیم مگر قرآن شریف کو بند کر کے اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اُسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر اور کھڑے ہو کر

قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ مؤدب بیٹھکر پڑھے اور اسی طرح راہ مین
پڑھنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے اور الا چپکے پڑھے اور نجس جگہ اور مکروہ
جگہ مین مانند حمام اور رکمیلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی
تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نہ کرے تا حرمت اُس کی کم نہ ہو اگرچہ بسبب
ضرورت کے ہفتیان اور سیپارہ اور مانند اُن کے کرنا جائز ہین اور قرآن اُس
لشکر اور اُس مقام مین کہ اعتماد امن پر نہ ہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے
تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور وہ بیحرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اس قدر
کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض
کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرلے تو سب کے ذمہ سے گناہ
ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا سورۂ فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہے
کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سکھانا اُس کے احکام کا اولی ہی نماز نفل
سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پانون کے نہو مکروہ
نہین مگر عاجز کے نزدیک افضل ہے نہ پھیلانا اس دلیل پر کہ جب کعبے کی طرف پانون پھیلاکر
سونا منع آیا تو پھر قرآن تو خاص اللہ کا کلام ہے کیونکر افضل نہ ہوگا اور اسی طرح
مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اُدھر پانون پھیلانا منع نہین اور
مصحف حرفی مین رکھکر اُسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ
نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اُس مین جماع کرنا بھی مضائقہ نہین کما فی
الخانیۃ اور قرآن شریف کو بے وضو اور جنابت اور حیض و نفاس کی حالت مین نہ چھوئے
اللہ پاک نے صاف منع فرمایا ہی وہ آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ہے یعنے

Marfat.com

نہین ہاتھ لگاتے اُسکو مگر پاک لوگ اور اگر کسی کپڑے سے لپیٹ کر کہ ہاتھ اُسمین نہ لگے
چھونا جائز ہے اور بہت چلاکر تلاوت نہ کرے کیونکہ اسمین بڑی بے ادبی ہے اسلیئے
کہ اللہ کے روبرو جب پڑھتا ہو تو کیونکر چلّائے گا ادنیٰ حاکم سے بات کرتے وقت
آہستہ آہستہ بات کرتے ہو اگر کسی نے چلاکر بات کی اُسی وقت نکال دیتا ہی اور
چلاکر پڑھنے مین خشوع اور خضوع بھی جاتا رہتا ہے اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ
نَبِیِّکَ جَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مِّنْکَ لِخَلْقِکَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ
اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْہِ عِبَادَۃً وَّقِرَاءَتِیْ فِیْہِ فِکْرًا وَّفِکْرِیْ فِیْہِ اِعْتِبَارًا اِنَّکَ
اَنْتَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ
اَنْ یَّحْضُرُوْنَ یعنی یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہے اُتاری
گئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی
اُنپر اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے اصحاب پر اور اُنکے تابعدارون پر سب پر اور گواہی
دیتا ہون کہ یہ کلام ناطق تیرا ہے زبان پر تیرے نبیؐ کے کیا تو نے اُسکو ہدایت کرنیوالا
اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور واسطہ متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون
اپنے کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اس مین عبادت اور قرآت میری کو اسمین فکر اور
فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا
ہون ساتھ تیرے وسوسون سے شیطانون کے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے
اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس بعد اسکے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

Marfat.com

پڑھکر کہے اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرَ الْبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِیْ وَذِھَابًا لِّھَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِہٖ وَجْھِیْ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ وَفَھْمَ مَعَانِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی یا اللہ ساتھ حق کے اُتارا تونے اُسکو اور ساتھ حق کے اُترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اس مین اور کر اس کو نور بینائی میری کا اور شفا سینے میرے کی اور سبب جاتے رہنے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اُسکے مُنھ میرے کو اور نصیب کر مجھکو تلاوت اس کی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے بہت مہربانون کے مہربانی کرنے والا اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّفِی الْقِیٰمَۃِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا یعنی یا اللہ کر قرآن کو میرے لیئے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنے والا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ اور ابن مردویہؒ نے روایت کیا ابو ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی رحمہ نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر ٹھکانے سے اور جب ختم ہو قرآن تو قرآن شریف کے آخر مین دعا لکھی ہے اکثر مصحفون مین اسکو پڑھے یا اور کوئی دعا پڑھے فقط

خاتمہ کتاب ہذا شکر خدا کا کہ یہ رسالہ بعد مدت مدید کے حسب دلخواہ مع فہرست از تصنیف شریف جناب زبدۃ الفضلا عمدۃ القراء حافظ آغا محمد عبد المنان زاد اللہ تعالی فیوضہ اختتام کو پہونچا

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو قبول فرماوے اور جو کچھ بسبب مجھسے اِس مین بھول چوک ہوئی ہو اُسکو محض اپنے کرم سے معاف فرماوے اور تمام بھائی مسلمانون کو اس رسالے کے پڑھنے کی خواہش اور سمجھ دیوے تاکہ عمل مین لاوین اور مزہ تلاوت کا اُٹھاوین اور جو بسبب اپنی غلط فہمی یا نفسانیت کے گناہ مین مبتلا ہین اُس سے بچین اور یا اللہ تعالیٰ روز جزا کو جو تو نے اُنکا حصہ مقرر کیا ہی اُنکو نصیب کر اور ہمکو اور ہمارے مان باپ کو اور ہمارے سارے عزیز و اقارب اور تمام اوستادون کو اور تمام بھائی مسلمانون اور تمام بہنین مسلمات کو اس بات کی توفیق دے اور نیک عمل پر ثابت قدم رکھ اور سارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ کو مرتے دم تک بخش دے اور اُن سب کے دینی و دنیوی مطالب حاصل کردے اور جتنے کہ مسلمین اور مسلمات مر گئے ہین اُنکے سب گناہ اگلے پچھلے معاف کردے بطفیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ اجمعین آمین آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ رسالۂ ہذا باہتمام صاحب پائگاہ رفیع اعنی محمد شفیع عفاعنہ اللہ تعالیٰ خلف الرشید جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۵۸ مطبع مجیدی کانپور مین چھپکر شائع ہوا

فہرست مفید القاری

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲	مقدمہ تجوید کے وجوب اور دوسرے فوائد وغیرہ	۱۴	دوسری فصل صفات حروف کے بیان مین۔
۶	کے بیان مین پڑھنا تجوید کے ساتھ تین قسم پر ہے	۱۹	دائرہ شناخت صفات حروف ۔
۸	پہلی فصل مخارج حروف کے بیان مین ۔	۱۹	تیسری فصل رعایت حروف کے بیان مین
۱۲	دائرہ مخارج حروف مع صفات نرم وپرو غیرہ	۲۳	چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین۔
	کے نام دانتون کے	۲۳	پانچوین فصل نون ساکن اور تنوین کے بیان مین و

Marfat.com

صفحہ	مطلب
	چار حکم پر ہے اول حکم بیان مین اظہار کے
۲۳	دوسرا حکم بیان مین اخفا کے۔
۲۵	تیسرا حکم بیان مین ادغام کے۔
۲۶	چوتھا حکم بیان مین لاے قلب کے۔
۲۷	چھٹی فصل نون اور میم مشدد کے بیان مین۔
۲۷	ساتوین فصل حرفون کے ادغام کے بیان مین
۳۰	آٹھوین فصل ادغام مین دوسرے قراؤن کے سوا قاری امام عاصم وابن کثیر وقالون رحمۃ اللہ علیہم کے
۳۱	نوین فصل لام کے تفخیم یعنی پُر اور ترقیق یعنی باریک
؍؍	دسوین فصل را کی تفخیم اور ترقیق کے بیان مین
۳۳	گیارھوین فصل ہاے ضمیر کے بیان مین یعنی وہ ہا جو اشارے کے واسطے لکھتے ہین اور اُس کے معنی اس اور اُس کے ہوتے ہین۔
۳۴	بارھوین فصل ندات کے بیان مین۔
۳۹	تیرھوین فصل رموزات وقف کے بیان مین
۴۴	دائرہ رموزات وقف ووصل اور آیات مع آسکے
۴۵	حکم کے تشریح رموزات وقف دائرہ مذکورہ کے
۵۳	بیان مین۔ چودھوین فصل روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال کے بیان مین۔
۵۴	پندرھوین فصل مقطوع اور موصول کے بیان مین
	سولھوین فصل تاے تانیث کے بیان مین
۶۴	سترھوین فصل وقف کفران کے بیان مین
۶۹	اٹھارھوین فصل بیان مین اُن الفاظ کے جو حرکت و مخرج اور صفات کے فرق پڑنے سے دہشت کفر کی ہی اور نماز بھی فاسد ہوتی ہی بسبب بگڑنے معنی کے
۷۱	اُنیسوین فصل ضاد معجمہ کی بحث مین۔
۷۵	بیسوین فصل حروف شمسی اور قمری کے بیان مین
۷۶	اکیسوین فصل امالے کے بیان مین۔
۷۷	بائیسوین فصل ہمزے کی تحقیق اور تبدیل اور تسہیل اور اُن لفظون کے بیان مین جو کہ قرآن شریف مین مستثنیٰ ہین۔
۸۱	تئیسوین فصل الف انا وغیرہ کے بیان مین۔
۸۲	چوبیسوین فصل اعوذ کے پڑھنے کے بیان مین
۸۳	پچیسوین فصل بسم اللہ کے پڑھنے کے بیان مین
۸۶	چھبیسوین فصل قرا مین شموس اور قرا بدور کے بیان مین
۸۸	ستائیسوین فصل بیان مین نزول قرآن اور جمع قرآن کے بیان مین
۹۴	فصل اٹھائیسوین بیان مین سیپارہ اور رکوع وغیرہ کے۔
۹۶	فصل اُنتیسوین بیان مین منازل قرآن اور ختم کے
۱۰۱	فصل تیسوین تکبیر اور ترتیب ختم قرآن کے بیان مین
۱۰۵	فصل اکتیسوین بیان مین سجدۂ تلاوت کے
۱۱۹	فصل بتیسوین بیان مین فضائل قرآن اور آداب قران کے

اشتہار۔ حسب اجازت جناب حافظ قاری آغا محمد عبد المنان صاحب ساکن جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ کے کتاب ہذا طبع کی گئی۔

Marfat.com

Marfat.com

یا فتح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الذين انزل
على عبده الكتب الكريم
وامر بتلاوته وحفظه وتجويده
وترتيله القويم والصلوة والسلام
على رسوله محمد واله واصحابه
اجمعين

Marfat.com

سمیت هذه الرسالة معرفة القران العظیم
پچهي حمد اتی درود دی مخرجان حرفاندیان
ستادان هین ع ہ دی مخرج مدہ حلقدا سینی
ولون همزی نال ھ ائی همزیدی صفت
سخت باریك کتواسطی اتواسطی جی آواز اسوچ
بند هوندائی هر حرف جی اسوچ آواز بند
هوندائی اوه سخت هوندائی اتی باریك کتواسطے
جی آواز اسوچ جهکا هوندائی اتی هر
حرف جی اسوچ آواز جهکا هوندائی
اوه باریك هوندائی ھ دی صفت باریك
کتواسطی اتواسطے جی آواز اسوچ جاری هوندائی
اتی حرف جی اسوچ آواز جاری هوندائی
اوه نرم هوندائی همزیدی مثل آئی نشئتم

Marfat.com

ھ دے مثل اِھبِطُو مِصْرًا ب دے مخرج دو
لبان گھٹیان تھین بی نال م ایا بی دی صفت
سخت باریک ھمزیوالی میم دی صفت باریک
بیّن اتھی بین بین کتو اسطی ھی اتو اسطی جی
اسوچ اواز نہ بند ھوندائے کمال جی سخت
ھووے اتی نہ جاری ھوندائی کمال جی نرم
ھودی بی دی مثل بِاَبْصَارِکُمْ م دی مثل
اَمْثَالُکُمْ ت دی مخرج سرا زبان دا مڈہ ثنایا
عُلیا دا تی نال دا یاط ائی تی دال دی صفت
سخت باریک ھمزیوالی طی دے صفت سخت
پر تی دی مثل وَاِذَا تُتْلیٰ عَلَیْہِمْ دال دا مثل
اَدْبَارَکُمْ طی دی مثل اطفاها الله ث
دی مخرج سرا زبان دا اتی سر اثنایا علیا ن

داثی نال ذایاظ ائی ثی ذال دی صفت
نرم باریک هی والی ظی دی صفت نرم پر
ثی دی مثل بِالاِثْمِ ذال دی مثل اِذْجَآءَ ظی
دی مثل یَظْلِمُوْنَ ج دی مخرج میان زباندا
اتی میان تالودا جیم نال شَ ایای ائی
غیر مدی جیم دی صفت سخت باریک هے
والی شین دی مثل اَشْتَاتًا یی دی مثل
اِیَّایَ حَ دی مخرج میان حلقداحی نال عَ ایا
حی دی صفت نرم باریک هی والی عین دے
صفت باریک بین بین میم والی حی دی مثل
مِنْ تَحْتِ عین دی مثل اَنْعَمْتَ خ دی مخرج
اخراون حلقدی طرفون زبان دیون
خَ نال غَ ایا خی غین دی صفت نرم پر ظی

Marfat.com

والی خی دی مثل مِنَ الاَخیَارِ غین دی
مثل غَیرِالمَغضُوبِ ہ دی مخرج سر زبان دا
کنارہ اتی مدہ رباعیان ناب ضاحکدا ری نال
لؔ ایانؔ ایا رہے لام دی صفت پران حرفان
نال پرین بین اتی باریکان نال باریک بیرین
نون دی صفت میم والی پرہ
دی مخرج کند اتی سر زباندا نال تالو دی
ریدی مثل تُرجَعُونَ لام دی مثل
اَلحَمدُ لِلّٰہِ نون دی مثل اَنھُرُ زؔ دی
مخرج سر زبان دامیان ثنایان سفلیاندا
اتی نزدیک بعضیان قاریاندی سر زباندا
اتی سر اثنیابان سفلیاندا ذی نال سؔ
ایا صؔ ایا ذی سین دی صفت نرم

باریک ھے والی صاد دی صفت نرم پُر
ظی والی زیدی مثل فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ
سین دی مثل بِاَسْمَآءٍ صاد دی مثل
فَاصْبِرْ صَبْرً ض دی مخرج سارا کنارہ
زباندا اتی مڈہ اتلیا ھنواندا متصل
کیچی کھبی داؤن یا سجّی داؤن ایپر کھبّے
داؤن اسان ھے ضاد دی صفت نرم پر
ظی والی ضاد دی مثل اضللن ف دی مخرج
سرا ثنایان علیان دا اتی ھیٹھلی لبدا پیٹ
ف دی صفت ھی والی ف دی مثل اَفْئِدَةً
ق دی مخرج مڈہ زباندا اتلی کولون اتی مڈہ
تالودا یعنے نال جنکدی چمٹی مڈہ زباندا
قاف دی صفت سخت پرطی والی قاف دے

مثل قالوا واقبلوالک دی مخرج پر قاف
تهین اور ڈیری مهون والون کاف دی
صفت سخت باریک همزیوالی کاف دی
مثل اکثر من ذلک واؤ غیر مدے دی مخرج
دوهان لبان پولیان تهین واؤ دی صفت
نرم باریک هے والی مثل وَ وَجَدَکَ مدّیا
دی مخرج پول مهوندی اتی حلقدا هوسے
مدّیان دی صفت ماقبل والی حرفدی
هوسی مدّ حرف تری نی آوی یعنے الف
ساکن دی ماقبل فتحہ اوی واؤ ساکن دی
ماقبل ضم یی ساکندی ماقبل کسرہ مثل انهان
دی نُوحِیهَا غنیاندی مخرج پول نکدا
مدّہ ولون هوسی غنی حرفتہ ی ن

ساکن

ساکن اتی مَ ساکن اتی نونؔ تنوین یعنی نون
تنوین تابع حرکت اخر کلمہ دے ہوسی لفظ
وچ نالکھن وچ او سنون تنوین آکھدے
نی جویں حَکِیمًا عَلِیمًا نون ساکن اتی میم ساکن
دی صفت باریک بین بین میم والی تنوین
دی صفت اپنی اتی غنیاندی مثل
کَمْ مِّنْ فِئَةٍ نؔ ساکن اتی تنوین دیاں چار
حالتاں ہین اظہار ادغام قلب اخفا
پنجویں حالت تحریک بہی ایہی نون ساکن
اتی تنوین دی مابعد حرف حلقی ہوئی تا اظہار کیجے
بیت حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین غین
ہمزہ دی مثل مَنْ اٰمَنَ کُلٌّ اٰمَنَ ہدے

Marfat.com

مثل مِنهُم جُرفٍ هَارٍ ح دی مثل من حَيثُ
حَكِيمٌ حَمِيدٌ ع دی مثل أَنعَمتَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ غ
خ دی مثل من خَوفٍ وَندَاءً خَفِيًّا
غ دی مثل مِن غَيرِ اِلٰهٍ غیره نون ساکن اتی تنوین
مابعد حرف یرملون داپوی تا ادغام کیچے
ادغام بهی دو بهتین ایهی هک بلاغنہ
هک باغنہ هوسی ر ل نال بلاغنہ هوسی
م ن دی نال باغنہ هوسی ر دی مثل
مِن رَّبِّهِم غَفُورٌ رَّحِيمٌ ل دی مثل من لَّدُنهُ خَيرٌ
لَّكُم م دی مثل مِن مَّالٍ صِرَاطٍ مُّستَقِيم
ن دی مثل مِن نَّذِيرٍ حِطَّةٌ نَّغفِر لَكُم و دی
مثل مِن وَّالٍ شَيئًا وَّلَا نون ساکن اتی
تنوین داهکو حکم ایهی مگر اتا تفاوت

ایہے جی نون ساکن کلمیوچ پوندا اھی اتی
تنوین نہین پوندا جی تا نون ساکن کلیوچ
پوسی اتی مابعد اوسدے وی پوسی تا
اظہار ھوسی جیکو پچھے انہی جا ادغام دے
ایہی اظہار کتوا سطی ھویا ئی جی ادغام کیجی
تا کلمہ ثقیل ھوندا اھا یعنے بھارا واسطے
سوکھ دی اظہار کیتا نی مثل اوسدے قِنوَانٌ
صِنوَانٌ نون ساکن اتی تنوین دے مابعد ب
پوی تا قلب کیجے قلب دے معنے بدل نون ساکن
تنوین تھین وتا میم پیدا کیجے میم تائین ایتھے
اخفا کیجے مثل اوسدی مِن بعد بَخِلیا بَینَہُم
چھیان نال اظہار چھیان نال ادغام باران
بی نال قلب تیران دھندیان پندران نال

کیجی مثل جوین کُنتُم جَنّٰتٍ تَجرِی اُنثیٰ
اَندَادًا اَتُنذِرُ حرف اخفا دی ایہ ہین
ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق
ک م ساکن دا اما بعد میم پوی تا ادغام
مثل جوین علیہم ماذا اظہار دی مثل جوین
اَم لَم تُنذِرهُم اخفا دی مثل جوین
جَاءَکُم بَشِیر اظہار ل ساکن دیان دو
حالتان ہین ادغام اظہار لام ساکن
دی مابعد و لام پوی تا ادغام کیجی اتی
رہندیان نال اظہار کیجی دی مثل اَلحَمدُ
ادغام دی مثل قُل لَکُم وَقُولُو رَبِّ اظہار لے
اسم اللہ دا ہوسی یا اَللّٰہُمَّ دا ہوسی
اوسدے ماقبل ضم یا فتح ہوسی تا پُر ہوسی

ساکن دیان دو حالتان ادغام اخفا اظہار میم

Marfat.com

کسرہ نال باریک ہوئی مثل اِنَّ اللّٰہَ وَاتَّقُوا
اللّٰہَ مثال باریک لِلّٰہِ بِاللّٰہِ ہَضمیر دیاں
چار حالتاں ہین ہے ضمیر دے اول اخر حرف
متحرک ہوی اوتھے صلہ کریسن صلہ دے
زیاتی پیش ہوسے وَپیدا کریسن زیر ہوسے یَپیدا
کریسن مثل وسدے انہ کان بِہ علیما
ہَضمیر دی اول اخر حرف ساکن ہوسی
اوتھی نہ صلہ کریسن مثل اوسدے جوین
منہ الماء ہَضمیر دی اول حرف متحرک
ہوسی اخر ساکن اوتھی بی نہ صلہ کریسن
اوسدے جوین بِہِ الموتی ہضمیر دی
اول حرف ساکن ہوسی اخر متحرک
اوتھی بی نہ صلہ کریسی مگر امام ابن کثیر

Marfat.com

مکی صلہ کریسی مثل اوسدے جوین فیہ
عَلَیہ ھکس کلمہ وچ امام حفص بیداخل
ہوسی سورۃ فرقان وچ ویخلد فیہ مہانا
اگی دائی رہے دو بھتین ایہے ھلک وقفی
ھلک متحرک رہے متحرک پھر دو بھتین
ایہی ھلک وقفی ھلک غیر وقفی ری متحرک
غیر وقفی ضم فتحہ نال پُر کسرہ نال باریک مثل او
سدے کفر وادبکم کفرین دے تی وقف
لوسی دے وقفی دا ماقبل دی ضم فتحہ
نال پُر کسرہ نال باریک مثل اوسدے جوین
سقر و نذر قدر دے وقفی دی
ماقبل حرف ساکن ہوی دسی کھڑا ساکن
ایہی جای ساکن ایہی تاھر حال باریک ایہے

اوسدی جوین خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ دے یے ساکن
نہین ہو رساکن ایھی تا اوس ساکن دا ماقبل
دسی اوس ساکندی ماقبل ضم فتح ہووے
تان پر کسرہ نال باریک مثل اوسدی جوین
صُفْرٌ وَّاَمْرٍ وَّسِحْرٌ جیکو پچھی خَبْرًا بَصِيْرًا
دے دی کتواسطے پرھوئی اتواسطے ہوئی
جی دی تی وقف نہین پیا الف تی پیا
اگی رساکن ائی دے ساکن دے ماقبل
ضم فتح ہووی تان پر مثل جوین اَرْسَلْنَا
اُرْسِلُوْا ری ساکن دی ماقبل کسرہ اصلے
ہوسی متصل ہوسی اوسدے مابعد حرفان
مستعلیان وچون حرف کوئی ہکس کلمہ
وچہ نہ ہوسی تا باریک پھرسن مثل اوسدی

جوین اُولِی الاَرْبَۃِ فِرْعَوْنَ فَاصْبِرْ صَبْرًا
انہاں شرطاں وچ ھک شرط نہوسی
تاں ری پر پڑھسن رے ساکن دی ماقبل
کسرہ اصلے نہوسی عارضی ہوسی مثل
اوسدے جوین اِرْجِعُوا اِرْجِعْ اِلَیْہِمْ ری ساکن
دی ماقبل کسرہ متصل نہوسی منفصل ہوسے
مثل اوسدی جوین اَنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا
رے ساکن دی ماقبل کسرہ اصلے
متصل ہوسی اتی مابعد اوسدے
کوئی حرف مستعلیہ ھکس کلمیچ
ہوسی تاں بی ری پر پڑھسن جوین قِرْطَاسٍ
فِرْقَۃٍ جیکو پچھے فِرْقٍ دی رے پر بی ائی اتے
باریک بی پڑھ اتو اسطے جی مابعد ریدے حرف

مسـ

مستعلیہ پیا باریک اتواسطے جی دوھان
کسریان دی وچکار ائی یسر دی دے پربی
ائی باریک بی پراتواسطے جی اتھے ی
ساکن نہین ساکن ہور ایہے اوس ساکن
دی ماقبل فتح ایہی باریک اتواسطے جی
اصل وسدا یسرے اھا اکی مد حرف
ائی نی حرف مدے تری ہین اوی الف
دی ماقبل فتح ہوسی واو ساکن دی
ماقبل پیش ہوسی ی ساکن دے ماقبل
کسرہ جوین حَاجُوْنِیْ چھکن دی د و
سبب ہوسی ھک ہمزہ ھک سکون مد
ہمزہ دی اکہ مد ہمزہ دے دو پھتین ہوسی
ھک منفصل ھاے متصل مد منفصل اکھ

Marfat.com

منفصل هك متصل مد منفصل اکھ
مد منفصل کسنون آکھسن وسنون آکھسن
جي حرف مدا هوري کلمه وچون هوسي ائی
اتی همزه هوري کلمه وچ هووسے سنو مد
منفصل آکھسن جوين في أمره مد متصل
کسنون آکھن اوسنون آکھسن جي حرف مدا
اتی همزه اکس کلميوچ هوسن جوين
سوآء وجائی انهان دوهان مدانون
امام عاصم چار الف کريسی مد سکون
دی بی دو پهتين هوسی هك مد
سکون عارضی هك سکون لازمی مد
سکون لازم پهتين پهير دو هوسی
هك سکون لازمی مشدد هك غير
مشدد

مشدد مد سکون لازمی مشدد جوین

حاجّونيّ ضالا مد سکون لازمی غیر

مشدد سر سور تاندي هوسی جتهی

هك ديون حرفون تري حرف هوسن

وچکار لاحرف مد هوسی جوین نون عین

سین انهان دوهان مدان لازمیان

نون سبهي قاری تري الفیان کریسن

پهیر مد سکون عارضی ائی مد سکون

عارضی کسنون اٹهسن جوین وقف کریسن

مد کریسن مد سکون عارضی بی دو پهتین

هك مد سکون عارضی لین هوسی هك

مد سکون عارضی نالین هوسی مد

سکون عارضی لینی جوین والصیف

وخوف مد سکون عارضی نالینی جوین

Marfat.com

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اِنہاں دوہاں
مدّاں سکون عارضیاں نوں قاری ترے
پھتیں کریسن تری الفی دو الفی تری کتواسطے
کریسن اتواسطے کریسن
کلمہ زیر ہوسی اگی مد سکون عارضی دے ہو
اتھی قاری کریسن تو ے پھتیں کریسن تے سکون
نال کریسن جوین یعلمون اخر کلمہ زیر ہوسی
اگی مد سکون عارضی دے ہوسی پھتیں
قاری چار پھتیں کریسن تے سکون نال کریسن
ھک روم نال جوین فَاذْهَبُوْنَ وَاَطِيْعُوْنَ
اخر کلمہ پیش ہوسے اگی مد سکون عارضی
دے ہوسی پھتیں قارے ست پھتیں کریسن
ترے سکون نال ترے اشمام نال ھک روم
کریسن جوین نستعین اسمعیل اخر کلمہ

زبر ھوسی اکی مد سکون عارضی نہ ھوسی
بہین قاری ھلک بہت کریسن سکون نال
جوین یونس اخر کلمہ زیر ھوسی اگی
مد سکون عارضی نہ ھوسی پہین دو
بہتین کریسن ھلک سکون کریسن ھلے دوم
نال جوین وندُ رِ اخر کلمہ پیش ھوسے
اکی مد سکون عارضی نہ ھوسی پہین
قاری تری بہتین کریسن ھلک سکون
نال ھلک اشمام نال ھلک روم نال جوین
یُوسُفُ

تمام شد رسالہ معرفت القران بوقت
سحر بروز جمعہ
بقلم سلطان علی جٹ زمیدار کھیان ضلع
گجرات

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com